لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ادارتیہ

جشنِ تشکر

الحمدللہ "بدر" کا جشنِ تشکر نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ شدید ترین مخالفتوں اور تلاطم خیز مزاحمتوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی جماعت احمدیہ صد سالہ جشن تشکر منا رہی ہے۔ آج خوشی اور مسرت سے لبریز ہو کر ہر احمدی کی روح انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہے کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

● ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو وہ مبارک دن طلوع ہوا جس میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے لدھیانہ میں پہلی بیعت لیکر باذن الٰہی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ ۱۸۹۳ء میں "جنگ مقدس" ہوئی جس سے بوکھلا کر پادری عمادالدین نے "توزین الاقوال" تصنیف کے ذریعہ اسلام پر خطرناک حملہ کیا اور نعرہ لگایا تھا کہ ہندوستان کے بڑے بڑے علماء عیسائی ہو چکے ہیں۔ حضور اقدس نے اس کا جواب عربی نظم و نثر میں نورالحق حصہ اوّل کی صورت میں دس ہزار روپے انعامی چیلنج کے ساتھ دیا۔ پادری عبداللہ آتھم کا معاملہ بھی چل رہا تھا گویا ۱۸۹۴ء میں پادریوں اور غیر احمدی علماء کی طرف سے احمدیت کی مخالفت نکتۂ عروج تک پہنچ گئی تھی اس ابتلاءِ عظیم کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے آسمان پر چاند اور سورج گرہن کا نہایت چمکدار نشان دکھایا جسے حضور نے حلفیہ بیان کے ساتھ پیش کیا کہ:

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔ اور اس وقت ظاہر کیا ہے جب مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب بلکہ اکفر رکھا تھا...... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لے کر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا"۔ (تحفہ گولڑویہ صہ ۳۳)

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا ٭ یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا۔ (درثمین)

احمدیت کا کاروانِ حیات منزل بہ منزل آگے بڑھا۔

● بیس سال کے بعد ۱۹۱۴ء میں خلافتِ ثانیہ کے آغاز پر منکرین خلافت کے خوفناک ابتلاء نے سر نکالا بڑا سخت مقابلہ ہوا یہ فتنہ فرو ہوا۔ تو اچانک آسمانی آواز نے بتایا کہ خلافتِ ثانیہ کا معمولی مقام نہیں ہے بلکہ اس مقدس وجود میں پیشگوئی مصلح موعود اور پسر موعود پوری ہوئی ہے جس کا تفصیلی انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا تھا اور اصولی اعتبار سے ہزاروں سال قبل بھی اسرائیلی انبیاء اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ اور صلحاءِ امت میں تشہیر پاتی چلی آ رہی تھی۔ گویا منکرین خلافت کے خوفناک ابتلاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے ظہور کو وابستہ کر رکھا تھا ؎

تندیٔ بادِ صبا سے تو نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو آتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے۔

● اس کے بیس سال بعد ۱۹۳۴ء میں اس سے بھی بڑا طوفانِ مخالفت مجلس احرار کی طرف سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے "تحریک جدید" کا عظیم الشان نشان وابستہ کر رکھا تھا جس کا آغاز اسی سال ہوا۔ آج تحریک جدید ایک ایسا ثمر آور درخت ثابت ہوا ہے کہ زمین کے کناروں تک اس کی شاخیں پہنچ گئی ہیں۔ یہ ان مجاہدینِ "تحریک جدید" کا ثمرہ ہے جو ہزاروں ہزار کی تعداد میں اس مقدس تحریک میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں ؎

کارواں در کارواں در کارواں

● اس کے بیس سال بعد ۱۹۵۳-۵۴ء میں اس سے بھی زیادہ خوفناک مخالفت کا شور پاکستان میں برپا ہوا۔ اخبارات میں آ رہا تھا کہ یہ مخالفت اس قدر شدید ہے کہ شاید ایک دو ہفتہ میں پاکستان میں کوئی ایک احمدی زیارت کے لئے بھی دکھائی نہ دے گا۔ اچانک مارشل لاء لگا (باقی صہ ۴ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۱ (مارچ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ اور مہمات دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں الحمد للہ

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● علاوہ طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور درویشانِ کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
صد سالہ جشن تشکر نمبر

بابت ۷/۱۴ شعبان ۱۴۰۹ ہجری
مطابق
۱۶/۲۳ امان ۱۳۶۸ ہش
۱۶/۲۳ مارچ ۱۹۸۹ عیسوی
جلد ۳۸ شمارہ ۱۱/۱۲

شرحِ چندہ
سالانہ ـــــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــــ ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ـــــ [illegible] روپے
فی پرچہ ـــــ ایک روپیہ پچیس پیسے
خاص نمبر ـــــ دس روپے

جماعت احمدیہ عالمگیر کے صدسالہ جشن تشکر کے موقعہ پر

اقوام عالم میں امن و اتحاد پیدا کرنے کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت بصیرت افروز

پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ھو الناصر

ملک ہندوستان میں مشرقی پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں آج سے ایک سو سال پہلے ایک عجیب ماجرا گزرا، جسے آئندہ بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم عہد آفرین واقعہ بننا تھا۔ وہاں ایک ایسا مذہبی راہنما مبعوث ہوا جس نے خدا کے اذن سے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے آسمانی مُصلح ہونے کا دعویٰ کیا۔ یوں تو دنیا میں ایسے سینکڑوں دعویدار پیدا ہوئے اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کے دعویٰ میں ایک ایسی بات تھی جو سب سے الگ اور سب سے عجیب تھی۔ اُس نے ایک ایسا دعویٰ کیا جس نے ایک نئے انداز میں اقوامِ عالم کے اتحاد کی بنا ڈالی اور توحیدِ باری تعالیٰ کی ایک ایسی تفسیر کی جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونے والے متفرق مصلحین کے پراگندہ تصوّر کو وحدت کا جامہ پہنایا۔

وہ انقلاب آفریں اعلان کیا تھا جس نے اِس دَور کی مذہبی دُنیا میں ایک ہیجان برپا کردیا اور جس کا ارتعاش زمین کے کناروں تک محسوس کیا گیا۔ یہ وہ دَور تھا جسے ہم بالعموم دورِ انتظار کہہ سکتے ہیں۔ تمام دُنیا کے بڑے بڑے مذاہب کے پیروکار کیا یہودی اور کیا عیسائی، کیا مسلمان اور کیا ہندو، کیا بُدھ اور کیا زرتشتی اور کیا کنفیوشس کے ماننے والے۔ سبھی اپنے اپنے مذہب کی راہ پہ آخری زمانہ کے موعود مصلح کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ یہود کو بھی ایک مسیح کی انتظار تھی جس نے دورِ آخر میں ظاہر ہونا تھا۔ اور عیسائیوں کو بھی ایک مسیح کی آمد کا انتظار تھا۔ مسلمان بھی ایک موعود مسیح کی آمد کے منتظر تھے اور ایک مہدیٔ معہود کی راہ دیکھ رہے تھے۔ ہندو کرشن کی آمدِ ثانی کے منتظر اور بُدھ مت کے ماننے والے بُدھا کے نئے روپ میں ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ ہر مذہب میں ایسی قطعی اور واضح پیشگوئیاں موجود تھیں کہ آخری زمانے میں سچائی کے عالمگیر غلبہ کی خاطر خدا تعالیٰ

کسی مصلح کو ضرور بھیجے گا۔ لیکن مشکل یہ تھی کہ ہر مذہب اس ظاہر ہونے والے مصلح کو الگ الگ ناموں سے یاد کر رہا تھا۔

بانیٔ جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے یہ راز سمجھایا کہ مختلف مذاہب میں جو مختلف ناموں سے آخری موعودِ عالم کی پیشگوئیاں ملتی ہیں اگرچہ وہ سب بنیادی طور پر درست ہیں لیکن یہ درست نہیں کہ خدائے واحد و یگانہ نے ہر مذہب میں الگ الگ مصلح بھیجنا تھا بلکہ مُراد یہ تھی کہ ایک ہی مذہب میں جسے خدا تعالیٰ اپنے جلوۂ توحید کے لئے اختیار فرماتا، ایک ایسے موعودِ عالم کو مبعوث فرمانا تھا جو تمام مذاہب کے موعود مصلحین کی بھی نمائندگی کرتا۔ تا بنی آدم کو ایک عالمی وحدت کی لڑی میں پرو کر توحیدِ خالق کا ایک رُوح پرور نظارہ توحیدِ خلق کے آئینہ میں دکھایا جاوے۔

آپ نے اذنِ الٰہی کے تابع یہ اعلان کیا کہ وہ مذہب اسلام ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنی توحید کے عالمگیر جلوہ کے لئے اختیار فرمایا ہے اور محمد عربی احمدِ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم وہ آخری صاحبِ قانون رسول ہیں جو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں اور جن کی غلامی میں وہ مصلح عالم پیدا ہونا تھا جس کا مختلف ناموں کے ساتھ مختلف لبادوں میں مختلف مذاہب میں ذکر ملتا ہے۔

بہت عجیب یہ دعویٰ تھا اور وہ یکا و تنہا آواز جو ہندوستان کی ایک چھوٹی سی گمنام بستی سے بلند ہوئی تھی بظاہر کوئی ایسی اہمیت نہ رکھتی تھی کہ قابلِ توجہ اور قابلِ پذیرائی سمجھی جاتی۔ لیکن تعجب ہے کہ دُنیا نے اس آواز کی طرف بڑی سنجیدگی سے توجہ کی۔ اور جہاں آپ کی تائید میں دُنیا کے مختلف ممالک سے بعض آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں، وہاں مخالفت کا بھی ایک ایسا شور برپا ہوا کہ جس کی نظیر انسانی تاریخ میں شاذ شاذ ملتی ہے اور ایسے تاریخ ساز اَدوار کی یاد دلاتی ہے جب خدا تعالیٰ اپنی نمائندگی میں اپنے بعض کمزور بندوں کو پیغامِ حق کے لئے کھڑا کرتا ہے اور باوجود اس کے کہ تمام دُنیوی طاقتیں ان کی مخالف ہو جاتی ہیں پھر بھی وہ ان کی پُشت پناہی کرتا۔ ہر لحظہ ان کی حفاظت کے سامان فرماتا۔ اور قدم بقدم ان کی کمزوری کو طاقت میں تبدیل فرماتا چلا جاتا ہے۔ پس یہی معاملہ اس دعویدار اور اس کی جماعت کے ساتھ کیا گیا۔

دُنیا نے آپ کی مخالفت کو انتہا تک پہنچا دیا۔ آپ کے خلاف کفر و الحاد کے فتاویٰ صادر کئے گئے۔ جھوٹے مقدمات میں ملوّث کیا گیا۔ قتل کے منصوبے باندھے گئے۔ آپ کے متبعین کو ہر لحاظ سے ستایا گیا۔ ان کی مذہبی آزادی کو پائمال کیا گیا اور بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔ ان کے نفوس و اموال کو مباح قرار دے کر ان کو واجب القتل ٹھہرایا گیا۔ ظالمانہ طور پر وہ شہید کئے گئے۔ اذیت ناک جسمانی سزائیں دی گئیں۔ دُکانیں لُوٹی گئیں۔ تجارتیں برباد کر دی گئیں اور گھر جلا دیئے گئے۔ حتیٰ کہ

بارہا مساجد بھی منہدم کر دی گئیں۔ غرضیکہ مخالفت کا ہر وہ ذریعہ اختیار کیا گیا جس کا مقصد آپ کے پیغام اور آپ کی جماعت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا تھا۔ لیکن دشمنی اور عناد کا یہ طوفان اس آواز کو دبا نہ سکا اور مخالفت کی ہر لہر سے جماعت احمدیہ پہلے سے قوی تر اور بلند تر ہو کر ابھری۔

پس جماعت کے قیام سے لے کر ایک سو سال تک بلاشبہ اس نحیف اور کمزور جماعت کو قادر و توانا خدا کی تائید اور پشت پناہی حاصل تھی۔ اور ہر لحہ اُس کا دستِ قدرت اس کی حفاظت فرما رہا تھا۔

الٰہی بے شمار فضلوں اور پیہم نوازشات پر اپنے محسن خدا کا ذکر بلند کرنے اور اظہارِ تشکر کی خاطر جماعت احمدیہ ۱۹۸۹ء کا سال صد سالہ جشنِ تشکر کے طور پر منا رہی ہے۔

اس مبارک موقعہ پر بڑے خلوص اور عجز کے ساتھ میں اپنے تمام انسان بھائیوں کو جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں اور عالم الغیب والشہادۃ خدا کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ یہ ایک سچی اور مخلص جماعت ہے جو اسلام کو دینِ حق تسلیم کرتی ہے اور ایمان رکھتی ہے کہ آج بنی نوعِ انسان کی نجات اسلام ہی کے دامن سے وابستہ ہے۔ اسلام تمام بنی آدم کو وحدت اور امن کا پیغام دیتا ہے اور اپنی اشاعت کے لئے کسی قسم کے جبر و تشدد کے ذرائع کو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور انسانی آزادیٔ ضمیر کا علمبردار ہے۔ اسلام انسان کو ہوائے نفس کی غلامی سے نجات بخشتا ہے اور ایک سادہ مگر انتہائی ترقی یافتہ نظام عطا کرتا ہے جو اس کے تمام اقتصادی، تمدنی اور معاشرتی مسائل کا مؤثر حل اپنے اندر رکھتا ہے۔ اسلام ایک ایسا سیاسی نظریہ دنیا کو عطا کرتا ہے جس میں جھوٹ اور فریب دہی کی کوئی گنجائش نہیں اور ایسے کامل عدل کی تعلیم دیتا ہے جو انفرادی، قومی اور گروہی مصالح سے بالاتر ہے۔ اور دوست دشمن کے حقوق کو مساوی میزان سے تولتا ہے۔

جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ یہی دین ہے جو صلاحیت رکھتا ہے کہ آج تمام اقوامِ عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرے اور توحید کی لڑی میں پرو دے۔ پس میں اس اہم اور مبارک موقعہ پر بحیثیت امام جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر روئے زمین پر بسنے والے اپنے تمام انسان بھائیوں کو اسی دینِ امن اور دینِ توحید کی طرف دل کی گہرائی اور پُر خلوص جذبۂ اخوت کے ساتھ بلاتا ہوں۔ ہر چند کہ احمدیت بادیٔ النظر میں ابھی ایک ایسی قوت کے طور پر نہیں ابھری جو ایک عالمی انقلاب برپا کرنے کی قدرت رکھتی ہو لیکن ہر صاحب بصیرت یہ تسلیم کرنے پر مجبور رہے گا کہ گزشتہ ایک سو سال میں شدید مخالفتوں کے باوجود اس جماعت کی حیرت انگیز عالمی ترقی کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں جسے نظر انداز کیا جا سکے۔

اس عرصہ میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم اور مستحکم ہو چکی ہے اور اس کی ترقی کی رفتار لحظہ بلحظہ

تیز سے تیز تر ہوتی چلی جارہی ہے اور اس جماعت کے حق میں وہ سب کچھ رونما ہو رہا ہے، جس کا ایک سو سال پہلے انسانی تخمینوں کے لحاظ سے کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس یقیناً وہ خدا کی ہی آواز تھی جس نے اس جماعت کے مستقبل کے بارہ میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو اِن الفاظ میں خبر دی :-

"میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔ دُنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"....

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

انہی الٰہی بشارات سے روشنی اور قوت پاکر بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بنی نوعِ انسان کو یہ عظیم خبر دی کہ :-

"قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دُنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی رُوح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور اُبال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پُتلی کی طرح اس مُشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر ایک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں، عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔"

(ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

سعید بخت ہے وہ انسان جو آسمانی آواز پر کان دھرے اور خدا کے قائم کردہ امام کی دعوت پر لبیک کہنے کی سعادت پائے۔

والسّلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

بقیہ صفحہ ۱ اداریہ "جشنِ تشکر"

اور ملوانی خود ہزاروں کی تعداد میں فوج کی گولیوں سے ہلاک ہو گئے۔ اس کے ساتھ وقفِ جدید کی عالمگیر تحریک کو خداتعالیٰ نے ایک چمکدار نشان کے طور پر وابستہ کر رکھا تھا۔ اس شدید مخالفت کو پیچھے دھکیلتے ہوئے جماعتِ احمدیہ پھر آسمانِ رُوحانیت پر محوِ پرواز ہو گئی۔ ؎

کہکشاں در کہکشاں در کہکشاں

◎ اس کے بیس سال بعد ۱۹۷۴ء میں اس سے بھی بڑا طوفانِ مخالفت اُٹھ کھڑا ہوا۔ جماعتِ احمدیہ کا جانی و مالی نقصان بھی ہوا اور "غیر مسلم" بھی پاکستانی آئین میں قرار دیدیا گیا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا چمکتا ہوا نشان دکھایا کہ حکومت کے سربراہ جو احمدیت کا نوّے سالہ مسئلہ حل کرنے کا نعرہ لگا رہے تھے وہ خود پھانسی کے پھندے کا شکار ہو گئے اور جن مُلّاؤں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ یہ کارنامہ سرانجام دیدیں گے تو وہ اپنی داڑھیوں سے اُن کے بُوٹ پالش کریں گے، وہی ان کی ہلاکت کا باعث بن گئے۔ اس ابتلاءِ عظیم کے ساتھ یہ چمکتا ہوا نشان وابستہ تھا۔ ؎

خوشیوں کے ساتھ غم بھی ملے ہیں تو کیا ہوا
شبنم کے اشک بھی تو ہیں کلی کی ہنسی کے ساتھ

شدید ترین مخالفت کے یہ پانچ دَور جماعتِ احمدیہ پر آئے اور ہر دَور کے ساتھ ایک چمکتا ہوا نشان اللہ تعالیٰ نے دکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

وہ چمک دکھلائے گا اپنے نشاں کی پنج بار ٭ یہ خُدا کا قول ہے سمجھو گے سمجھانے کے دن

◎ اس کے دس سال بعد ۱۹۸۴ء میں ایک انتہائی مخالفت کا دَور آیا جبکہ جماعتِ احمدیہ کے تمام انسانی حقوق بھی چھین لئے گئے۔ اور انتہاء یہ ہوئی کہ جو کلمہ طیبہ اسلام کی بنیاد ہے اور جسے پڑھ کر خود ضیاء الحق صاحب مسلمان کہلاتے تھے، اسی کے مٹانے کے احکام جاری کر دیئے۔ اور ارکانِ اسلام اذان وغیرہ پر پابندی لگا دی۔ گویا ان مخالفینِ احمدیت نے بزبانِ حال یہ اقرار کر لیا کہ جب تک اسلامی ارکان کو ملیا میٹ نہ کیا جائے، احمدیت کی مخالفت کی تکمیل نہیں ہو سکتی ـــ!

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کا چمکتا ہوا نشان دکھایا۔ یہاں تک کہ حدیثِ نبوی ؐ کے مطابق کلمہ طیبہ کے دُشمنِ عظیم کا ذرّہ ذرّہ اس طور پر بکھیر دیا کہ اس کی لاش کو زمین نے بھی قبول نہ کیا۔ دوسری جانب مختلف ممالک میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ احمدیت میں داخل ہونے لگے۔ اور آج چمنستانِ احمدیت میں ہزاروں ہزار کی تعداد میں نئے نئے گُل کھل رہے ہیں۔ ؎

گلستاں در گلستاں در گلستاں

آج جماعتِ احمدیہ **مباہلہ** کے پُل صراط کے ذریعہ احمدیت کی پہلی صدی کا اختتام اور دوسری صدی کا آغاز کر رہی ہے۔ اس نہایت مبارک و مسعود موقعہ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

کی خدمتِ اقدس میں والہانہ اطاعت کے عہد کی تجدید کرتے ہوئے ہم قلبی بشاشت سے سرشار ہو کر

ھدیہ تبریک

پیش کر رہے ہیں اور طالبِ دُعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اور ہماری نسلوں کو بہت بڑھ کر خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

ادارہ بدر بھی اس نہایت مبارک موقعہ پر جملہ قارئین کی خدمت میں بھی قلبی مسرت سے ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے اور دُعا گو ہے کہ ؎

"یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی" — (عبدالحق فضل ایڈیٹر)

منتخب آیات قرآن مجید کا ترجمہ

ترجمہ از تفسیر صغیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(۱) اللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝
(سورۃ فاتحہ)

(۲) صفاتِ الٰہی

ہُوَ اللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡمَلِکُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُہَیۡمِنُ الۡعَزِیۡزُ الۡجَبَّارُ الۡمُتَکَبِّرُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ۝ ہُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝
(سورۃ حشر ع۳)

(۳) آیت الکرسی

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ۝
(سورۃ بقرہ ع۳۴)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۴)

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۝
(احزاب ع۷)

(۵)

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ تَرٰىہُمۡ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاہُمۡ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِکَ مَثَلُہُمۡ فِی التَّوۡرٰىۃِ ۚۖۛ وَ مَثَلُہُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ۛ کَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِہٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِہِمُ الۡکُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا

---

(۱)

(میں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں) ہر قسم کی تعریف کا اللہ (ہی) مستحق ہے (جو) تمام جہانوں کا رب (ہے) بے حد کرم کرنے والا بار بار رحم کرنے والا (اور) جزا سزا کے وقت کا مالک ہے۔ (اے خدا!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں (ہمیں) سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا ہے جن پر نہ تو (بعد میں تیرا) غضب نازل ہوا (ہے) اور نہ وہ (بعد میں گمراہ) ہو گئے ہیں۔

(۲)

(حق یہ ہے کہ) اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے (خود) پاک ہے (اور دوسروں کو پاک کرتا ہے (خود) ہر عیب سے سلامت ہے (اور دوسروں کو سلامت رکھتا ہے) سب کو امن دینے والا ہے اور ربگا نگران ہے غالب ہے اور سب ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑتا ہے۔ بڑی شان والا ہے جن چیزوں کو یہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ان سے اللہ پاک ہے (حق یہی ہے کہ) اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کا موجد بھی ہے اور ہر چیز کو اس کی مناسب حال صورت دینے والا ہے اس کی بہت سی اچھی صفات ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی تسبیح کر رہا ہے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

(۳)

اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا پرستش کا (اور) کوئی مستحق نہیں کامل حیات والا (اپنی ذات میں) قائم (اور سب کو) قائم رکھنے والا نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند (کہ وہ محتاج ہے) جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اسی کا ہے کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں سفارش کرے جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ (سب ہی کچھ) جانتا ہے اور وہ اس کی مرضی کے سوا اس کے علم کے کسی حصہ کو (بھی) پا نہیں سکتے اس کا علم آسمانوں پر (بھی) اور زمین پر (بھی) حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے تھکاتی نہیں اور وہ بلند شان (رکھنے) والا (اور) عظمت والا ہے۔

(۴)

اللہ یقیناً اس نبی پر اپنی رحمت نازل کر رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی (یقیناً) اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں (پس) اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے اور اس کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو (اور خوب جوش و خروش سے)

(۵)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں، لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا مطیع پائے گا وہ اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات کے ذریعہ موجود

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۞ (سورة فتح ع۴)

(۶)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۞ (احزاب ع۵)

(۷)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۞ (احزاب ع۳)

(۸) تبلیغ

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۞ سورة مائدہ ع۱۰

(۹) اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ
(سورة آل عمران ع۴)

(۱۰) قرآن مجید

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۞
سورة بنی اسرائیل ع۱۰

(۱۱)

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۞

(زخرف ع۱)

(۱۲) ہر قوم میں رسول مبعوث ہوتے رہے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۞

(سورة نحل ع۵)

ہے یہ انکی ... تورات میں بیان ہوئی ہے اور انجیل میں انکی حالت یوں بیان ہوئی ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح (ہوں گے) جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی پھر اس کو (آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے) مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہو گئی پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار ان کو دیکھ دیکھ کر جلیں گے اللہ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

(۶)

نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بھی بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں اور اللہ ہر ایک چیز سے خوب آگاہ ہے۔

(۷)

تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور آخری دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے آپ کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے۔

(۸)

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا اللہ کافر لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

(۹)

تو کہہ کہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تو کہہ (کہ) تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ (اس پر) اگر وہ منہ پھیر لیں تو (یاد رکھو کہ) اللہ کافروں سے ہرگز محبت نہیں کرتا۔

(۱۰)

تو (انہیں) کہہ (کہ) اگر تمام انسان (بھی) اور جن (بھی) اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو (پھر بھی) وہ اس کی نظیر نہیں لا سکیں گے خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار (ہی کیوں نہ) بن جائیں۔

(۱۱)

ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے۔ (اور قرآن بھی) ایسا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھو اور وہ (یعنی قرآن) ام الکتاب میں ہے اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

(۱۲)

اور ہم نے یقیناً ہر قوم میں (کوئی نہ کوئی) رسول (یہ حکم دے کر) بھیجا ہے کہ (اے لوگو!) تم اللہ کی عبادت کرو اور حد سے بڑھنے والے سے کنارہ کش رہو۔ اس بیان میں سے متقی (تو) ایسے (اچھے ثابت) ہوئے کہ انہیں اللہ نے ہدایت دی اور بعض ایسے کہ ان پر ہلاکت واجب ہو گئی پس تم (تمام) ملک میں پھرو اور دیکھو کہ (انبیاء کو) جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا تھا۔

۱۳ نماز اور زکوٰۃ

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سورۃ بقرہ ع ۳۸

۱۴ روزہ کی فرضیت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(سورۃ بقرہ ع ۲۳)

۱۵ حج بیت اللہ کی فرضیت

فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(سورۃ آل عمران ع ۱۰)

۱۶ اسلامی معاشرت

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝

(سورۃ طٰہٰ ع)

۱۷ اخلاقی بلندی

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝

(سورۃ نحل ع ۱۳)

۱۸ دشمنوں سے حسن سلوک

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

(سورۃ حٰم سجدہ ع ۵)

۱۳

اللہ سود کو مٹائے گا اور صدقات کو بڑھائے گا اور اللہ ہر بڑے کافر (اور) بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اور مناسب حال عمل کرتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس یقیناً انکا اجر (محفوظ) ہے اور انہیں نہ (تو) کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

۱۴

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

۱۵

اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیامگاہ ہے اور جو اس میں داخل ہو وہ امن میں آجاتا ہے۔ اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ وہ اس گھر کا حج کریں (یعنی) جو (بھی) اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو (وہ یاد رکھے) اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

۱۶

یقیناً اس (جنت) میں تیرے لئے یہ (مقدر) ہے کہ تو بھوکا نہ رہے (اور نہ تیرے ساتھی) اور تو ننگا نہ رہے۔ اور نہ تو پیاسا رہے اور نہ دھوپ میں جلے۔

۱۷

اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور (غیر رشتہ داروں کو بھی) قرابت والے (شخص) کی طرح (جاننے اور اسی طرح مدد) دینے کا حکم دیتا ہے اور (ہر قسم کی) بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

۱۸

اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی اور تو بدی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص کہ اس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے گا اور (با وجود ظالموں کے سینہ سکے) اس (قسم کے سلوک) کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنے والے ہیں اور یا انہی کو ملتی ہے جن کو (خدا کی طرف سے نیکیوں کا) ایک بہت بڑا حصہ ملا ہو۔

(سلسلہ آگے) ←
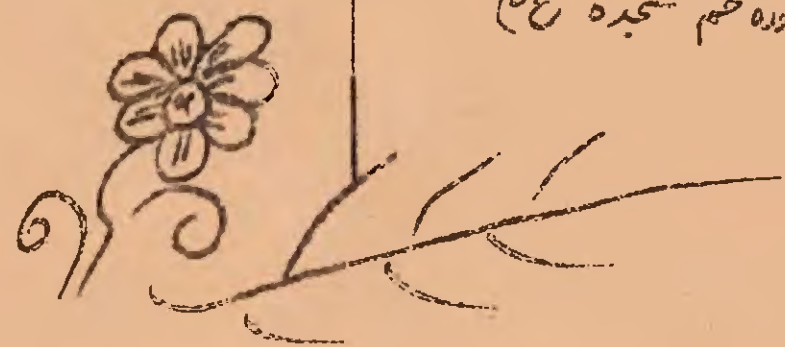
(۱۹) مالی قربانیوں کے نتائج

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(سورۃ بقرہ ع۳۶)

(۲۰) کامل متقی

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰي حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّاۗىِٕلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰھَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(سورۃ بقرہ ع۲۲)

(۲۱) دفاعی جنگ کا مقصد مذہبی رواداری

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ۝

الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۭ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝

(سورۃ حج ع۶)

(۲۲)

لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

(سورۃ ممتحنہ ع۲)

(۲۳) منادی

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

(سورۃ آل عمران ع۲۰)

---

(۱۹)

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیاں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (بڑھا کر) دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ کسی رنگ میں احسان جتاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی تکلیف دیتے ہیں ان کے رب کے پاس ان (کے اعمال) کا بدلہ (محفوظ) ہے اور نہ تو انہیں کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲۰)

تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، اور (روز) آخرت، ملائکہ (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور اس (اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لیئے (اپنا) مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا اور اپنے عہد کو جب بھی (کوئی) عہد کریں پورا کرنے والے اور (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک) ہیں یہی لوگ ہیں جو (اپنے قول کے) سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

(۲۱)

وہ لوگ جن سے (بلا وجہ) جنگ کی جا رہی ہے ان کو بھی (جنگ کرنے کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

(یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی ناجائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے اور اللہ یقیناً اس کی مدد کرے گا۔ جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا اللہ یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔

(۲۲)

اللہ تم کو ان لوگوں سے نیکی کرنے اور عدل کا معاملہ کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دینی اختلاف کی وجہ سے نہیں لڑتے اور جنہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(۲۳)

اے ہمارے رب! ہم نے یقیناً ایک ایسے پکار نے والے کی آواز جو ایمان (لانے) کے لیئے بلاتا ہے (اور کہتا ہے) کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ سنی ہے پس ہم ایمان لے آئے اس لیئے اے ہمارے رب تو ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ (ملا کر) وفات دے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جو اسم ذات ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جو شخص زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا اور ان کے مظہر بننے کی کوشش کرے گا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح شمار کئے۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بن مانگے دینے والا۔ بار بار رحم کرنے والا۔ بادشاہ ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزہ تمام آفات سے بچانے والا۔ امن دینے والا۔ نگہبان غالب نقصان کی تلافی کرنے والا کبریائی والا۔ پیدا کرنے والا نیست سے ہست کرنے والا۔ پست کرنے والا۔ بالا کرنے والا۔ صورت گری کرنے والا۔ ڈھانپنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا۔ مکمل غلبہ رکھنے والا۔ بے دریغ عطا کرنے والا۔ روزی رساں مشکلکشا سب کچھ جاننے والا۔ روک لینے والا۔ کشادگی پیدا کرنے والا۔ عزت دینے والا۔ ذلت دینے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ فیصلہ کرنے والا۔ عدل کرنے والا۔ باریک بین۔ باخبر۔ علم والا۔ عظمت والا خطاپوش۔ قدردان۔ بلند مرتبہ بڑی شان والا۔ نگرانی کرنے والا سب کا حافظ۔ حساب کتاب لینے والا۔ جلالت شان والا۔ صاحب کرم و کرامت۔ قبول کرنے والا۔ وسعت والا۔ حکمت والا۔ بڑا محبت کرنے والا۔ قبول کرنے والا۔ بزرگی والا۔ دوبارہ زندگی دینے والا۔ ہمہ بین۔ ہر کمال کا دائمی اہل۔ کفالت والا۔ صاحب قوت۔ صاحب قدرت۔ مددگار لائق حمد شمار کنندہ۔ آفرینندہ باز آفرینندہ۔ زندگی بخشنے والا۔ موت دینے والا۔ زندہ جاوید قائم بالذات، بے نیاز۔ صاحب بزرگی۔ یکتا۔ یگانہ۔ مستغنی قدرت والا۔ صاحب اقتدار۔ آگے بڑھانے والا۔ پیچھے ہٹانے والا۔ پہلا۔ آخری۔ عیاں۔ نہاں۔ مالک متصرف بلند و بالا۔ نیکوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا۔ انتقام لینے والا۔ عفو کرنے والا۔ نیک سلوک کرنے والا۔ بادشاہت کا مالک عظمت و کرامت والا۔ انصاف کرنے والا۔ یکجا کرنے والا۔ بے نیاز بے نیاز کرنے والا۔ روکنے والا۔ ضرر کا مالک۔ نفع دینے والا روشنی۔ ہدایت دینے والا۔ نئی سے نئی ایجاد کرنے والا۔ صاحب بقاء اصل مالک۔ رہنما۔ سزا دینے میں دھیما۔

(ترمذی کتاب الدعوات، جامع الدعوات)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں ہیں جس میں وہ ہوں وہ ایمان کی مٹھاس اور حلاوت کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔ اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب حلاوۃ الایمان)

قرآن مجید کی عظمت

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ

ہجری کے نویں سال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا حج فرمایا۔ اس دن آپ پر قرآن شریف کی یہ مشہور آیت نازل ہوئی کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (سورہ مائدہ) یعنی آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے۔ اور جتنے روحانی انعامات خدا تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر نازل ہو سکتے ہیں۔

یہ آیت آپ نے مزدلفہ کے میدان میں جبکہ حج کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ جب لوگوں کے سامنے باآواز بلند پڑھ کر سنائی۔ مزدلفہ سے لوٹنے پر حج کے قواعد کے مطابق آپ منیٰ میں ٹھہرے اور گیارہویں ذوالحجہ کو آپ نے تمام مسلمانوں کے سامنے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی جس کا مضمون یہ تھا۔

اے لوگو! میری بات کو اچھی طرح سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد کبھی بھی میں تم لوگوں کے درمیان اس میدان میں کھڑے ہو کر کوئی تقریر کروں گا۔ تمہاری جانوں اور تمہارے مالوں کو خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے کے حملہ سے قیامت تک کے لئے محفوظ قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کے لئے وراثت میں اس کا حصہ مقرر کر دیا ہے۔ کوئی وصیت ایسی جائز نہیں جو دوسرے وارث کے حق کو نقصان پہنچائے جو بچہ جس کے گھر میں پیدا ہو۔ وہ اس کا سمجھا جائے گا۔ اور اگر کوئی بدکاری کی بنا پر اس بچہ کا دعویٰ کرے گا تو وہ خود شرعی سزا کا مستحق ہوگا۔ جو شخص کسی کے باپ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے یا کسی کو جھوٹے طور پر اپنا آقا قرار دیتا ہے۔ خدا اور اس کے فرشتوں اور بنی نوع انسان کی لعنت اس پر ہے۔

اے لوگو! تمہارے کچھ حق تمہاری بیویوں پر ہیں۔ اور تمہاری بیویوں کے کچھ حق تم پر ہیں۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ عفت کی زندگی بسر کریں۔ اور ایسی کمینگی کا طریق اختیار نہ کریں۔

ہوں سے خاوندوں کی قوم میں بے عزتی ہو۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم (دیا کہ قرآن کریم کی ہدایت ہے کہ باقاعدہ تحقیق اور عدالتی فیصلہ کے بعد ایسا کیا جا سکتا ہے)۔ انہیں سزا دے سکتے ہیں۔ مگر اس میں بھی سختی نہ کرنا لیکن اگر وہ کوئی ایسی حرکت نہیں کرتیں جو خاندان اور خاوند کو بٹہ لگانے والی ہو۔ تو تمہارا کام ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کا انتظام کرو۔ اور یاد رکھو کہ ہمیشہ اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگہداشت تمہارے سپرد کی ہے۔ عورت کمزور وجود ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے حقوق کی خود حفاظت نہیں کر سکتی تم نے جب ان کے ساتھ شادی کی تو خدا تعالیٰ کو ان کے حقوق کا ضامن بنایا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت تم ان کو اپنے گھروں میں لائے تھے۔ (پس خدا تعالیٰ کی ضمانت کی تحقیر نہ کرنا۔ اور عورتوں کے حقوق کے ادا کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا) اے لوگو! تمہارے ہاتھوں میں ابھی کچھ جنگی قیدی بھی باقی ہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو وہی کھلانا جو تم خود کھاتے ہو۔ اور ان کو وہی پہنانا جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر ان سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو ان کو کسی اور کے پاس فروخت کر دو۔ کیونکہ وہ خدا کے بندے ہیں۔ اور ان کو تکلیف دینا کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ اے لوگو! جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سنو۔ اور اچھی طرح اسے یاد کرو۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تم سب ایک ہی درجہ کے ہو۔ تم تمام انسان خواہ کسی قسم اور کسی حیثیت کے ہو انسان ہونے کے لحاظ سے ایک درجہ رکھتے ہو! یہ کہتے ہوئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا دیں اور کہا جس طرح دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں۔ اسی طرح تم بنی نوع انسان آپس میں برابر ہو۔ تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت اور درجہ ظاہر کرنے کا کوئی حق نہیں۔ تم آپس میں بھائیوں کی طرح ہو۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے آج کونسا مہینہ ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے کہ علاقہ کونسا ہے؟ کیا تمہیں معلوم ہے یہ دن کونسا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں! یہ مقدس مہینہ ہے۔ یہ مقدس علاقہ ہے۔ اور یہ حج کا دن ہے۔ ہر جواب پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے۔ جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا ہے۔ اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینہ اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا یہ حکم آج کے لئے نہیں بلکہ اس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا سے جا ملو پھر فرمایا یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے کہ جو لوگ آج مجھ سے سن رہے ہیں۔ ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے۔"

(نبیوں کا سردار مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ صفحہ ۲۰۵)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مہدی کو پاؤ تو اس کی بیعت کرو۔ خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گذر کر اس کے پاس جانا پڑے تو جاؤ کیونکہ وہ

خلیفۃ اللہ ہے اور مہدی ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے عیسیٰ ابن مریم کو پائے۔ تو وہ اسے میری طرف سے سلام پہنچائے۔

(درمنثور صفحہ ۲۴۵ جلد ۲)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم اتریں گے۔ اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ تم میں سے تمہارے امام ہیں۔

(بخاری کتاب الانبیاء۔ مسلم۔ مسند احمد)

نوٹ:۔ ان احادیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ مسیح ابن مریم اسرائیلی نہیں بلکہ امت محمدیہ ہی کے ایک فرد ہیں جو اسرائیلی مسیح کے مشابہ ہوں گے بلاغت کا مسئلہ ہے کہ اذا حذف اداۃ التشبیہ فھو "تشبیہ بلیغ"۔ کہ جب حروف تشبیہ حذف کر دیئے جاتے ہیں تو وہ تشبیہ بلیغ ہوتی ہے جیسے کسی آدمی کو شیر کی طرح کہنے کی بجائے شیر کہہ دیا جائے تو یہ زیادہ بلیغ ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

وفات مسیحؑ

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت الٰہی کے مطابق سلسلہ کے بانی نبی کی عمر اس سے پہلے سلسلہ کے آخری نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے۔ اس سنت کے مطابق سلسلہ موسوی کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس سال تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔

(کنز العمال صفحہ ۱۲۰ و مستدرک حاکم صفحہ ۱۴۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو مجھ پر ایمان لاتے اور میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔

(الیواقیت والجواہر مرتبہ امام شعرانی صفحہ ۲۱ تفسیر ابن کثیر برحاشیہ تفسیر فتح البیان صفحہ ۲۴۶)

چاند سورج گرہن

حضرت محمد بن علیؓ نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ اول یہ کہ اس کے بعثت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی ۱۳ رمضان کو چاند گرہن لگے گا۔ اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشان اس رنگ میں کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔"

(سنن دار قطنی صفحہ ۱۸۸ مطبع انصاری دہلی)

حلفیہ بیان

۱۸۹۴ء میں جب یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی تو حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اپنی صداقت کیلئے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر نشان ظاہر کیا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳)

اللہ تعالیٰ

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔
اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۲۱ - ۲۲)

"اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اُس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں اور وہی ... بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیت صفحہ ۳۰۹)

خدا کا اپنے وفاشعار بندوں سے سلوک

"درحقیقت وہ خدا بڑا زبردست اور قوی ہے جس کی طرف محبت اور وفا کے ساتھ جھکنے والے ہرگز ضائع نہیں کئے جاتے۔ دشمن کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے اُن کو ہلاک کردوں اور بد اندیش ارادہ کرتا ہے کہ میں ان کو کچل ڈالوں۔ مگر خدا کہتا ہے کہ اے نادان کیا تو میرے ساتھ لڑے گا؟ اور میرے عزیز کو ذلیل کر سکے گا؟ درحقیقت زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہی جو آسمان پر پہلے ہو چکا۔ اور کوئی زمین کا ہاتھ اس قدر سے زیادہ لمبا نہیں ہو سکتا جس قدر کہ وہ آسمان پر لمبا کیا گیا ہے۔ پس ظلم کے منصوبے باندھنے والے سخت نادان ہیں جو اپنے مکروہ اور قابل شرم منصوبوں کے وقت اُس برتر ہستی کو یاد نہیں رکھتے جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتہ بھی گر نہیں سکتا۔ لہٰذا وہ اپنے ارادوں میں ہمیشہ ناکام اور شرمندہ رہتے ہیں اور اُن کی بدی سے راستبازوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا بلکہ خدا کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ اور خلق اللہ کی معرفت بڑھتی ہے وہ قوی اور قادر خدا اگرچہ ان آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتا مگر اپنے عجیب نشانوں سے اپنے تئیں ظاہر کر دیتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۳ کتاب البریہ مقدمہ صفحہ ۱۹ - ۲۰)

فخرِ کائنات آنحضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ..... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی، صادق مصدوق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰ - ۱۶۲)

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفی و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج منیر صفحہ ۸۲)

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۹، کشتی نوح صفحہ ۱۳-۱۴)

مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

ہم ہوئے خیرِ امم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

(روحانی خزائن جلد ۵ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

اور میرے لئے نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلب سلیم ہے یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّٰی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلب سلیم کے حاصل ہوتی ہے اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۲۲ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۴-۶۵)

مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا ھذا رجل یحب رسول اللہ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱ براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۹۸)

دنیا مجھے قبول نہیں کر سکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں۔ مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا۔ مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۳ فتح اسلام صفحہ ۳۴)

[illegible] خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے

قرآن کے حقائق اور معارف کے سمجھنے میں ہر ایک روح پر غلبہ دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی مولوی مخالف میرے مقابل پر آتا جیسا کہ میں نے قرآنی تفسیر کے لئے بار بار ان کو بلایا تو خدا اس کو ذلیل اور شرمندہ کرتا سو فہم قرآن جو مجھ کو عطا کیا گیا یہ اللہ جلّ شانہ کا ایک نشان ہے۔ میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ عنقریب دنیا دیکھے گی کہ میں اس بیان میں سچا ہوں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۴ سراج منیر صفحہ ۴۱)

ایک تقویٰ شعار آدمی کے لئے یہ کافی تھا کہ خدا نے مجھے مفتریوں کی طرح ہلاک نہیں کیا۔ بلکہ میرے ظاہر اور باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جن کو میں شمار نہیں کر سکتا میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعویٰ کیا۔ اور اب میں بوڑھا ہو گیا اور ابتداء دعویٰ پر بیس برس سے بھی زیادہ عرصہ گزر گیا۔ بہت سے میرے دوست اور عزیز جو مجھ سے چھوٹے تھے فوت ہو گئے اور مجھے اس نے عمر دراز بخشی اور ہر ایک مشکل میں میرا متکفل اور متولّی رہا۔ پس کیا ان لوگوں کے یہی نشان ہوا کرتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھتے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۵۰)

پاک جماعت کا قیام اور نصائح

اے میرے دوستو! جو میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلا کا وقت تم پر ہے اسی سنت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلا بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی۔ جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۵۴۶-۵۴۷)

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲۰ الوصیت صفحہ ۳۰۹)

سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی

پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۵)

●

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرتمند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے۔ وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے بچایا جائے گا۔ وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ کشتی نوح صفحہ ۱۲-۱۳)

ہمارے عقائد

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

جہاد

اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے۔ اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبر سے پڑھایا سنا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے۔ نہایت بے بنیاد اور قابل شرم الزام ہے اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں کی حقیقت پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں۔ کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گذر گئی اور دین اسلام کے مٹا دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرت الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں۔ ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمانداروں کی طرح صدق دکھلا سکتے۔ لیکن ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی وفاداری ایک ایسا امر ہے کہ اس کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔ یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ ان کے صدق اور وفاداری کے نمونے اس درجہ پر ظہور میں آئے کہ دوسری قوموں میں ان کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے بھی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بزرگ اور پاک نبی کی رفاقت میں وہ صدق دکھلایا کہ کبھی انسان میں وہ صدق نہیں آ سکتا جب تک ایمان سے اس کا دل اور سینہ منور نہ ہو۔ غرض اسلام میں جبر کو دخل نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۱، ۱۲)

●

تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گذرے کبھی ان کا یہ عقیدہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہیئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ تریاق القلوب حاشیہ صفحہ ۱۶۷)

گناہ

گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اُس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اکھڑا ہوا ہوتا ہے پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔ سو اس خشکی کا علاج خدا کے قانونِ قدرت میں تین طور سے ہے
۱۔ ایک محبت ۲۔ استغفار جس کے معنی ہیں دبانے اور ڈھانکنے کی خواہش۔ کیونکہ جب تک مٹی میں درخت کی جڑ جمی رہے تب تک وہ سرسبزی کا امیدوار ہوتا ہے۔ ۳۔ تیسرا علاج توبہ ہے یعنی زندگی کا پانی کھینچنے کے لئے تذلل کے ساتھ خدا کی طرف پھرنا اور اس سے اپنے تئیں نزدیک کرنا اور معصیت کے حجاب سے اعمالِ صالحہ کے ساتھ اپنے تئیں باہر نکالنا۔ اور توبہ صرف زبان سے نہیں ہے بلکہ توبہ کا کمال اعمالِ صالحہ کے ساتھ ہے۔ تمام نیکیاں توبہ کی تکمیل کے لئے ہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۳۲۸)

دُعا

جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضا و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضا کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۴۴)

ہمدردی بنی نوعِ انسان

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ سراج منیر صفحہ ۲۸)

❁

میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(روحانی خزائن جلد ۱۷ اربعین نمبر ۱ صفحہ ۳۴۴)

مذاہبِ عالم

منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں۔ اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں۔ اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کے رو سے جھوٹا نہیں۔ اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۶)

❁

یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی۔ اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ تحفہ قیصریہ ۲۵۹)

آخری فتح

مَیں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دوربین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے۔ اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو آسمانی صدا کا احساس نہیں۔

(روحانی خزائن جلد ۳ ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳)

❁

یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچا دے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا۔ اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔

(روحانی خزائن جلد ۱۱ انجام آتھم صفحہ ۶۴)

❁

زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر کار اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا۔

(روحانی خزائن جلد ۲۱ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۲۷)

۔۔۔ ❁ ۔۔۔

اسلام میں عورت کا مقام

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی آیت "کواعب اترابا" (النباء) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"جرأت اور بہادری کا نمونہ جن عورتوں نے دکھایا ان کی مثالوں سے اسلامی تاریخ بھری پڑی ہے۔ انہوں نے اس روح سے کام لیتے ہوئے بعض دفعہ اپنے مردوں سے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر تم میدانِ جنگ سے بھاگ گئے تو پھر ہمارے پاس نہ آنا۔ تاریخوں میں آیا ہے کہ جب جنگ یرموک میں یکدم عیسائی لشکر نے کثیر تعداد اور بھاری سامان کے ساتھ حملہ کیا تو اسلامی لشکر مقابلہ کی تاب نہ لاکر وقتی طور پر پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوا۔ اس وقت مسلمان عورتوں نے خیمے توڑ کر ان کی لکڑیاں ہاتھوں میں سنبھال لیں اور مسلمان سپاہیوں کے گھوڑوں کے مونہوں پر مار مار کر ان کو واپس دشمن کے لشکر کی طرف لوٹا دیا۔ ان عورتوں میں سے ایک ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بھی تھی جو کسی زمانہ میں اسلام کی شدید ترین دشمن بھی رہ چکی تھی مسلمان پیچھے ہٹنے والے سپاہیوں میں ابوسفیان اس کا خاوند بھی شامل تھا اور معاویہ اس کا بیٹا بھی۔ چنانچہ جب لشکر بھاگتا ہوا واپس پہنچا تو ابوسفیان جو لشکر کے اس حصہ کا سردار بھی تھا اس کی بیوی ہند نے اس کے گھوڑے کو خیمے کی لکڑی سے مار کر واپس کیا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں تو پیش پیش ہوتا تھا اب اسلام قبول کر کے میدانِ جنگ سے کیوں بھاگتا ہے۔ تمہارا تو یہ فرض ہونا چاہئے کہ تم نے جو اسلام کی شرک کی حالت میں مخالفت کی تھی اس کو دھو ڈالو۔ اور اپنی جان پر کھیل جاؤ چنانچہ اس نے اور باقی سپاہیوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو کہا کہ واپس لوٹو دشمن کی تلواروں سے مسلمان عورتوں کے ڈنڈے زیادہ سخت ہیں یہ سن کر لشکر واپس لوٹا اور آخر دشمن پر فتح پائی۔

(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

پس کواعب اترابا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کا ایسا لشکر دیا، جو دوسری قوموں کے مردوں سے بھی بالا تھا۔ اور پھر ان عورتوں میں سے بھی ایک سے ایک بڑھ کر تھی یہ نہیں کہ حضرت عائشہؓ تو بہادر ہوں اور حضرت زینبؓ نہ ہوں یا حضرت زینبؓ تو بہادر ہوں مگر اسما بنت ابی بکرؓ بہادر نہ ہوں۔ بلکہ حضرت عائشہؓ بھی کواعب اترابا کا مصداق تھیں اور اسماء بنت ابی بکرؓ بھی کواعب اترابا کی مصداق تھیں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ ہند جیسی عورت جو کسی زمانہ میں شدید دشمن اسلام رہ چکی تھی۔ اس میں بھی یہ روح کام کر رہی تھی اور انہوں نے ایسی قربانیاں کیں جن کی کوئی حد ہی نہیں۔ اسی جنگ کا یہ واقعہ ہے کہ عیسائی لشکر کی طرف سے جب مسلمانوں پر بہت زیادہ دباؤ پڑا تو مقابلہ کرتے کرتے اسلامی لشکر کے کمانڈر انچیف جو حضرت ابوعبیدہ تھے چکر لگانے کے لئے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ اسلامی لشکر کے اردگرد دو آدمی پھر رہے ہیں۔ انہیں شبہ پیدا ہوا کہ دشمن کے آدمی جاسوسی کے طور پر نہ آئے ہوں۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے آواز دی کہ تم کون ہو؟ اس پر حضرت زبیرؓ آگے بڑھے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی اسماء بنت ابی بکر بھی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمان چونکہ سخت تھکے ہوئے تھے اس لئے میں اور میری بیوی دونوں پہرہ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

(فتوح الشام حالات جنگ یرموک)

یہ کواعب اترابا کی کیسی شاندار مثال ہے اور کس طرح ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ کی عورتوں میں بھی وہی جذبہ فدائیت پایا جاتا تھا جو خود صحابہؓ کے اندر موجود تھا۔ پھر یہ نہیں کہ یہ جذبہ کسی خاص خاندان کی عورتوں سے مخصوص ہو۔ بلکہ ہر عورت اس جذبہ سے سرشار تھی اور یہی روح اس میں کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔ ورنہ دنیا کے لحاظ سے کواعب اترابا کے کوئی اور معنے ہی نہیں۔ جوان لڑکی پانچ سات سال میں بھی جوانی کی عمر گذار دیتی ہے۔ اور پھر وہ کواعب میں شامل نہیں رہتی۔ مگر یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ متقیوں کو ایسی عورتیں ملیں گی۔ جو کواعب ہی رہیں گی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہاں روحانی معنی مراد ہیں، جسمانی نہیں۔ بے شک اگلے جہان کے لحاظ سے جسمانی معنی ٹھیک ہیں۔ کیونکہ جنت میں اگر بوڑھے داخل ہوں یا بڑھاپا آجائے تو پھر جنت جنت نہیں رہتی لیکن جب ہم اس آیت کو دنیا پر چسپاں کریں گے، تو اس کے معنے ایسی عورتوں کے ہوں گے جو جوانی والی طاقتیں اپنے اندر رکھتی ہوں۔ کیونکہ دنیا میں انسانی جسم بہرحال نڈھال ہو جاتا ہے۔ اور عمر کی زیادتی کے ساتھ بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن روحانی طاقتیں اگر انسان ان کو ترقی دینا چاہیے تو کمزور نہیں ہو سکتیں۔ پس بڑی بات یہ ہے کہ قوم کی عورتیں کواعب اترابا کی مصداق ہوں۔ کواعب کا لفظ ذاتی طور پر جوانی پر دلالت کرتا ہے اور اترابا کا لفظ قومی جوانی پر دلالت کرتا ہے۔ اتراب کا لفظ بھی بتا رہا ہے کہ اس جگہ روحانی معنے ہی زیادہ موزوں ہیں۔ کیونکہ جنت کے متعلق اتراب کے لفظ میں کوئی حکمت نہیں ہو سکتی یہ لفظ دنیا سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ وہی قوم ترقی کر سکتی ہے جس کی ساری عورتوں کا دینی معیار بلند ہو۔ وہ جوان ہمت اور حوصلہ مند ہوں۔ اور مصائب و مشکلات کی پرواہ کرنے والی نہ ہوں۔ وہ دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے پر تیار رہنے والی ہوں۔ وہ جرأت اور بہادری کی پیکر ہوں۔ اور وہ اپنے اخلاص اور اپنے جوش اور اپنی حمیت میں مردوں سے پیچھے نہ ہوں کہ یہ معنے ایسے لطیف ہیں کہ میرے نزدیک اپنی ذات میں اس بات کے مستحق ہیں کہ ان معنوں کو بار بار بیان کیا جائے۔ ان پر زور دیا جائے۔ اور انہیں اپنی تقریر و تحریر میں بتکرار لایا جائے۔ تاکہ معلوم ہو کہ اسلام عورتوں کو کس بلند مقام پر پہنچانا چاہتا ہے۔ اور عورتوں میں بھی دینی روح ترقی کرے اگلے جہان میں اگر ساری عورتیں ایک ہی عمر کی ہوں تو اس میں کوئی خاص لطف کی بات نہیں۔ وہ غرض کواعب کہہ کر ہی پوری ہو سکتی تھی۔ اتراب کا لفظ زائد طور پر لانا بتا رہا ہے کہ یہ بات خصوصیت سے اسی دنیا سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۵۵)
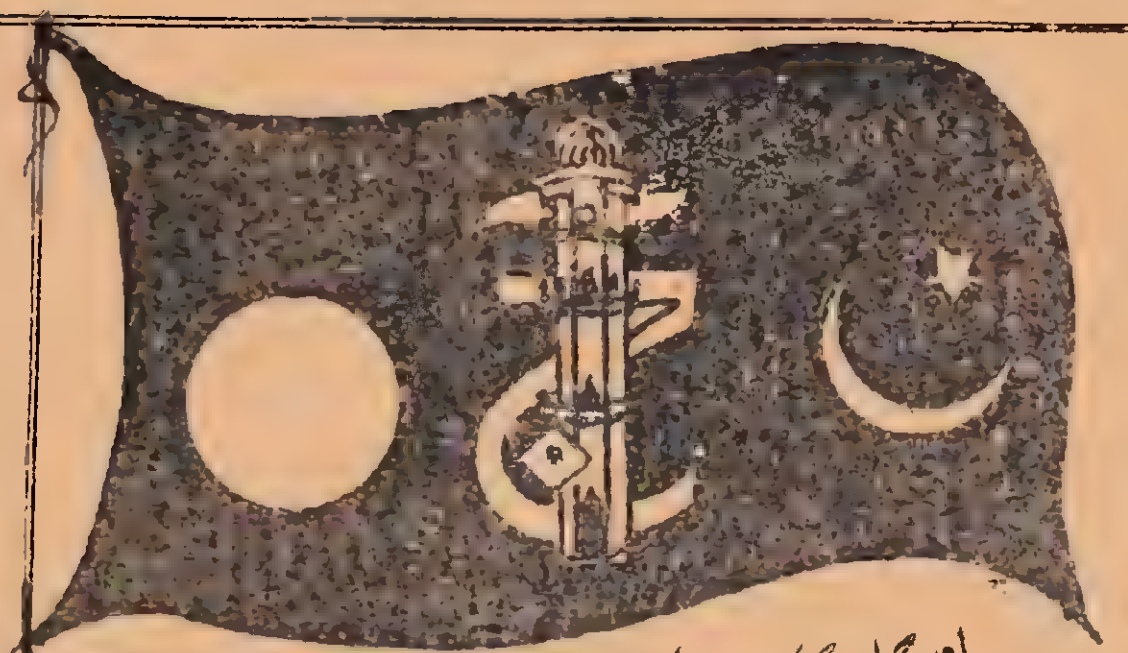
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

آدمیت کا گل نقد کھل جاتا ہے آج
خامشی سے کارواں بانگ درا پاتا ہے آج
نفس انساں رفعت معراج دُہراتا ہے آج
وقت خود ہی دین کی تکمیل سمجھاتا ہے آج
عرش کھل کر بارش الہام برساتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

دست قدرت نے سنواری پھر سے تقدیر اُمم
قسمتوں کے پھول کھلوانے کو ہے لوح و قلم
نعرۂ تکبیر ہر آواز پر ہوگا رقم
ذرہ ذرہ لے رہا ہے پھر شہادت کی قسم
چودھویں کا چاند سورج میں نمو پاتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

صفحۂ ہستی پہ اُونچا ہاتھ ہے انسان کا
تازہ تازہ لکھ رہا ہے سلسلہ قرآن کا
ہے ہیولیٰ خون کی ہر بوند میں ایمان کا
اک نیا ماحول ہے پیغمبری عرفان کا
آفتاب مہدیٔ دوراں نکل آتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

ہم نے دیکھی ہے زمیں کے ہر کنارے پر اذان
چمکی جلتی شمع کی صورت بلالی کی زبان
چاند اور سورج لئے دامن میں آیا آسماں
اور محمدؐ کا مسیحؑ دکھلا چکا لاکھوں نشان
دانۂ موتی پرو کر ہار بنواتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

سو زبانوں میں کلام اللہ اب روشن ہوا
اک خزانہ علم کا دریافتوں کا کھل گیا
ہم نے پیغمبرؐ کے پیروں کو مہیا کر دیا
مہدیٔ دوراں کا سکہ چل رہا ہے جا بجا
ذرہ ذرہ عالم کونیں کا اتراتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

ہو گئے پھر منکشف اسرار قرآنی کئی!
پرچم انسانیت کے سائے میں ہے آدمی!
ظلمتوں کی رات پر صبح نبوت چھا گئی!
دل ہیں چاہے ہر کسی مظلوم کی مجبوری کی!
جب بجا نورِ خلافت پھیلتا جاتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

پھر سے قائم ہو گئی نجرانیوں والی مثال
دیکھ شیعت سے خدا کی آیا وقت انتقال
پھر جمالی دور میں بھی اُس نے دکھلایا جلال
ہو گیا فولاد کا اتحاد کی ہوا سے اعتدال
کافر و کاذب خدا کی لعنتیں کھاتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

وہ کہ جس نے دے دیا فرعونیت کو اعتبار
وہ گرج سے جس کی ہلنے کو چلے تھے کوہسار
جنت غرور دیدہ چاہتا تھا اختیار
پاش پاش اس کو کرے اک وقت کو تھا انتظار
کچھ نشان و نام بھی اُس کا نہ ہاتھ آتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

دین کی نعمت سے دنیا ہو رہی ہے آشنا
دہریوں کے شہر سے آواز آئی "اے خدا"!
پھیلتا ہے احمدیت کا ہی ہر سو سلسلہ
ہے محیط اب وسعتوں پر دین ختم الانبیاءؐ
ناظرؔ اب جشن تشکر یہ بھی گاتا ہے آج
اوج اوج اسلام کا پرچم یہ لہراتا ہے آج

طالب دُعا:- غلام نبی ناظر یاری پورہ کشمیر

جشن تشکر

یہ جشن تشکر کی شان اللہ اللہ — کروں کس زباں سے بیان اللہ اللہ
محمدؐ سے وعدہ کیا تھا خدا نے — مسیح الزماں کی یہ شان اللہ اللہ
مسیح اور مہدی مجدد بھی ہے وہ — ہے خود شاہد اس کا قرآن اللہ اللہ
جو کی پیروی دین احمدؐ کی اس نے — ملی نعمت دو جہان اللہ اللہ
منور کئے نور اسلام سے دل — بنا وہ شریعت کی جان اللہ اللہ
کی تجدید یوں دین احمدؐ کی اس نے — گواہ ہیں زمین و زمان اللہ اللہ
دلائل کے تیروں سے گھائل کیا ہے — ہے شاہد یہ دیں کی کمان اللہ اللہ
خدا تک رسائی کی راہیں دکھا کر — دیئے منزلوں کے نشان اللہ اللہ
یہ صد سالہ مرکز ہے روحانیت کا — دیار مسیح قادیان اللہ اللہ
جو بے چین بیٹھے تھے راہِ خدا میں — ملی ان دلوں کو امان اللہ اللہ
رسولِ خدا کی نصیحت کو مانا — ہے ہر احمدی کا یہ مان اللہ اللہ
خدا نے جماعت کو بخشی خلافت — یہ نعمت یہ حفظ و امان اللہ اللہ
خدا کا لگایا ہوا ہے یہ پودا — ہے حاصل اسی کی امان اللہ اللہ
ہر اک گام پر اس کی تائید و نصرت — ہر اک دل میں عزم جوان اللہ اللہ
سدا فتنے دشمن اٹھاتے رہے ہیں — رہا خود خدا نگہبان اللہ اللہ
دیا اس نے ہی ہم کو طاہر سا رہبر — خدا کی یہ دیکھیں تو شان اللہ اللہ
کیا جب سے چیلنج حق دشمنوں کو — تو دیکھیں ملیں کیا کیا نشان اللہ اللہ
ہلاکت ہے جھوٹوں کی سچ کی ہے فتح — یہی فرق ہے درمیان اللہ اللہ
مٹانے کو اٹھے تھے جو مٹ گئے وہ — گئی ان کی جاں رائیگاں اللہ اللہ
تیرے عاشقوں کو کہا غیر مسلم — تکبر ہی تھا کیا گمان اللہ اللہ
ہلاکت ضیا کی زمانے نے دیکھی — صداقت کا زندہ نشان اللہ اللہ
اسیرانِ مولا کا یہ عشق تجھ سے — یہ صبر و کٹھن امتحان اللہ اللہ
کسی ظلم کے آگے جھکنے نہ پائے — غلامانِ احمدؐ کی آن اللہ اللہ
الٰہی سدا رکھنا قائم خلافت — نظام خلافت کی شان اللہ اللہ

خدایا ہر اک دل ہو ایماں سے روشن
کہے تیری مریم زبان اللہ اللہ

طالبۂ دُعا:- مبارکہ مریم شاہجہانپوری اہلیہ ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی

درخواست دعا:- مکرم محمود احمد صاحب مجیب شیر تیماپوری اپنے کاروبار میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عبدالحمید صاحب جنگڑی کی بڑی بیٹی کی صحت کاملہ کے لئے نیز موصوف کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید وسیم احمد مجیب شیر فاضل قادیان)

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

• وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (ذریات آیت ۵۷)

• يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (بقرہ آیت ۲۲)

• وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝ (حجر آیت ۱۰۰)

• يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝ (فجر آیت ۲۸ تا ۳۱)

الحمد للہ کہ چند سالوں سے خاکسار کو مسلسل حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کی بفضلہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ گزشتہ سالوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا غلاموں، یتیموں، بچوں، عورتوں اور غرباء و مساکین سے حسن سلوک کے علاوہ دعوت الی اللہ وغیرہ جیسے اہم ترین پہلوؤں پر اظہار خیال کا موقعہ ملا۔ اس سال سیرت طیبہ کے اس درخشندہ پہلو پر کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کامل عبد تھے تقریر کرنے کا حکم ہوا ہے۔

اسلامی عبادات پر ایک اجمالی نظر

چونکہ عابد اور معبود کے مابین رشتہ کو استوار اور مضبوط کرنے والی چیز بلا اختلاف مذہب و ملت عبادات ہیں اور اسلام نے اسے ہی انسانی زندگی کا مقصد وحید قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝

کہ ہم نے جو جن و انس کو پیدا کیا ہے اُن کی غرض محض یہ ہے کہ تا وہ اپنے معبود حقیقی کا سچا پرستار اور عبد بن جائے اس لئے قبل اس کے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عبودیت پر روشنی ڈالی جائے اسلامی عبادات پر ایک اجمالی نظر ڈالی جانی ضروری ہے تاکہ اس کے آئینہ میں عبد کامل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عبودیت کو دیکھا اور پرکھا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلامی عبادات کے اجزاء کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ مگر وقت کی مناسبت سے اسکی ایک جھلک ہی پیش کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ۔

۱۔ اسلامی عبادات کی ایک قسم عبادات مشتمل بر حرکات جسم ہے۔ جسے نماز کے نام سے موسوم کیا گیا ہے

۲۔ دوسری قسم عبادات ذکری ہے جو عام ذکر الٰہی سے تعلق رکھتی ہے

۳۔ اور تیسری قسم عبادات فکری ہے جو صفات الٰہیہ پر غور و فکر سے متعلق ہے۔

ان سہ گانہ عبادات میں سے پہلی قسم جو نماز ہے ایک عابد کو اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں دی گئی مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں اس کے علاوہ سنت اور نوافل سے بھی ان کی کمی پوری کی جاتی ہے۔ یہ عبادت کی ایک معین صورت ہے اور دوسری قسم عبادت کی جو ذکری کہلاتی ہے یہ عبادت کی ایک غیر معین صورت ہے جس کے ذریعہ ایک عابد اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے اپنے معبود کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھتا ہے اور اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو عبادت سے معمور کرتا ہے اور عبادت کی تیسری قسم جو عبادت فکری ہے ایک مسلمان اپنے تفکر، تشکر، تذکر، شعور، علم، عقل، اور رویت وغیرہ قوتوں کے ذریعہ اپنے معبود حقیقی تک پہنچنے کی راہوں کو تلاش کرتا ہے۔

غرض اسلام نے انسانی زندگی کے کسی بھی حصہ کو ایسا نہیں چھوڑا جسے عبادات الٰہی سے آباد و شاداب نہ کیا ہو۔ عبادت کا ایسا جامع نظام دنیا کی کسی مذہبی تاریخ میں نہیں ملتا قرآن مجید سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذمہ یہ فریضہ عائد کیا ہوا ہے کہ وہ الوہیت اور عبودیت کے رشتہ کو اپنے نمونہ سے دنیا پر پیش کریں۔ اور اہل دنیا کو اپنے نقش قدم پر چلائیں۔ کیونکہ یہی وہ مقصد وحید ہے جس کی بناء پر تخلیق انسانی وجود میں آئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی عبادات کا ایک کامل نظام قائم کرنے کے ساتھ ہی اسے نافذ العمل بنانے کی خاطر سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے کو عبد کامل کے منصب پر فائز فرمایا ہے اور اعلان کر دیا کہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

کہ اے لوگو! اگر تم اپنے مقصد حیات کو پانا چاہتے ہو اور عبودیت کے اعلیٰ ترین مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو پھر اچھی طرح جان لو کہ اس کے لئے اب تمہارے پاس صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ۔ کیونکہ یہی اسلامی عبادات کی چلتی پھرتی عملی تصویر ہے اور یہی حق عبودیت کو اس کے انتہائی مقام تک پہنچانے والا برگزیدہ رسول ہے۔

احباب کرام! اس مختصر تعارف کے بعد اب میں عبد کامل حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے ان جھلکیوں کو پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کی عبادت الٰہی ذکر الٰہی۔ عشق الٰہی اور خاکساری جیسے اہم ترین پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں اور یہ ثبوت مہیا کرتی ہیں کہ بلاشک آپ اللہ تعالیٰ کے عبد کامل تھے

عبادت الٰہی

۱۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے کہ ساری قوم کلی طور پر شرک کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی۔ خدا کی عبادت کا تصور تک ان میں باقی نہ رہ گیا تھا۔ روحانی لحاظ سے ایک مُردہ قوم تھی۔ ایسے ماحول میں آپ کے قلب اطہر کا خدا کی عبادت کی طرف جھکنا یقیناً اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ آپ خدا کے فضل سے عبودیت کے اعلیٰ و ارفع مقام پر فائز تھے۔

آپ کی عبادت غار حرا کے تخلیہ سے شروع ہوئی غار حرا کی اسی عبادت نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا اور زمین پر الوہیت اور عبودیت کی گمشدہ راہوں کو استوار کیا اور ایک مردہ قوم زندہ ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عبادت نے خالق و مخلوق میں وہ مضبوط رشتہ پیدا کر دیا کہ جس کا ٹوٹنا قیامت تک کے لئے ممکن نہیں۔

تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ آپ قوم کے غم میں غار حرا میں تشریف لے جاتے اور اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھک جاتے گریہ و زاری اور آہ و بکا کا سلسلہ جاری ہو جاتا۔ ہچکیاں بندھ جاتیں آستانہ الٰہی آپ کی آنسوؤں سے تر ہو جاتا۔ یہ عبادت کا دلفریب منظر بہت دنوں تک جاری رہا آخر عبودیت کی قوت جذب نے معبود برحق سے اپنا مضبوط رشتہ قائم کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی عبادت میں سرشار پاکر منصب نبوت پر متمکن فرمایا۔ اور عبادت الٰہی کے ایک جامع اور کامل نظام کو دنیا میں رائج کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

کہ تو لوگوں کو ایک خدا کی پرستش کی طرف بلا اور انہیں عبادت الٰہی کی تلقین کر اور جیسا کہ تجھے حکم دیا جا رہا ہے

اپنے قول و عمل سے اُن کے لئے نمونہ بن کر اس حکم کو صادر کرے۔

ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ سال تک اہل مکہ کو ایک معبود برحق کی عبادت کی طرف بلاتے رہے۔ خود خدا تعالیٰ کی عبادت دل و جان سے بجالاتے۔ ہر چند کہ آپ کو خدا کی عبادت میں سخت سے سخت اذیتیں پہنچائی جاتیں مگر آپ اپنے مولا کی عبادت میں فدا رہتے۔ ایک بار جبکہ آپ خانہ کعبہ میں عبادت بجا لا رہے تھے سجدہ کی حالت میں دشمنوں نے آپ کی پیٹھ اور کمر مبارک پر اونٹ کی بھری اوجھڑی لا کر رکھ دی۔ جبیں مبارک آستانہ الٰہی پر اپنی عبودیت میں سجدہ ریز تھی۔ اور دشمن دور کھڑے ہو کر قہقہے لگا رہا تھا اور اپنی ناپاک حرکت پر خوش ہو رہا تھا۔ مکہ میں ۱۳ سال تک اپنے رب کی عبادت کی خاطر سخت تکلیفیں اٹھائیں مگر کبھی بھی عبادت میں ماندہ نہ پڑے۔

ہر ایک صاحب بصیرت جب بھی ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر نظر ڈالے گا وہ اس امر سے بخوبی آگاہ ہوگا کہ عبد کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کی عبادت میں کس قدر شغف تھا اور کس قدر اس کا التزام فرماتے تھے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو سخت ضعف کے باعث آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی تو آپ نے تکلیف میں کسی قدر افاقہ محسوس کیا اور نماز کے لئے نکلے۔ چنانچہ فرماتی ہیں:-

فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نفسہ خفۃ فخرج یہادی بین رجلین کانی انظر رجلیہ یخطان الارض من الوجع۔ فاراد ابوبکر ان یتاخر فاومأ الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان مکانک۔ ثم اتی بہ حتی جلس الی جنبہ و کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بصلاتہ والناس یصلون بصلوۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ

ترجمہ:- کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دینے کے بعد جب نماز شروع ہوگئی تو آپ نے مرض میں کچھ خفت محسوس کی پس آپ نکلے کہ دو آدمی آپ کو سہارا دے کر لے جا رہے تھے اور اس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدت درد کی وجہ سے آپ کے قدم زمین سے چھوتے جاتے تھے۔ آپ کو دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ آئیں۔ اس ارادہ کو معلوم کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ کو نیچے لایا گیا اور آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گئے۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنی شروع کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور باقی لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز کی اتباع کرنے لگے۔

احباب کرام! غور فرمایئے کہ اس مرض میں جس میں آپ فوت ہو گئے اور جس کی شدت کا یہ حال تھا کہ آپ کو بار بار غش آجاتے تھے۔ اُٹھنے سے قاصر تھے لیکن جب نماز شروع ہوئی اور اقامت کی آواز کان میں پہنچی تو آپ برداشت نہ کر سکے کہ خاموش بیٹھے رہیں۔ قربان جایئے اس شوق عبادت پر۔ دو کندھوں کا سہارا لیتے ہیں اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ خدا کے گھر میں حاضری دیتے ہیں اور نماز کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں عبودیت کے اس دلفریب منظر سے ایک صاحب بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تکلیف کی حالت میں عبادت الٰہی سے یہ وابستگی تھی تو صحت کی حالت میں کیا ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ عبادت الٰہی آپ کی غذا تھی۔ اس کے بغیر آپ اپنی زندگی میں کوئی لطف نہ پاتے تھے آپ اپنی قلبی کیفیت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں کہ:-

جن چیزوں سے مجھے محبت ہے ان میں سے ایک تو یہ ہے:
قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی
نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

ہو جاتی ہیں۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادتوں میں ایک دوسرا قابل ذکر رنگ تھا۔ جب کچھ حصہ وقت عبادت میں گزارتے تو خیال کرتے کہ پروردگار کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اس کام کی توفیق دی۔ ادائیگی شکر کے جذبہ سے سرشار ہو کر کچھ اور عبادت کرتے اور اسے بھی خدا کا احسان سمجھ کر کہ شکر بجالانا بھی ہر ایک کا کام نہیں اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ اس طرح حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا سلسلہ اتنا وسیع ہو جاتا کہ بارہا عبادت کرتے کرتے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے صحابہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ! آپ کو اس قدر عبادت کی کیا حاجت ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش نہیں دیئے ہیں۔ عبد کامل کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔ فرماتے ہیں تو پھر ایسی صورت میں کیا میں اپنے رب کا شکر نہ کروں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم لیصلی حتیٰ ترم قدماہ او ساقاہ۔ فیقال لہ فیقول افلا اکون عبداً شکوراً۔

(بخاری شریف)

ترجمہ:- حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک یا راوی نے یہ کہا کہ پنڈلیاں مبارک متورم ہو جاتیں لوگ جب آپ سے سوال کرتے کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو آپ جواب دیتے کہ کیا میں اپنے رب کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت پر نظر کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ایک معتدبہ حصہ کو عبادت میں گزارتے نیز ایسے دنوں کو سو کر نہ گزارتے تھے بلکہ اس قدر مصروف الاوقات تھے کہ آپ کے پاس دن میں آرام کرنے کا ایک لمحہ بھی وقت نہ تھا۔ حال یہ تھا کہ تبلیغ اسلام اور ارشاد و تربیت کا فریضہ آپ کے ذمہ تھا۔ امام الصلوٰۃ آپ تھے۔ دور دور سے وفود آپ کی خدمت میں آتے آپ ان سے ملاقات کرتے اور ان کے مطالبات کا جواب دیتے۔ جنگوں کی کمان بھی خود کرتے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید کی تعلیم خود دیتے۔ قاضی بھی خود تھے۔ دن بھر کے جھگڑوں کے فیصلے خود فرماتے۔ عمال کا انتظام بیت المال کا انتظام۔ ملک کا انتظام۔ بیویوں کے حقوق کی نگہداشت پھر گھر کے کام کاج میں شریک ہونا یہ سب کام آپ دن میں سرانجام دیتے ان تمام کاموں کی سرانجام دہی کے بعد چور چور ہو کر بستر پر پڑ جائیں اور ساری رات بے خیالی میں آرام سے گزار دیں ایسا ہر گز نہ تھا بلکہ بالکل اس کے برعکس حال تھا دن بھر کے کام کاج سے جسم اگرچہ تھکان محسوس کرتا لیکن دل یاد الٰہی میں انگڑائیاں لیتا۔ بار بار بستر سے اٹھ کر بیٹھ جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتے نصف رات کے گزرنے پر جبکہ چاروں طرف خاموشی اور سناٹا چھایا ہوا ہوتا اپنے رب کے حضور میں نہایت عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور عبادت کا ایک نہایت ہی دلنشین منظر شروع ہو جاتا۔ اتنی دیر تک عبادت کا یہ سلسلہ جاری رہتا کہ بڑے سے بڑا طاقتور انسان بھی آپ کے مقابل پر تھک کر چور چور ہو جاتا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

"ایک دفعہ میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا تو اس قدر تکلیف ہوئی کہ قریب تھا کہ میں نماز توڑ کر الگ جا کھڑا ہوں کیونکہ میرے قدم اب زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تھے اور میری طاقت سے باہر تھا کہ زیادہ کھڑا رہ سکوں۔"

احباب کرام! یہ بیان ہے اس شخص کا جو جوان تھا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت عمر میں کم تھا جس سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی عبودیت کے اظہار کے لئے عبادت الٰہی میں اس قدر انہماک تھا کہ باوجود پیری کے اور دن بھر کام میں مشغول رہنے کے آپ اتنی دیر دیر تک اپنے رب کے حضور کھڑے رہتے تھے جس سے آپ کی عبادت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس مختصر سی جھلک کے بعد زبان اس بات کے اقرار پر مجبور ہے کہ بلاریب آپ حضرت خدا تعالیٰ کے عبد کامل تھے۔

(باقی)

جماعت احمدیہ کی تدریجی صد سالہ ترقی

از مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

ہر ایک زندہ اور ترقی پذیر عنصر کے لئے پوری کائنات میں تدریج کا جو قدرتی اصول ہمیں کار فرما نظر آتا ہے۔ وہی اصول خدائی اور آسمانی سلسلوں میں ہمیشہ موجود رہا ہے جس پر مذہب کی چھ ہزار سالہ تاریخ شاہد ناطق ہے اس زاویہ نگاہ سے جماعت احمدیہ کی شاندار تدریجی ترقی اس کی حقانیت کا ناقابل تردید ثبوت اور بیسویں صدی کا انتہائی حیرت انگیز واقعہ ہے جو رہتی دنیا تک یادر ہے گا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ نے آج سے سو سال قبل ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء (مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ) کو جب لدھیانہ میں پہلی بیعت لی تو اس وقت صرف چالیس نفوس داخل جماعت ہوئے۔ ظاہر پرست اور مادی نگاہوں نے اس کو ذرہ بھر اہمیت نہیں دی۔ لدھیانہ والوں نے اسے نا قابل التفات سمجھا نہ پنجاب پریس نے کوئی دو سطری خبر ہی شائع کی۔ البتہ جب کو اس وقت علم ہوا جب مذہبی اور سرکاری حلقے اس کی مخالفت میں دیکھتے ہی دیکھتے جمع ہو گئے۔ اور آپ کے اور آپ کے مٹھی بھر مریدوں کے خلاف پورے برصغیر میں شور قیامت برپا ہو گیا۔ ۱۸۹۱ء میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس میں صرف ۷۵ احباب شامل ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے "دعویٰ مسیحیت" کی پہلی تصنیف "فتح اسلام" میں نصیحت فرمائی کہ۔

"اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیز کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ میں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوح حافظہ سے بھلا دو۔ جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

نیز واضح پیشگوئی فرمائی کہ:

"وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیاء اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۲ تا ۱۴ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر جمادی الاول ۱۳۰۸ھ مطابق جنوری ۱۸۹۱ء)

اس آواز پر علماء وقت نے آپ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ آپ کی تحریک کو پیوند خاک کر دیں گے بلکہ نہایت حقارت آمیز انداز میں خبر دی کہ:

"اس فرقہ کو اتباع مسیلمہ کذاب و اسود عنسی وا مثالہما پر قیاس کرنا چاہیئے ...

اور عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ خدا ان کو مثل سلف ذلیلت و نابود کر دے گا۔"

(اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی صفحہ ۱۲ از مولوی عبدالاحد خانپوری مطبوعہ چودھویں صدی پریس راولپنڈی ۱۹۰۱ء)

احمدیت کو اب تک مصائب کی آندھیوں اور مشکلات کے طوفان کو چیرتے ہوئے مندرجہ ذیل چار اہم ادوار میں سے گزرنا پڑا۔

پہلا دور

۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء تا ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء

اس دور کے پہلے انیس سال سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہ راست قیادت جماعت احمدیہ کو میسر آئی اور آپ کی مقدس زندگی میں ہی یہ مقدس گروہ چار لاکھ کی تعداد تک پہنچ گیا۔ اور احمدیت کا بیج ہندوستان، افغانستان مشرقی افریقہ، طرابلس الشام، مالدیپ، سیلون، ماریشس، بخارا بغداد، ترکی، طائف شریف، مکہ اور آسٹریلیا میں بویا گیا۔ امریکہ میں آپ ہی کے ذریعہ پہلا شخص حلقہ بگوش اسلام ہوا یعنی روز نامہ گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر الیگزنڈر رسل ویب۔ بعد ازاں دشمن اسلام جان الیگزنڈر ڈوئی (۱۸۴۷ء-۱۹۰۷ء) اور اس کے مشن کی عبرتناک تباہی کے جلالی نشان نے جدید دنیا میں آپ کی دھوم مچا دی اور بوسٹن ہیرلڈ نے اپنے سنڈے ایڈیشن (مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۷ء) میں اس نشان کی زبردست تفصیلات کو معہ حضور کے مبارک فوٹو کے ملک کے کونے کونے تک پہنچا دیا حضور کی تحریرات کے انگریزی تراجم رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کے ذریعہ آپ کی زندگی میں ہی مشرقی و مغربی ممالک میں پہنچ گئے اور دنیا کے مفکروں اور دانشوروں نے ان پر خراج تحسین ادا کیا۔ روسی ریفارمر کونٹ ٹالسٹائی نے ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کے ایک مکتوب میں اعتراف کیا ہے کہ مضامین میں نہایت ہی شاندار اور صداقت سے بھرے ہوئے خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۰۰ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

قادیان جو دنیا کی ایک گمنام بستی تھی حضرت اقدس کی زندگی میں ہی مرجع خلائق بن گئی چنانچہ مئی ۱۸۹۷ء میں ترکی کے نائب سفیر جناب حسین کامی قادیان تشریف لائے اور حضرت اقدسؑ کی خدمت میں درخواست دعا کی۔ نومبر ۱۹۰۱ء میں ایک برطانوی سیاح مسٹر ڈکسن نے مرکز احمدیت کی زیارت کی۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں ایک آسٹریلین نو مسلم عبدالحق قادیان حاضر ہوا۔ نومبر ۱۹۰۷ء میں ایک روسی سیاح جس کا نام بھی ڈکسن تھا قادیان پہنچا ۱۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو شکاگو کے ایک امریکن سیاح نے بھی قادیان کا سفر اختیار کیا اور حضرت اقدس سے شرف ملاقات کیا۔ ان کے ساتھ ایک سکاچ انگریز بھی تھے

سب سے پہلے انگریز جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ویٹ خاں تھے جن کے والد کا نام مسٹر جان ویٹ تھا یہ بزرگ اُن دنوں ویٹ فیلڈ احاطہ مدراس میں بود و باش رکھتے تھے رجسٹر بیعت میں آپ کا نام ۱۳ جنوری ۱۸۹۲ء کی تاریخ میں ۱۹۵ نمبر پر درج شدہ ہے انگلستان میں حضور کی وفات کے بعد ۱۹۱۷ء میں داخل ہونے والے پہلے انگریز مسٹر سپیرو تھے، مگر ایک برطانوی نژاد خاتون ایلزی بتھ حضور کی زندگی میں ہی ایمان لائیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے قلم مبارک سے امریکہ کے مندرجہ ذیل مبائعین کا ذکر فرمایا ہے:-

۱۔ ایف ایل اینڈرسن (اسلامی نام حسن) نمبر ۲۰۲۔ ۳۰۰ ورتھ سٹریٹ نیو یارک۔

۲۔ ڈاکٹر اے جارج بیکر نمبر ۴۰۴ سیس کوئی حنینا ایونیو فلاڈلفیا

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۱)

حضور نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو "لیکچر لاہور" میں فرمایا:-

"میں دیکھتا ہوں کہ جب سے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے اُسی وقت سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم ہو رہا ہے یورپ اور امریکہ میں جو لوگ حضرت عیسیٰ کی خدائی کے دلدادہ تھے اب اُن کے محقق خود بخود اس عقیدہ سے علیحدہ ہوتے جاتے ہیں اور وہ قوم جو باپ دادوں سے بتوں اور دیوتوں پر فریفتہ تھی بہتوں

کونوں سے یہ بات سمجھ آگئی ہے
کہ بت کچھ چیز نہیں اور گروہ
لوگ ابھی روحانیت سے بے
خبر ہیں اور صرف چند الفاظ کو
رسمی طور پر لئے بیٹھے ہیں لیکن
کچھ شک نہیں کہ ہزارہا بیہودہ
رسوم اور بدعات اور شرک
کی رسیاں انہوں نے اپنے
گلے پر سے اتار دی ہیں اور
توحید کی ڈیوڑھی کے
نزدیک آ کھڑے ہو گئے
اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ کچھ
تھوڑے زمانہ کے بعد عنایت
الٰہی ان میں سے بہتوں کو اپنے ایک
خاص ہاتھ سے دھکہ دے کر
سچی اور کامل توحید کے اُس
دارالامان میں داخل کر دے
گی جس کے ساتھ کامل محبت
اور کامل خوف اور کامل معرفت
عطا کی جاتی ہے یہ امید میری
محض خیالی نہیں ہے بلکہ
خدا کی پاک وحی سے یہ
بشارت مجھے ملی ہے
(لیکچر لاہور صفحہ ۳۵ طبع اوّل)
اس طرح اسی عہد مبارک میں آسمان
پر مسلم یورپ اور مسلم امریکہ کی بنیاد
رکھ دی گئی۔ علاوہ ازیں دین حق کے
عالمی اور دائمی غلبہ کے لئے حضرت
اقدس کے ہاتھوں قیامت
تک قائم رہنے والے ایک
روحانی اور پرشکوہ مینارہ کی
تعمیر کا بھی آغاز ہوا جس کی
اساس پانچ اجزا پر تھی:۔
۱۔ حضور کا بلند پایہ لٹریچر ۲۔ نصرت
جہاں کے لئے ایک مبارک خاندان
۳۔ نظام الوصیت۔ ۴۔ صدر انجمن احمدیہ
کا انتظامی ادارہ۔ ۵۔ خلافت کا
آسمانی نظام جس کا وعدہ قرآن کریم
و حدیث میں پہلے سے موجود ہے
اور جس کے قیام کی بھاری بشارت
آپ کو وفات سے قبل بھی دی
گئی جیسا کہ رسالہ الوصیت سے
صاف عیاں ہے۔ چنانچہ عین اس
ربانی پیشگوئی کے مطابق حضرت
اقدس کے وصال کے بعد سلسلہ
احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا بابرکت
نظام معرض وجود میں آگیا اور
حضرت حاجی الحرمین مولانا
نورالدین صاحب پہلے خلیفہ منتخب
ہوئے آپ کے چھ سالہ عہد
خلافت میں ہزاروں سعید روحیں
داخل احمدیت ہوئیں اور نہ صرف
احمدیہ پریس میں نمایاں اضافہ
ہوا بلکہ جماعت کی پبلک تقاریر
اور اموال میں بھی خاصی ترقی ہوئی
اور نظام خلافت کے خلاف
اٹھنے والے فتنے پاش پاش
ہو گئے۔

دوسرا دَور

(۱۴؍ مارچ ۱۹۱۴ء تا ۳۱؍ دسمبر ۱۹۳۹ء)
سیدنا محمود المصلح الموعود خلیفۃ المسیح
الثانیؓ نے ۱۲؍ اپریل ۱۹۱۴ء کو برصغیر
کی احمدی جماعتوں کے معزز نمائندگان
سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

تبلیغ: "پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ
ہے جہاں تک میں
نے غور کیا ہے میں نہیں جانتا
کیوں بچپن ہی سے میری طبیعت
میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ اور
تبلیغ سے ایسا اُنس رہا ہے
کہ میں سمجھ ہی نہیں سکتا میں
چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دعائیں
کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص
تھی کہ اسلام کا جو بھی کام
ہو میرے ہی ہاتھ سے
ہو۔ میں اپنی اس خواہش
کے زمانہ سے واقف نہیں
کہ کب سے ہے میں جب
دیکھتا تھا اپنے اندر اس جوش
کو پاتا تھا اور دعائیں کرتا تھا
کہ اسلام کا جو کام ہو میرے
ہی ہاتھ سے ہو پھر اتنا ہو
کہ قیامت تک کوئی
زمانہ ایسا نہ ہو جس میں اسلام
کی خدمت کرنے والے
میرے شاگرد نہ ہوں میں نہیں
سمجھتا تھا اور نہیں سمجھتا ہوں
کہ یہ جوش اسلام کی
خدمت کا میری فطرت میں
کیوں ڈالا گیا۔ ہاں اتنا
جانتا ہوں کہ یہ جوش بہت
پہلا تھا پھر غرض اس
جوش اور خواہش کی بناء
پر میں نے خدا تعالیٰ کے
حضور دعا کی کہ
میرے ہاتھ سے
تبلیغ اسلام کا کام ہو
اور میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں
کہ اس نے میری ان دعاؤں
کے جواب میں بڑی بشارتیں
دی ہیں۔ غرض تبلیغ کے کام
سے مجھے بڑی دلچسپی ہے یہ
میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ
دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور
یہ بھی جانتا ہوں کہ سب دنیا
ایک مذہب پر جمع نہیں
ہو سکتی اور یہ سچ ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جس کام کو نہیں کر سکے اور
کون ہے جو اسے کر سکے یا
اس کا نام بھی لے۔ لیکن اگر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کوئی خادم اور غلام توفیق
دیا جاوے کہ ایک حد تک
تبلیغ اسلام کے کام کو کرے
تو یہ اس کی اپنی خوبی اور کمال
نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی کا کام ہے میرے
دل میں تبلیغ کے لئے اتنی
تڑپ تھی کہ میں حیران تھا اور
سامان کے لحاظ سے بالکل
قاصر بس میں اس کے حضور ہی
جھکا اور دعائیں کیں۔ اور
میرے پاس تھا ہی کیا؟
میں نے بار بار عرض کی کہ
میرے پاس نہ علم ہے
نہ دولت نہ کوئی جماعت
ہے اور نہ کچھ اور ہے جس
سے میں خدمت کر سکوں۔ مگر
اب میں دیکھتا ہوں کہ اس
نے میری دعاؤں کو سنا اور
آپ ہی سامان کر دیئے
اور تمہیں کھڑا کر دیا کہ میرے
ساتھ ہو جاؤ۔
پس آپ وہ قوم ہیں جس کو
خدا نے چن لیا اور یہ میری دعاؤں
کا ایک ثمرہ ہے جو اس نے
مجھے دکھایا۔ اس کو دیکھ کر
میں یقین رکھتا ہوں کہ باقی
ضروری سامان بھی وہ آپ
ہی کرے گا۔ اور ان تمام
بشارتوں کو عملی رنگ میں
دکھا دے گا انشاء اللہ۔ میں
یقین رکھتا ہوں کہ دنیا کو
ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی
اور قیامت تک کوئی
زمانہ ایسا نہ گزرے گا
جس میں میرے شاگرد
نہ ہوں گے۔ کیونکہ آپ لوگ
جو کام کریں گے وہ میرا ہی کام
ہوگا۔
اب تم یہ سوچ سکتے ہو کہ
میری دلچسپی تبلیغ کے کام
سے آج پیدا نہیں ہوئی۔ اس
حالت سے پہلے بھی جہاں
تک مجھے موقعہ ملا۔ مختلف طریقوں
اور صورتوں میں تبلیغ کی تجویزیں
کرتا رہا۔ وہ جوش اور دلچسپی جو
فطرتاً مجھے اس کام سے تھی
اور اس راہ کے اختیار کرنے
کی جو بے اختیار کشش میرے
دل میں ہوتی تھی اس کی حقیقت
کو بھی اب میں سمجھتا ہوں کہ
یہ میرے کام میں داخل تھا
ورنہ جب تک اللہ تعالیٰ نے
ایک فطرتی جوش اس کے لئے
میری روح میں نہ رکھ دیتا*
میں کیونکر اسے سرانجام
دے سکتا تھا۔
اب میں آپ سے مشورہ
چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے لئے
کیا کیا جاوے؟
میں جو کچھ اس کے متعلق
ارادہ رکھتا ہوں وہ میں بتا دیتا
ہوں مگر تم سوچو اور غور کرو کہ
اس کی تکمیل کی کیا صورتیں ہو
سکتی ہیں۔ اور ان تجاویز کو
عملی رنگ میں لانے کے
واسطے کیا کرنا چاہیئے؟

ہر زبان کے مبلغ ہوں:۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے
لوگ ہوں جو ہر ایک زبان
کے سیکھنے والے اور پھر
جاننے والے ہوں تاکہ ہم
ہر ایک زبان میں آسانی
کے ساتھ تبلیغ کر سکیں۔
اس کے متعلق میرے بڑے
بڑے ارادے اور تجاویز
ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل
پر یقین رکھتا ہوں کہ خدا
نے زندگی دی اور توفیق دی
اور پھر اپنے فضل سے اسباب
سے کام لینے کی توفیق ملی تو
اپنے وقت پر ظاہر ہو جاویں
گے غرض میں تمام زبانوں اور
تمام قوموں میں تبلیغ کا
ارادہ رکھتا ہوں اس لئے کہ یہ
میرا کام ہے کہ تبلیغ کروں (باقی صفحہ [illegible] پر)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سائنسی علوم

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب پروفیسر شعبۂ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد ۔ انڈیا

محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ہندوستان میں سائنس کے شعبہ فلکیات کے چوٹی کے ماہر ہیں ۔ سائنسدانوں کی عالمی میٹنگز میں مدعو کئے جاتے ہیں ۔ متعدد انعامات اور ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں ۔ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں جن کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ارشادات عالیہ میں نہایت عمدہ الفاظ میں بیان فرمایا ہے ۔ اپنے خرچ پر سلسلہ کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کرنے میں حضرت سیٹھ صاحب اپنی مثال آپ تھے ۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی کے ساتھ کائنات عالم پر غور کیا جائے ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

ترجمہ :۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان موجود ہیں ۔ وہ عقلمند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو نے اس عالم کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے ۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچا لے) ۔
(آل عمران آیت ۱۹۱ - ۱۹۲)

دنیا کے معلم اعظم سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ سے بہت بڑا علمی انقلاب پیدا ہوا تھا ۔ آپ پر یہ عظیم الشان وحی نازل ہوئی تھی ۔

(ترجمہ) یعنی ” اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے سب اشیاء کو پیدا کیا ۔ جس نے انسان کو ایک خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ پڑھ اور تیرا رب اتنا بڑا کریم ہو کر ظاہر ہو رہا ہے جس نے قلم کے ساتھ سکھایا ہے اور آئندہ بھی سکھائے گا ۔ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا ہے جو وہ پہلے نہیں جانتا تھا “
(سورۃ العلق آیت ۲ تا ۶)

یہ سب سے پہلی وحی تھی جو ہمارے نہایت ہی پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوئی تھی ۔

اسی طرح قرآن مجید کے نزول کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اب دنیا میں ایک عظیم علمی انقلاب پیدا ہوگا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ قرآن کریم کے نزول کے وقت عرب بالکل جاہل تھے ۔ قرآن مجید کی برکت سے انہوں نے دینی اور دنیوی علوم سیکھا ۔ پھر ان کے ذریعہ سے سپین نے علم سیکھا ۔ پھر سپین سے یورپ کے دوسرے ممالک نے سیکھا اور مزید ترقی دی ۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :۔

” اس میں کوئی شبہ نہیں کہ علوم میں ہمیشہ ترقی ہوتی رہتی ہے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل کوشش کرتی ہے کہ اس کا علمی مقام پہلے سے بلند ہو جائے ۔ لیکن اس کے باوجود بیج اپنی حالت میں جو قیمت رکھتا ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔ درخت کا پھیلاؤ خواہ کس قدر بڑھ جائے بیج کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ اسی طرح علم خواہ کس قدر ترقی کر جائے سہرا مسلمانوں کے سر ہی رہے گا اور مسلمانوں کا سر قرآن کریم کے آگے جھکا ہے گا کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس نے اعلان کیا کہ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اب دنیا کو قلم کے ذریعہ علم سکھانے کا وقت آگیا ہے ۔ پس حقیقت یہی ہے کہ دنیا کو تمام علوم قرآن کریم نے ہی سکھائے ہیں ۔ اگر قرآن نہ آیا ہوتا تو دنیا ایک ضلالت کدہ ہوتی ۔ جہالت اور بربریت کا نظارہ پیش کر رہی ہوتی ۔ یہ قرآن کریم کا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو تاریکی سے نکالا اور علم کے میدان میں کھڑا کر دیا “
(تفسیر کبیر ۔ تفسیر سورۃ العلق)

ہمارے ملک کے سابق وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اپنی مشہور کتاب GLIMPSES OF WORLD HISTORY. میں عرب سائنسدانوں کے لئے FATHERS OF MODERN SCIENCE. کے الفاظ استعمال کئے ہیں ۔ یعنی وہ موجودہ سائنس کے باپ ہیں ۔

افسوس کی بات ہے کہ بعد میں مسلمان قرآن مجید کی تعلیم سے بے توجہ ہوگئے اور ان کے ظاہری علوم بھی جاتے رہے ۔ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :۔

” مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآن کو بھلایا “

لیکن بفضلہ تعالیٰ یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ بشارت دی تھی کہ تنزل کے بعد پھر مسلمانوں پر ترقی کا زمانہ آئے گا اور آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مثل اُمتی کمثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ [sic] ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ نے بھی ہمیں یہی ایمان افروز بات بتائی کہ

” اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے “
(فتح اسلام)

اللہ تعالیٰ نے آپ پر بھی ” رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا “ کی دعا الہاماً نازل فرمائی نیز آپ کو بذریعہ الہام یہ دعا بھی سکھائی گئی ” رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ “ یعنی اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ کے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی آپ نے فرمایا :۔

” اے عزیزو سن لو خدا یقیناً یقین رکھو کہ قرآن شریف

جس غیر محدود معارف و حقائق کا ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے۔ اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا کوئی دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب ..... ختم نہیں ہو سکتے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال صحف مطہر کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توجہ دلائی کہ علوم جدیدہ کو خدمت دین کی غرض سے حاصل کرو۔ آپ فرماتے ہیں :-

"میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔ مگر وہ سچا فلسفہ اُن کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے جو قرآن کریم میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ وہ اُن کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جد و جہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یکطرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس اُن کو بیٹھنے کا موقعہ نہ ملا اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۔۔)

مزید سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"اہل اسلام وہ قوم ہے جن کو جا بجا قرآن میں یہ رغبت دی ہے کہ وہ فکر اور خوض میں مشق کریں اور جو کچھ نباتات صنعت زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں ان سے واقفیت حاصل کریں۔ مومنوں کی تعریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوٰت و الارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ یعنی مومن وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں کہ خدایا تو نے ان صنعتوں کو بے کار پیدا نہیں کیا۔ یعنی وہ لوگ جو مومن خاص ہیں صنعت شناسی اور ہیئت دانی سے دنیا پرست لوگوں کی طرح صرف اتنی ہی غرض نہیں رکھتے کہ مثلاً اس پر کفایت کریں کہ زمین کی شکل یہ ہے اور اس کا قطر اس قدر ہے اور اس کی کشش کی یہ کیفیت ہے اور آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں سے اس کو اس قسم کے تعلقات ہیں۔ بلکہ وہ صنعت کی کمالیت شناخت کرنے کے بعد اور اس کے خواص کھلنے کے پیچھے صانع کی طرف رجوع کر جاتے ہیں اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے یؤتی الحکمۃ من یشاء و من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ یعنی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اس کو خیر کثیر دی گئی۔ پس دیکھنا چاہئیے کہ ان آیات میں مسلمانوں کو کس قدر علم و حکمت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے طلب العلم فریضۃ علیٰ کل مسلم و مسلمۃ یعنی علم کا طلب کرنا ہر ایک مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۔۔۔)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے خلفاء کرام بھی علم اور سائنس کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ اس کی ایک جھلک پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ حضرت حکیم الامت الحاج حافظ مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ کو قرآن مجید سے بے حد عشق تھا اور آپ بہت بلند پایہ عالم تھے۔ آپ کو ہر علم سے دلچسپی تھی۔ آپ نے بڑی رقم خرچ کر کے اپنی ذاتی لائبریری بنائی تھی جن میں دینی کتب کے علاوہ کیمیا۔ طب۔ علم جراحی۔ علم ہیئت کی کتابیں بھی تھیں۔ جب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے قائم کرنے کی تحریک ہوئی تھی تو باوجود اس کے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ پر سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا بھاری بوجھ تھا آپ نے احباب جماعت کو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے لئے چندہ دینے کی تحریک فرمائی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم)

آپ نے اپنے خطبات میں فرمایا۔

"پہلا الہام جو ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا وہ بھی اقرأ باسم ربک ہی تھا اور پھر رب زدنی علما کی دُعا تعلیم ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی کس قدر ضرورت ہے۔ سچے علوم کا مخزن قرآن شریف ہے ...."

(خطبات نور جلد اوّل صفحہ ۹۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت الحاج مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ نے جماعت احمدیہ کی راہنمائی ایک لمبے عرصہ تک فرمائی (۱۹۱۴ء — ۱۹۶۵ء)

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۔۔ پر)

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب سیکرٹری صدسالہ احمدیہ جشن تشکر

خاندان

مشہور شاہ افغانستان احمد شاہ ابدالی دُرّانی (ولادت ۱۷۲۴ء وفات ۱۷۷۳ء) کی نسل سے والئ افغانستان شاہ تیمور دُرّانی ابن شاہ زمان اولین مجاہد احمدیت حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحبؓ کے پڑدادا تھے۔ شاہ زمان کے بھائی شاہ شجاع والئ کابل کے قتل کیا جانے پر شاہ زمان اور اُن کے متعلقین پنجاب میں پناہ گزیں ہو گئے۔ شہزادہ صاحبؓ کا خاندان لدھیانہ میں مقیم ہوا۔

۱۸۹۱ء علماء و صوفیاء کو دعوت مقابلہ

ایک سو بارہ حضرت اقدسؑ پر حسن ظن رکھنے والوں بشمول شہزادہ صاحب طالبان حق مریدوں نے اگست ۱۸۹۱ء میں بذریعہ اشتہار نامی علماء وصوفیاء کو مخاطب کر کے لکھا کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی ظاہری و روحانی دعوت مقابلہ کو قبول کریں۔ ہم نے حلفاً وعدہ کیا ہے کہ آپ ان صاحبان کو لائیں گے جو جسم کے ساتھ حضرت مسیحؑ کے آسمان پر جانے کے دلائل پیش کریں گے۔ اس وقت جس نے مقابلہ کیا شکست کھائی اور حضرت مرزا صاحب کو اس سے ترقی ملی۔ چودہ متبحر علماء نے آپ کو قبول کیا۔ اس وقت جبکہ ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کے ضیاع کا خطرہ ہے۔ آپ صاحبان نے توجہ نہ کی تو کب کام آئیں گے۔ جس فریق نے گریز کیا ہم بذریعہ اخبارات اس کا اعلان کریں گے۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے یا تو دس گنا زیادہ اعلان کریں گے مدت ایک ماہ اور مقام لدھیانہ مقرر کیا ہے۔ آخر پر حضرت مرزا صاحب کی تحریر درج ہے کہ آپ کو یہ دونوں مقابلے منظور ہیں۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۶۲ تا ۶۶)

اوّلین جلسہ سالانہ دعوت مقابلہ

حضرت اقدس علیہ السلام نے رسالہ آسمانی فیصلہ میں بیان فرمایا ہے کہ مجھ کو کافر و دجّال قرار دیا گیا۔ میاں نذیر حسین صاحب دہلوی نے وفات و حیات مسیحؑ کے بارے بحث سے گریز کیا۔ اگر وہ بحث نہیں کرنا چاہتے تو قسم کھا کر کہیں کہ قرآن مجید میں حیاۃ مسیحؑ کا ذکر ہے۔ یا کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل پیش کریں۔ پھر ایک سال تک وبالِ عظیم میں وہ مبتلا نہ ہوئے تو میں توبہ کر لوں گا۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ وہ ہرگز بحث نہ کریں گے۔ کریں تو بے حد رُسوا ہوں گے۔

نیز بیان فرمایا کہ قبل از وقوع مبشرات اور امورِ غیبیہ پانے، اکثر دعائیں قبول ہونے اور قبولیت کی اطلاع پہلے دیے جانے اور قرآن کریم کے معارفِ جدیدہ اور عجیبہ کھولے جانے ان چار عظیم تائیدات کا وعدہ مومن کامل کو دیا گیا ہے۔ سو اس بارے میں روحانی مقابلہ مخالف علماء وغیرہ مجھ سے کر لیں۔ اور فریقین کی رضامندی سے ایک کمیٹی مقرر ہو جس کے پاس سال بھر یہ فریق تفصیل نامہ کی بھیجتے رہیں۔ پھر کثرت کے رنگ میں فیصلہ ہو۔

اولین جلسہ سالانہ ۱۸۹۱ء میں اس کمیٹی کے تقرر کے بارے مشورہ کے لئے منعقد کیا گیا تھا جس میں پچھتّر حاضرین میں شہزادہ صاحب شامل تھے۔ اور یہ رسالہ سنایا گیا طے پایا کہ یہ رسالہ شائع کر کے پہلے مخالفین کا عندیہ معلوم کیا جائے پھر ممبران مقرر کئے جائیں۔

ایک عرب بھائی کی امداد

اشتہار مورخہ ۱۷ مارچ ۱۸۹۲ء سے حضرت اقدس نے ایک مخلص عرب بھائی کو جو حوادثات کی وجہ سے ملک سے بے خرچ آئے۔ زادِ راہ مہیا کرنے کی تحریک فرمائی کہ وہ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم وطن ہیں۔ حضور نے "چند خاص دوستوں" کی مدد درج کی ہے۔ ان میں شہزادہ صاحب بھی شامل ہیں۔

(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۶ تا ۹۸)

تین سو تیرہ صحابہ میں شمولیت

آپ نے ۸ مارچ ۱۸۹۲ء کو بیعت کر لی تھی (نقل رجسٹر بیعت) جلسہ سالانہ ۱۸۹۲ء میں آپ شریک تھے۔ (نمبر ۹۲ ضمیمہ آئینہ کمالات اسلام) ضمیمہ انجام آتھم کی ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں بھی آپ کا نام نامی ۴۷ نمبر پر درج ہے جس میں حضور نے یہ رقم فرمایا ہے کہ یہ فہرست اور آئینہ کمالات اسلام کی فہرست دونوں اصحاب مہدی کے اسماء کتاب میں درج ہونے کے بارے حدیث کو پورا کرتی ہیں اور یہ تمام خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں)۔" ان اعزازات کے علاوہ یہ اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا کہ حضرت اقدسؑ لدھیانہ میں آپ کے مکان پر تشریف لے گئے۔

(سیرت المہدی حصہ اول۔ روایت ۱۵۵)

آپ کی قلمی خدمات

(۱) آپ عربی اور فارسی میں اچھی ادبی مہارت رکھتے تھے۔ آپ کے پھوپھی زاد بھائی شہزادہ والا گوہر (عہدہ ڈسٹرکٹ جج) نے یہ خبر شائع کرائی کہ میں نے شہزادہ عبدالمجید صاحب پر احمدیت کی غلطی ثابت کر دی ہے۔ شہزادہ صاحب کی پُر درد اور مخلصانہ تردیدی چٹھی مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۸ء نیز آپ کے مدحیہ فارسی قصیدہ اور والا گوہر صاحب کے اعتراضات اور اپنی طرف سے جوابات حضرت اقدس مسیحؑ نے اپنی پونے دو سو صفحات کی کتاب "ایام صلح" کے چالیس صفحات میں درج فرمائے ہیں۔ اور شہزادہ عبدالمجید صاحب کے متعلق یوں رقم فرمایا ہے کہ وہ "نیک چلن اور راست گو اور متقی ہیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ نے ہدایت اور حق کی طرف کھینچا ہے .... ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

۲۔ آپ نے ایک اور حضرت اقدس کی مدح میں قصیدہ ۱۹۰۱ء میں لکھا (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء)

۳ و ۴۔ شہزادہ صاحب نے حضرت اقدس کی انوار و برکات کے بیان پر مشتمل ۱۹۰۱ء میں رسالہ "انوارِ احدی" تالیف کیا اور اسی سال آپ نے اپنی تصنیف "عاقبۃ المکذبین" شائع کی۔

۵۔ تفسیر سورہ اخلاص صفحات اٹھانوے۔ طباعت ۱۹۱۹ء ابتداء میں حمد باری تعالیٰ بزبان عربی آپ نے دیگر مذاہب کو چیلنج دیا ہے۔ کہ اس سورۃ میں ہر رنگ کے شرک کی تردید میں جو اعجازی محاسن ہیں ان کی نظیر پیش کریں۔ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے اپنے تبصرہ میں لکھا کہ مصنف نے عالمانہ رنگ میں بہت عمیق اور جدید نکات بیان کئے ہیں۔ اور اسے فضلِ عظیم قرار دیا ہے۔

نشانات کے ظہور لدھیانہ میں

تین مولوی۔ محمد، عبداللہ اور عبدالعزیز بھائی تھے۔ انہیں بہت شان و شوکت حاصل تھی۔ اس گھرانے نے حضرت اقدس علیہ السلام پر ابتدائی زمانہ میں فتویٰ کفر صادر کیا جبکہ ابھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اُن کے مصدق تھے۔

ان تینوں اور دیگران کے دو ساتھی مولویوں کے عبرتناک انجام کے بارے شہزادہ صاحب اپنی کتاب "عاقبۃ المکذبین" میں تحریر کرتے ہیں کہ:

"میں نے ایک اشتہار شائع کر کے پوچھا کہ مجھے کس وجہ سے کافر کہا جاتا ہے اور حیاتِ مسیحؑ کا کیا ثبوت ہے۔ جواب نہ بن پایا تو عبدالعزیز نے مجھ پر ایک فوجداری استغاثہ ازالہ حیثیت عرفی کا دائر کر دیا۔ کئی ماہ کے مقدمہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ لیکن مقدمہ کی پریشانی سے مدعی کو خود ہی مقدمہ سے دستبردار ہونا پڑا۔ روپیہ اور پریشانی [illegible] نتائج ہونے کا اسے

سخت صدمہ ہوا۔

حضرت اقدس نے جب اس مقدمہ کے بارے پوچھا تو میں نے عرض کی کہ مدعی کو مقدمہ چھوڑنے کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ اس ناکامی کے علاوہ اس کا ایک بھائی پردیس میں مر گیا گویا اس کا ایک بازو ٹوٹ گیا۔ یہ سن کر حضور نے ہنس کر فرمایا کہ یہ تو آپ کی کرامت ظاہر ہوئی میں نے عرض کیا کہ اس دشمن گروہ کا مقصد تھا کہ مجھے سزا ہو تو وہ شیخی سے کہیں کہ دیکھو ہم نے ایک کٹر مرزائی کی کیسی خبر لی۔ حضور سے تعلق کی وجہ سے مجھ پر مقدمہ ہوا تھا۔ اس وجہ سے یہ کرشمۂ الٰہی ظاہر ہوا۔ اور حضور کا الہام انی مہین من اراد اہانتک پورا ہوا۔ (صفحہ ۱۲۳)

ان مولویوں کے بارے میں آپ مزید لکھتے ہیں:۔

عبداللہ کا انجام یہ ہوا کہ وہ بحالت سفر سہارنپور ریلوے اسٹیشن پر مرا اور تدفین ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوئی جو ان لوگوں کے نزدیک کافر تھا ایک کافر کے ہاتھوں قبر میں داخل ہونا کیا باعث عزت ہے؟ اس وقت تجہیز پر استغاثہ دائر تھا۔

اب عبدالعزیز کی باری آئی وہ مفتی بھی تھا اور ہزاروں اس کے مرید تھے وہ حضرت اقدس کا اتنا شدید مخالف تھا کہ وہ ڈاکیہ کو کہتا تھا کہ ہم مرزا صاحب کی تصانیف (معاذ اللہ) ایسی گندی تحریروں کو لے کر اپنے ہاتھ کو ناپاک نہیں کرتے۔ جب وہ اپنی توہین میں حد سے بڑھا تو خونخوار شیر ببر کی طرح قہر خداوندی اس پر لپکا اور وہ ایسے جاں گداز اور دردناک مرض میں گرفتار ہوا کہ جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر دفعہ پیشاب کرتے وقت اسے کوفت کا مزا چکھنا پڑتا۔ مدت دراز تک اس عذاب الیم میں گرفتار رہ کر وہ موت کے منہ میں چلا گیا۔

اس کے تیرہ دن بعد صمد کی باری آئی۔ ادھر اس کا رسالہ شائع ہوا۔ جس میں بار بار حضرت اقدس کو مرتد کہا تھا۔ اور ادھر اس کو موت کا پیالہ پینا پڑا۔ ع

کیا خوب سودا نقد ہے
اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے

ان مولویوں کا ایک رشتہ دار مولوی اسماعیل نے براہین احمدیہ دیکھ کر حضرت اقدس کے ارتداد کا فتویٰ دیا تھا۔ وہ بصارت سے محروم ہوا۔ ایک ادنیٰ مولوی شامدین تھا۔ دیوبند سہارنپور کا سند یافتہ۔ اپنے مدرسہ میں تمام دینی علوم پڑھاتا۔ مفتی پنجاب کہلاتا تھا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک رسالہ کی اس نے معقول شرح لکھی تھی جب اس نے حضرت اقدس کی مخالفت میں بہت زور لگایا۔ تو اس پر یہ بلا نازل ہوئی کہ اس کے دماغ میں خلل واقع ہوا۔ اور وہ بھٹکتا پھرتا۔ بچے کا مشغلہ بنتا۔ مدرسہ، علم، فتویٰ اب کچھ بھی نہ رہا۔

ایران میں بطور مبلغ جانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک وقف زندگی پر آپ نے سب سے پہلے لبیک کہا۔ (بیان حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ) حضور نے آپ کو ایران کے لئے بطور مبلغ منتخب کیا۔ آپ کا عزم تھا کہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے لیکن پاسپورٹ کے انتظار کے عرصہ میں آپ کی جمع کردہ رقم کم ہوتی گئی۔ آپ گھی کا استعمال کرنے لگے اور نانوں کے لیے شرقاب۔ تا کہ آپ کے بڑھاپے اور ضعف کی وجہ سے آپ کا جانا روک نہ دیا جائے۔ (الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ صفحہ ۶ و ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۹۶)

روس اور بخارا کے لئے دو مبلغین بھی آپ کی زیر امارت ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو روانہ کئے گئے۔ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء میں یہ بیان کیا گیا کہ اس بے نفس مبلغ کے ذریعہ رؤسائے طہران پر سلسلہ احمدیہ کا اثر ہوا ہے۔ اور باقاعدہ جماعت قائم ہوئی ہے۔

(رپورٹ مشاورت صفحہ ۱۱)

آپ نے ۱۹ اگست ۱۹۲۷ء کو وصیت کی تو آپ کے پاس صرف تیرہ سو روپیہ تھا (ریکارڈ وصیت) پندرہ روپے ماہوار صدر انجمن سے تنخواہ ملتی تھی۔ اچھی غذا آپ کھاتے تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ بھی تھا چار سال پاسپورٹ کا انتظار رہا اس لئے آپ کے پاس اگر کچھ رقم موجود تھی تو بہت قلیل تھی۔ سوا دو سال ایران میں بیت چکے تھے حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد روس وہاں سے آزاد ہو کر ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو قادیان پہنچے (پہلے ایران شہزادہ صاحب کے پاس) پہنچے تو دیکھا کہ کمرہ تاریک ہے غسل حمام میں کرنا ہوتا ہے اس کے لئے دو آنے دینے کی گنجائش نہ تھی ہاتھ پاؤں سردی سے پھٹے ہوئے تھے کپڑے میلے تھے۔ حجامت بڑھی ہوئی تھی۔ ایک دو پیسے کے انگور یا روٹی پر گذارہ کرتے بعض اوقات بغیر کھانے کے دن گذر جاتا۔ اس کے باوجود آپ کا عزم تبلیغ دیکھ کر مولوی صاحب شرمندہ ہو جاتے۔

(الحکم ۷ اگست ۱۹۳۴ء صفحہ ۴)

نظارت دعوت و تبلیغ کی رپورٹ ہے کہ اکثر اوقات شہزادہ صاحب اس قدر تنگی سے گذارہ کرتے تھے کہ ڈاک کی ضروریات کے لئے پیسہ نہیں ہوتا تھا۔ اس وجہ سے سال زیر رپورٹ میں سوائے دو مختصر خطوط کے کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء۔ صفحہ ۱۸۹)

محترم میاں محمد خاں صاحب گجراتی احمدی کے پاس آپ ابتداء سے وفات تک رہے۔ الفضل میں اور استفسار پر انہوں نے بتایا کہ شہزادہ صاحب درویشوں اور گوشہ نشینوں میں تبلیغ کرتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام سن کر جھوم اٹھتے تھے۔ باوجودیکہ آپ کے ہمدرد آپ کو بتاتے تھے کہ بعض لوگ آپ کو ہلاک کرنے کے درپے ہیں لیکن آپ بلاخوف تبلیغ میں مصروف رہتے تھے۔ مالک مکان کا بیٹا آپ کی باتوں پر کان دھرنے لگا۔ اس کی والدہ اسے حضرت امام رضا رحمہ کے مزار پر لے گئیں تا اس کے خیالات ٹھیک ہو جائیں۔ تو اسے رات کو آواز آئی:۔

"امام مہدی آخر زماں ایں جا نیست در قادیان است"

(کہ امام مہدی آخر زماں یہاں نہیں قادیان میں ہے) اور اس نے بیعت کر لی۔ ایران میں احمدیت کا پیغام نیا تھا اس لئے اسے پسند کرنے پر لوگ بیعت کرنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔ اگر علماء و رؤساء سے ملاقات نہ ہوتی تو آپ چوراہے اور راستے پر کھڑے ہو کر تبلیغ شروع کر دیتے۔ موسم سرما کے لئے بستر ناکافی تھا۔

آپ کا انتقال

محترم میاں محمد خاں صاحب نے بیان کیا کہ حضرت شہزادہ صاحب نمونیہ سے بیمار ہو گئے۔ اس وقت سردی اپنے جوبن پر تھی بیماری کو آپ نے صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ دوسرے روز آپ کو شفاخانہ میں داخل کرنا تھا کہ بعد عشاء آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور آپ پنجم رمضان کو (بتاریخ ۲۳ فروری ۱۹۲۸ء) وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ میں ہم صرف تین افراد تھے ایک میں۔ دوسرا فرض اللہ جو آپ کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ تیسرے غلام محمد باشندۂ قندھار جو آپ کے زیر تبلیغ تھے اور دعوۃ الامیر کا مطالعہ کرتے تھے۔ آپ کی تدفین طہران شہر کے جنوبی طرف سب سے بڑے قبرستان میں ہوئی۔

خطبہ حضرت خلیفہ ثانیؓ

آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء کو ایک نہایت لطیف خطبہ میں فرمایا:۔

شہزادہ صاحب کے پاس اپنے فروخت کردہ مکان کا کچھ روپیہ تھا۔ انہوں نے اپنے خرچ پر بیرون ملک جانے کا وعدہ کیا تھا بھجوانے میں کچھ عرصہ لگا۔ انہوں نے نہیں بتایا کہ ان کے پاس روپیہ نہیں۔ حالانکہ وہ ایک غیر ملک کو جا رہے تھے جہاں ان کا کوئی واقف نہ تھا۔

ایک دفعہ دیر سے ان کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ میں خط نہ لکھ سکا کہ میرے پاس ٹکٹ کے لئے پیسے نہ تھے۔ دس دن آپ بیمار رہے ڈاکٹری مشورہ پر دوسرے روز شفاخانہ میں انہیں داخل کرنا تھا کہ وہ وفات پا گئے۔

قرآنی اصطلاح میں دنیا ویران ہے۔ جماعت احمدیہ نے اسے اپنی روحانی نسل سے آباد کرنا ہے جس کے لئے بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ زندہ قومیں جانتی ہیں

(باقی صفحہ ۵۰ پر)

جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں خوفِ کردگار

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

— (۱) —

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ایک فارسی الاصل معزز خاندان میں پنجاب کی ایک گمنام مگر مقدس بستی قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۳؍ فروری ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں شرف مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز فرمایا۔ اور تیرہویں صدی ہجری کے اواخر میں آپ پر منکشف کیا کہ آپ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم متعلقہ ظہور مجددین کے مطابق چودہویں صدی ہجری کے مجدد ہیں اور پھر آپ پر یہ بھی انکشاف فرمایا کہ عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری چلے گئے اور اب تک وہاں زندہ ہیں اور اس زمانے میں وہ زندہ ہی آسمان سے اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہوں گے۔ غلط ہے۔ اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے بلکہ حضرت عیسیٰ ابن مریم سنت انبیاء کے موافق وفات پاچکے ہیں۔ (اور تحقیق کے مطابق اُن کی قبر سرینگر کشمیر کے محلہ خانیار میں ہے۔) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہی مسیح موعود اور امام مہدی بنا کر احیاء دین اور اشاعت اسلام کے لئے بھیجا ہے۔ گویا اس زمانہ میں ظاہر ہونے والی تین شخصیتیں نہیں بلکہ ایک ہی شخصیت ہے جو چودہویں صدی ہجری کا مجدد مسیح موعود اور مہدی معہود ہوگا جیسا کہ احادیث نبویہ میں وارد ہے۔

"لَا الْمَهْدِیُّ اِلَّا عِیْسٰی"

(ابن ماجہ)

"وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ" (بخاری شریف)

چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:

الف: "جب تیرہویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے"

(کتاب البریہ ص۱۶۸ حاشیہ)

ب: "اُس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولاً" (ازالہ اوہام ص۵۶۲-۵۶۱ تذکرہ ص۱۸۳)

ج: "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔" (اربعین حصہ اول ص۳)

— (۲) —

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اذن الٰہی سے بیعت لینے کا سلسلہ شروع فرمایا اور ۲۳؍ مارچ ۱۸۸۹ء کو (جس پر ایک صدی ہو چکی ہے) لدھیانہ میں چالیس افراد نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور اس طرح جماعت احمدیہ کے قیام کا آغاز ہوا اور اب ایک صدی میں یہ جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لاکھوں کی تعداد میں اکناف عالم میں پھیل چکی ہے چنانچہ آپ نہایت پُر شوکت انداز میں اعلان فرماتے ہیں کہ

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے
وقت ہے جلد آ تنے اے آوارگانِ دشتِ خار
اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(درثمین)

— (۳) —

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے بعد سنت ماموریں و مرسلین کے مطابق آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی علماء کی طرف سے آپ کی تکذیب و تکفیر اور تمسخر و استہزاء کا شدید طوفان اُٹھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلّی اور تشفّی دیتے ہوئے یہ بشارتیں دیں:

الف: "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا۔ جعلناک المسیح ابن مریم (ہم نے تجھ کو مسیح ابن مریم بنایا) ان سے کہہ دے کہ میں عیسیٰؑ کے قدم پر آیا ہوں۔"

(ازالہ اوہام ص۶۳۴ تا ۶۳۴ تذکرہ ص۱۸۵، ۱۸۴)

ب: نیز فرمایا:
ب: "یاتون من کل فج عمیق۔ یاتیک من کل فج عمیق۔
یعنی دور دراز سے لوگ آویں گے اور تیری امداد کے لئے تجھے دور دراز سے سامان پہنچیں گے۔ حتیٰ کہ لوگوں کی آمد اور اموال و سامان کے آنے سے قادیان کے راستے گھس گھس کر گہرے ہو جائیں گے۔"

نیز فرمایا:

"I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM".

میں تجھے مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت عطا کروں گا۔" (تذکرہ)

آپ نے مخالفین سلسلہ کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا:

ج: "مجھے اُس خدا نے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اپنے تمام کام کو پورا نہ کرلے جس کا اُس نے ارادہ فرمایا ہے۔ یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے۔ تم خدا سے مت لڑو۔ تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اس کا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلے کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا۔ سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو۔ کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید تمہاری یہ لڑائی خدا سے ہو۔"

(اربعین ۴ ص۲۷)

ہ: اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

(درثمین)

— (۴) —

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام اپنی بعثت کی غرض ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

الف: "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"

(الوصیت، ص۸)

خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:—

ہے۔ آنحضرت کے بعد جس نے مجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۲۰۹)

پھر یہ بھی فرمایا۔ میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرائے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔ پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔"

(لیکچر زندہ رسول مندرجہ الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

— (۵) —

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی جماعت میں ۲۷ مئی کو خلافت کا نظام جاری ہوا۔ اور حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب آپ کے پہلے خلیفہ اور جانشین مقرر ہوئے۔ آپ کے عہد خلافت میں ہندوستان سے باہر انگلستان میں ۱۹۱۳ء میں جماعت کا ایک تبلیغی مرکز قائم ہوا۔ اور اس طرح بیرونی دنیا میں تبلیغی مراکز کے قیام کی بنیاد پڑ گئی آپ کی وفات کے بعد ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ جماعت کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ کو الہام الٰہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر "دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا" قرار دیا گیا تھا۔ آپ کے عہد خلافت میں برصغیر کے علاوہ بیرونی مختلف براعظموں جزائر اور ممالک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہوئیں۔ مثلاً انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ فرانس۔ جرمنی۔ ہالینڈ سوئٹزرلینڈ۔ سپین۔ شمالی امریکہ جنوبی امریکہ اور براعظم افریقہ کے مختلف حصوں میں، فلسطین، شام جاوا۔ سماٹرا۔ (انڈونیشیا) ماریشس برما اور سیلون (سری لنکا) میں احمدیہ جماعتیں اور مشن قائم ہوئے اور تحریک جدید کے نتیجہ میں دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا ایک وسیع نظام قائم ہوا۔ ۱۹۶۵ء میں حضرت المصلح الموعودؓ کی وفات کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ مسند خلافت پر متمکن ہوئے خلافت ثالثہ کے دور میں خدمت دین اور اشاعت اسلام و اشاعت قرآن کا کام اور ترقی کر گیا۔ براعظم اور جزائر میں نئی جماعتیں قائم ہوئیں آپ کے کامیاب دور خلافت کے بعد ۱۹۸۲ء میں آپ کی وفات کے بعد ہمارے موجودہ محبوب آقا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مسند آرائے خلافت ہوئے اور خلافت رابعہ کا بابرکت دور شروع ہوا۔ آپ کے اس عہد خلافت میں اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کا کام مزید ترقی کر گیا اور کر رہا ہے۔ اور اب آپ کے اس عہد خلافت میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جب جماعت کے قیام پر سو سال گزر رہے ہیں) صد سالہ جشن تشکر منایا جا رہا ہے اور ایک پروگرام یہ ہے کہ علاوہ دنیا میں بولی جانے والی سو زبانوں میں منتخب آیات قرآنیہ کا ترجمہ منتخب احادیث نبویہ علیہم کا ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات کا ترجمہ ان تقریبات پر شائع کیا جائے اور اشاعت لٹریچر کے اس وسیع اور اہم کام کے لئے دن رات کوششیں ہو رہی ہیں۔ بعض زبانوں میں مکمل قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ مثلاً۔ انگریزی۔ جرمن، فرنچ۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ ہندی پنجابی، اسپرانٹو وغیرہ اور پروگرام یہ ہے کہ دیگر اہم زبانوں میں بھی قرآن مجید کا مکمل ترجمہ شائع ہو جائے۔ الغرض ایک صدی قبل قادیان سے جو ایک آواز اٹھی تھی وہ اب ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔ اور اب دنیا میں شاذ ہی کوئی ایسا علاقہ ہوگا جہاں جماعت احمدیہ نہ پائی جاتی ہو یا کم از کم وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہ پہنچ چکا ہو۔ چنانچہ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا دیکھئے خدا کا کلام کس شان سے پورا ہوا۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

— (۶) —

آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے ہند و پاک کے علاوہ دیگر ممالک میں کئی لاکھ احمدی موجود ہیں۔ قریباً دنیا کے سب متمدن ممالک میں جماعت کے مشن قائم ہو گئے ہیں سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور سینکڑوں مبلغین اور معلمین اشاعت اسلام کا کام کر رہے ہیں جن کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں لاکھوں غیر مسلموں اور مشرکوں نے حلقہ بگوش اسلام ہو کر سینوں کو نور ایمان سے منور کیا ہے۔ اور اب اس جماعت میں ہر رنگ و نسل ملک و قوم طبقہ و سوسائٹی علم و قابلیت اور فن و ہنر کے افراد شامل ہیں اور مختلف ممالک کے نوجوان مالی قربانیوں کے علاوہ اپنی زندگیاں تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر رہے ہیں، اور اس طرح جماعت احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت (انٹرنیشنل پوزیشن) حاصل ہو چکی ہے قریباً ہر زبان میں جماعت کا پریس اور لٹریچر موجود ہے اور جماعت کی علمی مالی اور اقتصادی پوزیشن کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جماعت کی یہ مستحکم پوزیشن اور روز افزوں ترقی حضرت بانی جماعت علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے کیونکہ ایک کاذب اور مفتری کو یہ خدائی تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی خود حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

چنانچہ مخالفین سلسلہ احمدیہ بھی جماعت کی اس غیر معمولی ترقی اور تبلیغی جدوجہد کا اعتراف کرنے پر اب مجبور ہوئے ہیں:۔

الف۔ مولوی ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور تحریر کرتے ہیں :۔

"آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحیرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گریجویٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر اندھا دھند آنکھیں بند کرکے ایمان لے آئے ہیں .... یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں ہیں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

— (۷) —

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دینگے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولیگا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

تصاویر

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
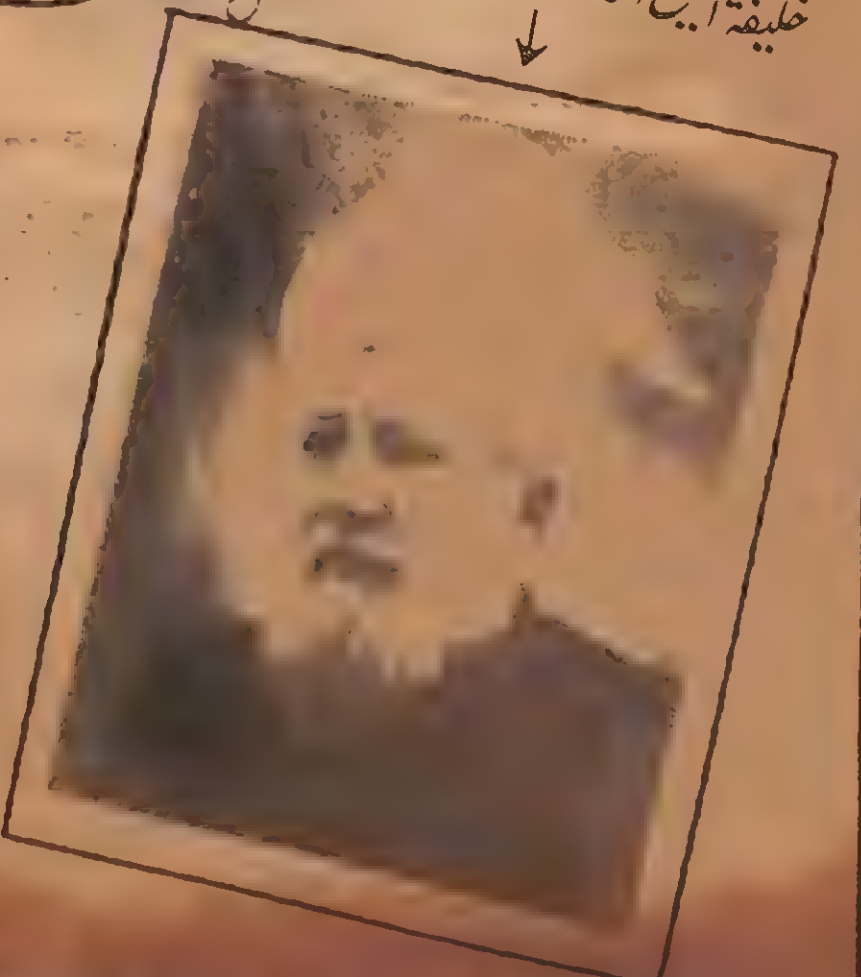
سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیحِ موعود و مہدیٔ مسعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مکہ معظمہ میں
خدا کا پہلا گھر
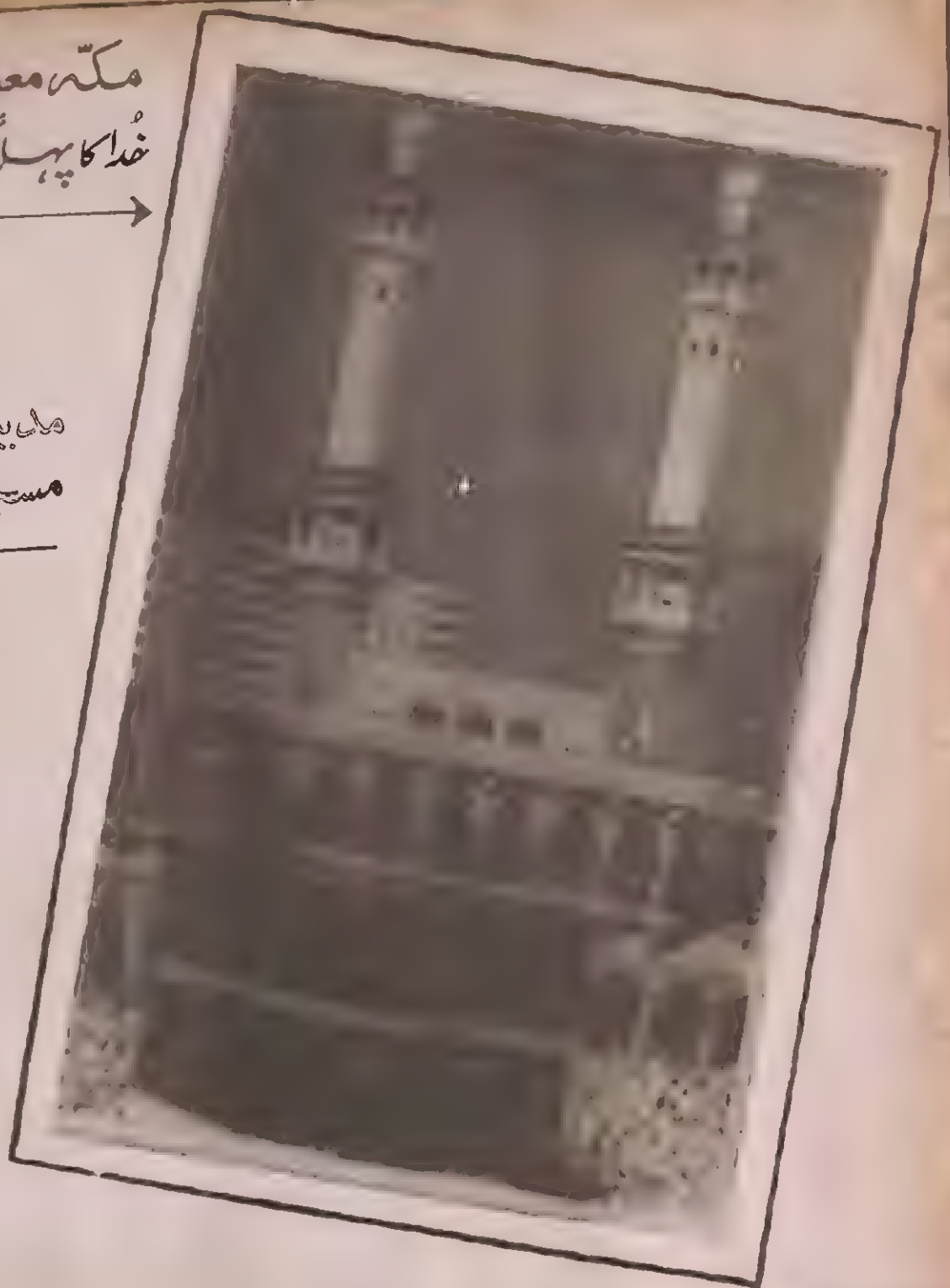
مدینہ منورہ میں
مسجدِ نبوی

منارۃ المسیح
قادیان

مسجد مُبارک قادیان

مزارِ مُبارک سیّدنا حضرت مرزا غُلام احمد قادیانی
مسیح موعُود و مہدیٔ مسعُود علیہ السّلام

مسجد اقصیٰ قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ ۔

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ ۔

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ ۔

حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ سکندر آباد ۔

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب جٹ رضی اللہ عنہ ۔

جناب الیف ایم سنگھاٹے صاحب مرحوم سابق گورنر جنرل گیمبیا (مغربی افریقہ)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب (نوبل انعام یافتہ)

گروپ فوٹو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع صحابہ کرامؓ ↑

گروپ فوٹو درویشانِ قادیان بتاریخ ۱۶ر ستمبر ۱۹۸۳ء

احمدیت کے تابناک مستقبل سے متعلق

قرآن کریم، احادیث، انبیائے گزشتہ، بزرگان سلف اور حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی

سید الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَفْشُو الْکَذِبُ۔

(مشکوٰۃ شریف)

یعنی سب سے بہتر میری صدی ہے یعنی پہلی صدی پھر اس کے ساتھ ملنے والی صدی یعنی دوسری صدی اور پھر اس کے ساتھ ملنے والی صدی یعنی تیسری صدی اس کے بعد جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خبر دی کہ آخری زمانہ میں غیر معمولی طور پر سخت فتنوں کا ظہور ہوگا اور مسلمان اسلام کی تعلیم سے بہت دور چلے جائیں گے (آخری زمانہ سے مراد الآیات بعد المائتین کے مطابق ۱۲۰۰ ہجری کے بعد کا زمانہ مراد لیا گیا ہے)

چنانچہ فرمایا:-

عنقریب مسلمانوں پر ایسا وقت آئے گا کہ ان میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن مجید کے صرف الفاظ ہوں گے ان کی مسجدیں ہدایت سے خالی ہوں گی گو بظاہر ان میں نقش و نگار بہت ہوگا ان کے علماء زیر آسمان بدترین مخلوق ہوں گے کیونکہ ان سے فتنے پیدا ہوں گے اور ان میں ہی عود کر جائیں گے۔

(مشکوٰۃ شریف)

پھر ایک اور حدیث میں ہے۔

میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی یہ سب فرقے جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقہ کے صحابہ نے سوال کیا یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگا فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے نمونہ پر چلنے والا ہوگا یہ حدیث ترمذی نے بیان کی ہے اور حضرت احمد اور حضرت ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت معاویہ نے فرمایا ۷۲ فرقے ناری ہوں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا وہ جنتی فرقہ ایک جماعت ہوگا

(مشکوٰۃ شریف)

سب سے پہلے ہم سورہ جمعہ پر غور کرتے ہیں جس میں سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

ترجمہ:- وہ خدا ہی ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف انہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیات سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔

اس آیت میں بڑی وضاحت کے ساتھ حضورؐ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے ایک اُمّیین میں اور دوسرا آخرین میں اس آیت کے نزول پر صحابہ کرام نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں تو آپ نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ فَارِسَ۔

(بخاری شریف کتاب التفسیر)

یعنی ایک وقت اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔

اس میں وضاحت ہے کہ آخرین میں حضورؐ کی بعثت اس وقت ہوگی جب مسلمان قعر مذلت میں گر چکے ہوں گے اور اُن میں سے ایمان اُٹھ چکا ہوگا اور احادیث سے یہ واضح ہے کہ حضورؐ نے اپنی بعثت ثانیہ کو امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے تعبیر فرمایا ہے چنانچہ فرمایا۔

ترجمہ:- فرمایا جب فتنے زوروں پر ہوں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملے کریں گے تب اللہ تعالےٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا جو گمراہی کے قلعوں اور بند دلوں کو فتح کرے گا وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور جس طرح زمین ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی اسی طرح وہ اسے عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

(ینابیع المودّۃ الجزء الثالث ص۱۹۲)

نیز فرمایا:- اس اُمّت کا پہلا اور آخری حصہ بہترین ہیں اس کے پہلے حصے میں رسول اللہ کا وجود ہے اور آخری حصہ میں عیسیٰ بن مریم کا وجود ہوگا اور ان کے درمیان ٹیڑھے رستے پر چلنے والے لوگ ہوں گے جن کا تجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(الجامع الصغیر للسیوطی جلد ۲ ص۲)

اس امر کی تصریح بھی احادیث میں موجود ہے کہ عیسیٰ بن مریم سے مراد مہدی کا وجود ہے جیسا کہ ابن ماجہ میں آیا ہے۔

لَا الْمَھْدِیُّ اِلَّا عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ۔

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)

یعنی بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی طبیعت اور خو پر آئے گا اور کوئی بھی مہدی معہود نہیں ہوگا۔

پس جس طرح اُمّیین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر تلاوت آیات تزکیۂ نفس اور تعلیم کتاب و حکمت کا کام فرمایا ہے یہی کام بعثت ثانیہ میں امام مہدی مسیح موعود کی بعثت سے آپ فرمائیں گے اور جو سلوک بعثت اوّل میں آپ کے ساتھ روا رکھا گیا وہی سلوک آپؐ کے ساتھ بعثت ثانیہ میں ہوگا اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آفتاب رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعثت اولیٰ میں جب مطلع عالم پر جلوہ گر ہوئے تو انسانیت کے دشمن اور ظلم و بربریت کے خوگر آپؐ کے خون کے پیاسے آگئے اور آپؐ پر اور آپؐ کے مظلوم صحابہؓ پر ایسے ایسے مظالم توڑے کہ آج بھی ان کا تصور کر کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ان تمام مظالم کے باوجود بالآخر اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو فتح عطا فرمائی۔

آپ کی بعثت ثانی جو امام مہدی کے وجود میں اپنے وقت پہ ہوئی آپ کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا گیا۔ جو مکہ کے ظالموں نے آپ کی بعثت اولیٰ میں آپ کے ساتھ روا رکھا تھا اور امام مہدی اور آپؑ کی جماعت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ لیکن وقت آئے گا کہ یہ سب مخالفتیں دور ہو جائیں گی اور بعثت اولیٰ کی طرح بعثت ثانیہ میں امام مہدی اور اس کی جماعت کو کامیابی نصیب ہوگی مسیح سے وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے والے

دوئم - سورہ صف میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زبانی احمد رسول کے آنے کی خبر دی گئی ہے اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا تفصیل سے ذکر کیا گیا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰۃِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ

یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:-

"اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں جو کلام مجھ سے پہلے نازل ہوا ہے یعنی توراۃ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں (یعنی اس میں جو پیشگوئیاں ایک رسول کی آمد کے بارہ میں ہیں وہ درست ہیں میں ان کی تصدیق کرتا ہوں (یعنی اس میں جو پیشگوئیاں ایک رسول کی آمد کے بارہ میں ہیں۔ وہ درست ہیں ان کی میں تصدیق کرتا ہوں۔)

اور ایک اور رسول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول دلائل لیکر آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے اور اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور وہ اسلام کی طرف بلایا جائیگا اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

ان آیات سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱)۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میں توراۃ کی پیشگوئیوں کی تصدیق کرتا ہوں۔ توراۃ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مثیل کے آنے کی خبر دی ہے۔ حضرت مسیح فرماتے ہیں میں اس امر کی تصدیق کرتا ہوں کہ توراۃ کی خبر اور پیشگوئیوں کے مطابق وہ عظیم الشان نبی یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ظاہر ہوں گے۔

(۲)۔ فرمایا میں ایک اور رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا توراۃ کی خبر کی تصدیق کرنے کے بعد حضرت مسیح نے ایک اور نبی کے آنے کی بشارت دی اور اس آنے والے رسول کا نام احمد بتایا یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کی واضح خبر ہے۔

(۳) ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ جب احمد نام سے آپ کی بعثت ثانیہ ہوگی تو کہا جائے گا کہ جھوٹا اور سحر مبین لے کر آیا ہے۔

(۴) وھو یدعٰی الی الاسلام سے یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ یہ حضور کی بعثت ثانیہ ہے کیونکہ بعثت اولیٰ میں آپ اسلام کے بانی تھے آپ کو اسلام کی طرف نہیں بلایا جا سکتا تھا۔

بعثت ثانیہ میں جب امام مہدی احمد رسول کے نام سے ظاہر ہوگا تو اس وقت کہا جائے گا تم کافر ہو اور اسلام سے خارج ہو اسلام کی طرف آجاؤ

(۵) یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم اس احمد رسول کی آمد پر اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھایا جائے گا۔

(۶) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں جو احمد رسول اور امام مہدی کے رنگ میں ہوگی دین اسلام کو جملہ ادیان پر غالب کرے گا۔

چنانچہ اس حصہ آیت کے بارہ میں شیعہ اور سُنّی مفسرین متفق ہیں کہ اس آیت میں دین اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبے کا ذکر ہے یہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن جریر جس میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

ھٰذا عند خروج المھدی

کہ اس آیت میں مذکورہ غلبہ اسلام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔

اسی طرح تفسیر جامع البیان میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے

و ذٰلک عند نزول عیسیٰ ابن مریم کہ یہ غلبہ عیسیٰ بن مریم کے نزول پر ہوگا۔

شیعہ حضرات کی مشہور کتاب بحار الانوار میں لکھا ہے ــ

نزلت فی القائم آل محمد

کہ یہ آیت القائم (امام مہدی) کے متعلق نازل ہوئی ہے (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۳)

گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں

گزشتہ انبیاء کرام نے جس طرح حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کی آمد کی خبر دی اسی طرح آخری زمانہ میں حضور کی بعثت ثانیہ کی خبریں بھی دی ہیں جیسا کہ یہودی مذہب نے آخری زمانہ میں عہد کا رسول کے آنے کی خبر دی (ملاکی نبی کی کتاب) عیسائی مذہب کی رُو سے حضرت مسیح نئی پیدائش میں آئیں گے (یعنی ان کا مثیل آئے گا) متی باب ۱۹ پارسی مذہب کی رُو سے ایک فارسی الاصل شخص پیغمبر بنا کر بھیجا جائے گا۔"

(سفر نامہ دساتیر صفحہ ۱۸۸)

ہندو مذہب کی رُو سے شری کرشن جی مہاراج کلکی اوتار کے روپ میں آئیں گے۔ (شریمد بھاگوت پران سکندھ ۱۲) سِکھ ازم میں کرشن جی کی آمد کی تائید کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ کرشن جی مسلمان جامہ میں قاضی بن کر آئیں گے (آدگرنتھ صاحب صفحہ ۸۲۹)

بُدھ ازم کی رُو سے آخری زمانہ میں ایک بُدھ کا آنا مقدر ہے جو میتریہ کے نام سے آئے گا۔ (کلیان دھرم صفحہ ۳۲۳ باب ۹۶ آیت ۱۲ تا ۱۵)

علماء ظواہر کی مخالفت

اب آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے جس طرح یہ بتایا تھا کہ آخری زمانہ میں جو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا زمانہ ہوگا حقیقت محمدیت حقیقت احمدیت میں تبدیل ہو جائے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آخری زمانہ میں جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور امام مہدی کے روپ میں ہوگا تو علماء ظواہر مہدی معہود کے اجتہادات کا انکار کر کے ان کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیں گے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد ۲ صفحہ ۰ مکتوب ۵۵)

"جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو علمائے زمانہ سے بڑھ کر ان کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔

(فتوحات مکیہ جلد سوم صفحہ ۳۷۴)

چنانچہ جب سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے قرآن مجید احادیث اور گزشتہ انبیاء کرام کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا تو سب سے پہلے جس طبقہ نے مخالفت پر کمر باندھی اور آپ پر کفر کے فتوے لگائے وہ علمائے ظواہر کا طبقہ تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تسلی دی اور بتایا کہ مخالف لوگ جسقدر چاہیں مخالفت کریں۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تجھے فتح اور غلبہ عطا کروں گا اور تیرے ذریعہ سے ہی اسلام کے پرچم کو بھی بلند کروں گا اور اسلام کو سارے ادیان پر غلبہ عطا کروں گا۔

چنانچہ ــ

۱۸۹۱ء میں آپ کو الہام ہوا

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ثابت کر دے گا۔"

(تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۱۹۰)

اور فرمایا:ــ

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

قارئین کرام احمدیت کی عظیم الشان فتح کی بنیاد اللہ تعالےٰ کے ہاتھوں آسمان پر رکھی جا چکی ہے۔ وہ آواز جو آج سے ۱۰۰ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے اُٹھی تھی اب خدا کے فضل سے دنیا کے اکثر ممالک میں گونج رہی ہے اور تثلیث اور دہریت کے ایوانوں میں ایک زلزلہ بپا ہے اور آج احمدیت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ احمدیت کے ذریعہ غلبۂ اسلام اب مقدر ہو چکا ہے جسے زمین کی کوئی طاقت ناکام نہیں بنا سکتی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؁

جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ راشدہ کا قیام اور اُس کی برکات

از محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قرآن کریم کی آیت استخلاف کی تشریح میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن)

پھر اُس کے بعد خلافت ہوگی منہاج نبوت پر۔

اِس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں دوبارہ منہاج نبوت پر خلافت ہوگی۔ مندرجہ بالا حدیث کی کتاب مشکوٰۃ میں بین السطور لکھا ہے الظاھر ان المراد بہ زمن عیسٰی والمھدی کہ ظاہر ہے کہ منہاج نبوت پر دوبارہ خلافت قائم ہونے کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہوگا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنے بعد اسی خدائی سنت کے تحت خلافت کے قیام کے بارہ میں اپنے رسالہ الوصیت میں خبر دی ہے۔

فرماتے ہیں:۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ ...... وہ اِس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے کچھ میرے بعد یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے زمین کو پیدا کیا ہے ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ...... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ...... ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ...... غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبی کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا ہو جاتا ہے ...... خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا ...... ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا ...... ایسا ہی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا ...... سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے ...... سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۵ تا ۶)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر تمام جماعت نے متفقہ اور متحدہ طور پر حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ اور جانشین منتخب کیا اس طرح جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع خلافت راشدہ کے قیام کی تائید میں ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (الوصیت)

برکاتِ خلافتِ اوّل

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ ایک موعود شخصیت تھے۔ آپ کی خلافت پر جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع ہوا۔ اور کسی ایک فرد نے بھی خلافت کے خلاف آواز نہیں اُٹھائی۔

دوسری عظیم الشان برکت یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے اندر آغاز خلافت میں بعض لوگوں نے جن کے ہاتھ سے فتنہ کا بیج بویا مقدر تھا خلیفۂ وقت کے خلاف ایک سازش اور فتنہ برپا کیا جس کے خلاف حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے بروقت آواز بلند کی اور اپنی تقریروں میں خلافت کا مقام اُس کی اہمیت اس کی برکات اور خدا داد منصب کو واضح فرما کر جماعت کو ایک خطرناک گڑھے میں گرنے سے محفوظ رکھا اور حضور کے عہد کا یہ اتنا زبردست کارنامہ ہے کہ اگر اس کے سوا آپ کے عہد میں کوئی اور بات نہ بھی ہوتی تو پھر بھی اس کی شان میں فرق نہ آتا۔

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۱۳۶)

خلافتِ ثانیہ کا جامع البرکات دور

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۶۵ء تک جماعت کے دامن کو برکتوں سے بھر دیا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق تھے۔

خدا تعالےٰ آپ کی دُعاؤں کو قبول فرماتا تھا اور اس میدان میں آپ کو امتیازی شان حاصل تھی۔ جو لوگ آپ کی بیعت میں شامل نہ تھے وہ بھی معترف تھے کہ خدا تعالےٰ آپ کی دُعائیں بکثرت قبول فرماتا ہے۔ حضور خود فرماتے ہیں:۔

"مجھے یاد نہیں میں نے کبھی درد دل اور بڑے اضطراب سے دُعا کی ہو اور وہ قبول نہ ہوئی ہو۔"

(منصب خلافت صفحہ ۳)

جس قدر خدا تعالےٰ نے آپ کی دُعائیں قبول فرمائیں وہ بارش کے قطرات کی طرح ہیں جنہیں شمار کرنا آسان نہیں۔ ہر فرد جو آپ کی بیعت میں شامل تھا اس کا شاہد ناطق تھا اور دُعاؤں کی قبولیت کا سلسلہ جماعت تک ہی محدود نہ تھا۔ بے شمار لوگ جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے وہ بھی اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر آپ کی دُعاؤں کی قبولیت کے معترف تھے۔ نمونہ کے طور پر لاکھوں دُعاؤں میں سے ایک عظیم مقصد کے بارہ میں دُعا کا ذکر کرتا ہوں۔ اِس ضمن میں حضور فرماتے ہیں۔

"پہلا فرض خلیفہ کا تبلیغ ہے۔ بچپن سے ہی میری طبیعت میں تبلیغ کا شوق رہا ہے۔ چھوٹی سی عمر میں بھی ایسی دُعائیں کرتا تھا اور مجھے ایسی حرص تھی کہ اسلام کا جو کام ہو میرے ہی ہاتھ سے ہو اور پھر اتنا ہو کہ قیامت تک کوئی ایسا زمانہ نہ ہو جس میں اسلام کی خدمت کرنے والے میرے شاگرد نہ ہوں۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے میری دُعاؤں کو سُنا اور اُس نے میری اِن دُعاؤں کے جواب میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں۔

اب مَیں یقین رکھتا ہوں کہ دُنیا کی ہدایت میرے ہی ذریعہ ہوگی اور قیامت تک کوئی زمانہ ایسا نہ گذرے گا جس میں میرے شاگرد نہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کی قبولیت کو اس قدر وسعت بخشی کہ آپ کے وجود سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی صفائی سے پوری ہوئی اور ہو رہی ہے اور اس کے نتیجے میں اس کی دوسری شق بھی پوری ہوئی کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا

عالمگیر تبلیغی لٹریچر: ساری دُنیا کی ہدایت کے لئے دُنیا میں ایک ہی کتاب ہے یعنی قرآن مجید جس کے علم سے اس زمانہ کے علماء نابلد ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت کو قرآن مجید کے وہ علوم بخشے جو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے ضروری تھے۔ ان علوم سے کام لے کر عالمی سطح پر تبلیغی امور سرانجام دینے کے لئے اور تمام مذاہب کے ماننے والوں نے جو اسلام کے بارہ میں اعتراضات کئے تھے اور غلط فہمیاں پھیلائی تھیں اُن سب کے تسلی بخش جوابات اور ہر مکتب فکر و مذہب و ملت کے انسان کے سامنے قرآن مجید کی تعلیم اُن کے مخصوص عقائد و تعلیمات کے پیش نظر نہایت اعلیٰ پایہ قرآنی تفسیر کی ضرورت تھی جسے حضرت مصلح موعودؓ نے بنفس نفیس خود تیار فرمایا۔ جس کا نام تفسیر کبیر ہے۔ نیز تمام ضروری مسائل کے بارہ میں جو میدانِ تبلیغ میں سامنے آتے ہیں ضروری لٹریچر مہیا فرمایا پھر اُس کی مختلف زبانوں میں اشاعت کا وسیع پیمانہ پر انتظام فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کا یادگاری علمی خزانہ جو آپ کی متعدد بیش بہا و نادر تالیفات پر مشتمل ہے یعنی وہ روحانی اسلحہ ہے جسے ہاتھ میں لے کر ہر مبلغ احمدیت دُنیا کے ہر ملک میں اُنکے

قلوب و دلائل۔ قوت اخلاق اور دُعاؤں اور حق کی کشش سے جیتنے کے لئے داخل ہوتا ہے اور جہاں بھی حق و باطل کا مقابلہ ہوا۔ یہی قرآنی علوم غالب آئے۔ حضور کی تفسیر اور بیان فرمودہ علوم کی جوں جوں اشاعت ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے نامور علماء اُن کی فضیلت و برتری تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مثلاً علامہ نیاز فتح پوری مرحوم۔ مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی۔ مولانا عبدالحنان عبقری آف بنگال وغیرہ۔ ابھی تو یہ ابتدائی مرحلہ ہے اس کی تکمیل پر آپ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گی۔ انشاء اللہ۔

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے [illegible] پہ رحمت خدا کرے

خلافت ثانیہ کی برکات

اس دورِ خلافت میں پہلی دو خلافتوں سے زیادہ قرآن مجید کی اشاعت کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بخشی اور لاکھوں انسانوں کے ہاتھوں میں پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

خدا تعالیٰ نے آپ کی خلافت کے آغاز میں ہی آپ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے اتنا دوں گا کہ تو سیر ہو جائے گا۔ چنانچہ حضور نے اپنے خلافت کے دور میں متعدد سکیمیں جماعت کی ترقی، فلاح و بہبود اور جماعتی کاموں میں توسیع کے لئے فرمائیں مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن سکیم، نصرت جہاں فنڈ سکیم، صد سالہ جوبلی وغیرہ۔ خدا تعالیٰ نے ہر سکیم کو بے انتہا برکتوں سے مالا مال کیا اور کبھی روپیہ کی کمی ہونے نہیں دی اور جماعت احمدیہ کے افراد کے دلوں کو ان برکات کی موسلا دھار بارش کی وجہ سے جذبات تشکر و امتنان سے بھر دیا۔ فالحمد للہ۔

خدا تعالیٰ نے متعدد ممالک میں بابرکت سفروں کے ذریعہ حضور کو کروڑوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کا موقع عطا

فرمایا۔ جن میں ہر طبقہ کے علماء اور دانشوروں کے علاوہ حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار اور سربراہ بھی شامل ہیں۔ گیمبیا کے گورنر جنرل کو قبول احمدیت کی توفیق عطا فرما کر بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کی پیشگوئی کا سہانا منظر بھی جماعت کو دکھا دیا۔ پاکستانی اسمبلی میں دربار فرعون کی طرح تبلیغی اتمام حجت کا ایک یادگاری موقعہ بھی خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے پیدا کیا۔ اور آپ کو عظیم فتح بخشی۔

خلافتِ رابعہ کا بابرکت دَور

۱۹۸۲ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا بابرکت دَور شروع ہوا۔ اس دَور کے آغاز میں مسجد بشارت اسپین مکمل ہو چکی تھی آپ کے مبارک ہاتھوں سے اس کا افتتاح ہوا جو تاریخ احمدیت میں ایک پُر عظمت نشان ہے۔ اس کے بعد آسٹریلیا۔ امریکہ۔ گی آنا۔ سیرالیون انگلستان۔ امریکہ میں نیو یارک۔ شکاگو۔ لاس اینجیلیز۔ واشنگٹن اور ڈیٹرائیٹ میں ۵ نئے مشن ہاؤسز کا قیام۔ الیگزنڈر ڈولی کے شہر زائن میں احمدیہ مشن ہاؤس کا قیام۔ افریقہ۔ زیمبیا۔ تھائی لینڈ۔ نیپال۔ بھوٹان آسام۔ دہلی۔ آیوری کوسٹ۔ یوگنڈا۔ گیمبیا۔ انگلستان سوپوام لائبیریا۔ نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ سنگاپور میں مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔ قرآن مجید کے گورمکھی، فرنچ۔ کوریٹی۔ یوگنڈی۔ روسی۔ جرمنی میں پاکٹ سائز قرآن کی اشاعت ہوئی۔ اٹیلین۔ جاپانی۔ چینی۔ سپینش۔ پرتگالی۔ پولش اور ہندی زبان میں قرآن۔ دیباچہ قرآن اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا انتظام ہوا۔ کیسٹ سسٹم کے تحت حضور کی اپنی زبان میں دُنیا کے کثیر حصّے میں حضور کے ارشادات پہنچے اور جماعتوں کے اس سے مستفید ہونے کا نیا ایک سلسلہ جاری ہوا ہوا۔

متعدد نئی عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ اور متعدد نئی جماعتوں کا قیام ہوا۔ یورپ، امریکہ اور افریقن ممالک کے کئی تبلیغی دوروں سے مسلسل اور پیہم تبلیغی تربیتی اور توسیعی جماعتی پروگراموں پر عملی جامہ پہنایا گیا۔ کثیر مخلوق تک اس طرح احمدیت کا پیغام پہنچا۔ غرضیکہ جوں جوں صدی کے اختتام کو پہنچنے کی گھڑی قریب آرہی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جشن کی تیاری میں منصوبہ بندی کمیشن کے ذریعہ ان کاموں کی رفتار کو عام دنوں سے بدرجہا تیز تر کر دیا ہے۔ ایک طرف اس عظیم جشن کی تیاری ہے دوسری طرف جماعت نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے تعلیم تربیت و اصلاح کے کاموں کی طرف خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اور تعمیری کاموں میں حائل ہونے والے فتنوں کے سدِ باب کے لئے بھی پورے عزم و استقلال اور پامردی سے حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا کارواں آپ کی بابرکت خلافت کے دَور میں شاہراہ ترقی پر تیزی سے گامزن ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مولیٰ کریم ساری جماعت کو حضور کی بابرکت خلافت میں غلبہ اسلام کی پر شوکت ساعت دکھائے اور دوسری صدی کے شایانِ شان تقویٰ عطا فرما کر اُس میں سب کو داخل ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ہمیشہ دُنیا سدا نہیں پیارو
اس جہاں کو بقا نہیں پیارو
یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو
کوئی اس میں رہا نہیں پیارو
اس خرابہ میں کیوں لگاؤ دل
ہاتھ سے اپنے کیوں جلاؤ دل
کیوں نہیں تم کو دینِ حق کا خیال
ہائے سو سو اُٹھے ہے دل میں اُبال
(درثمین)

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ خبر دی تھی کہ جب چودھویں صدی میں اسلام پر عظیم زوال نمودار ہوگا تب مسیح موعود اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ دوبارہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور ان کے انفاس قدسیہ کی بدولت پھر اسلام قعر مذلت سے بام عروج تک غیر معمولی ترقی حاصل کرے گا چنانچہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس پیشگوئیوں کے مطابق عین صدی کے سر پر مسیح الزمان علیہ السلام مبعوث ہوئے اور تمام مقررہ نشانات بینات آپ کی تائید میں ظاہر ہوئے مگر دنیا نے اپنی پرانی عادت مستمرہ کے مطابق آپ کی مخالفت کی اور آپ کے مشن کو نیست و نابود کرنے کے لئے ناخنوں تک زور لگایا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو ہر طرح کی تائید و نصرت کا وعدہ فرمایا۔ ایک الہام یہ ہے کہ

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

ایک الہام یہ بھی ہے:-

"میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے"

پھر فرماتے ہیں کہ:-

"قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں آسمانی روح بول رہی ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ [illegible])

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دوں گا اور تجھے غلبہ ہوگا"

(انوار الاسلام صفحہ [illegible])

یہ پُر شوکت تبشیر اور جلالی نعرہ ایسے وقت میں دنیا کو سنایا گیا تھا جب چاروں طرف مخالفت کا بازار گرم تھا۔ کیونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کرنا تھا۔ اور دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر آپ نے قرآن کریم کی تیس آیات سے یہ حقیقت ثابت کی کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام درحقیقت فوت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح حدیث بھی نکال کر دکھا دی کہ حضرت مسیح صرف ایک سو بیس سال زندہ رہے تھے۔ اور ثابت کیا کہ حیات مسیح کا عقیدہ ایک باطل عقیدہ ہے جس کے نتیجہ میں اسلام کا تنزل ہوا۔ اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام پر حرف آیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یہ اعلان کرنا تھا کہ چاروں طرف سے آپ کے خلاف کفر کے فتوے برسنے لگے۔ چودھویں صدی کے مامور کے لئے سابقہ کتب میں پیشگوئی تھی کہ علماء زمانہ مہدی پر کفر کے فتوے لگائیں گے۔ چنانچہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اس سلسلہ میں تمام مولویوں اور مشائخ میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہندوستان کے ایک گوشہ سے لے کر دوسرے گوشہ تک فتویٰ کفر مکمل کرنے کے لئے سفر اختیار کیا۔ دو سو علماء نے مہریں ثبت کیں اور دستخط کئے۔

"کہ جو شخص وفات مسیح کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عزم و استقلال میں ان کفر کے فتووں سے کوئی ضعف و اضمحلال نہیں آیا۔ بلکہ آپ نے پہلے سے بھی بڑھ کر غیر متزلزل یقین کے ساتھ خدائے ذوالجلال کا یہ مژدہ ڈنکے کی چوٹ پر ساری دنیا کو سنایا کہ "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" اور حیات مسیح کے باطل عقیدے پر عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ایمان افروز تاریخ ساز اعلان فرمایا کہ

"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدے سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت ناامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

اللہ اللہ! شاہنشاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے موعود اجل جلیل نے ایک طرف یہ پُر شوکت اعلان فرمایا دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کی شبانہ روز متضرعانہ دعاؤں کے نتیجہ میں کائنات عالم میں آپ کے لئے ہمہ گیر فتح اور غلبہ کا ایسا حیرت انگیز سامان پیدا کیا جس سے عقلیں دنگ ہو کر رہ گئیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" دلائل و شواہد سے ثابت فرمایا کہ کتب مقدسہ کے مطابق کہ

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں"

(یوحنا ۱۶/۱۰)

حضرت مسیح واقعہ صلیب کے بعد ہندوستان آئے اور پھر کشمیر میں ان کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی اور تبلیغ حق کرتے ہوئے وفات پائی اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں ان کی قبر موجود ہے اس انکشاف کے بعد جہاں قصر پاپائیت کی بنیادیں ہل گئیں۔ وہاں موجودہ عیسائیت کی دنیا میں بھی عجیب و غریب انکشافات ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ حال ہی میں بحیرۂ مردار کے قریب سے ہزاروں سال کے پرانے صحیفے ملے اور دنیا کے قابل ترین محققین ماہرین آثار قدیمہ کی رائے ہے کہ ان صحائف کو مرتب کرنے والے پہلی صدی عیسوی کے عیسائی ہیں۔ ان صحائف سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ اور یہی بات بکسر الصلیب کے تحت صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کرنے والی ہے۔

مسیح علیہ السلام کا کفن!

اور اب حضرت مسیح علیہ السلام کا کفن بھی مل گیا۔ چنانچہ اٹلی کے

شہر تورن (TURIN) میں مسیح علیہ السلام کا وہ کفن موجود ہے جس میں صلیب سے اُتارنے کے بعد مسیح علیہ السلام کو لپیٹا گیا تھا۔ ماہر سائنسدان حضرت مسیح کے صلیب سے اُتارے جانے کے اور ان کے جسم پر خون کے مختلف دھبے۔ مرہموں اور دوسری ادویات کے نشانات موجودہ زمانہ کی ترقی یافتہ فوٹوگرافی کی روشنی میں واضح طور پر ثابت کر رہے ہیں کہ مسیح کو جب صلیب سے اُتارا گیا تو آپ اس وقت زندہ تھے۔ اِس حقیقت سے عیسائی دُنیا کو انکار نہیں کہ واقعی یہ کفن مسیح علیہ السلام کا ہے۔

حضرت مسیح کی تصاویر

عجیب تر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید و نصرت اور فتح و غلبہ کے لئے اور کسر صلیب کی تکمیل کے لئے جہاں ایک طرف ہزاروں سال پرانے صحائف منکشف کروائے دوسری طرف حیرت انگیز طور پر کفن مسیح کا انکشاف ہوا اور اب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی عیسائیوں کی طرف سے ایسی تصاویر شائع ہوئی ہیں جو کہ دوسری تیسری صدی کے ابتدائی مسیحیوں نے حضرت مسیح کی بنائی تھیں۔ یہ تصاویر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۲ میں شائع ہوئی ہیں۔ ان تصاویر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ جوانی اور بڑھاپے کی تصاویر ہیں جب کہ صلیبی واقعہ جوانی میں پیش آیا تھا۔ اور بڑھاپے کی تصویر سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مطابق حدیث سو سال سے زائد عمر کے تھے۔ یہ وہ فتح و غلبہ کے نشانات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظاہر فرمائے ہیں۔ یہ سلسلہ تائید و نصرت کا صرف اسی پر ختم نہیں بلکہ آپ نے تمام مخالفین کو وفات مسیح کے متعلق ہزاروں روپیہ کے انعامی چیلنج دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں:-

انعامی چیلنج ایک ہزار روپیہ

لفظ "توفی" کے معنی قبض روح کے متعلق حضرت بانی احمدیت علیہ السلام کا لاجواب انعامی چیلنج مبلغ ایک ہزار روپیہ

(۱) آپ نے اعلان فرمایا:-

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذی روح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو اور لیل اور نوم کا قرینہ نہ ہو تو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہو یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد دونگا۔ اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لونگا۔"

(ازالہ اوہام جلد دوئم صفحہ ۹۱۹)

انعامی چیلنج بیس ہزار روپیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۹۲)

آئیے ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد مسلمانوں کے علماء کے قلوب پر اس کا کیا اثر ہوا اور کسی طرح انہوں نے یکے بعد دیگرے وفات مسیح کا اقرار کرنا شروع کر دیا۔

علماء مصر کا فتویٰ کہ حضرت مسیح وفات پا گئے۔

قاہرہ مصر کے ہفتہ وار اخبار "الرسالہ" مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۱۰ ص ۶۴۳ میں علماء ازہر اور اُن کے بڑے عالم جناب الشیخ محمود شلتوت نے یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نہیں گئے بلکہ طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ مفتی صاحب فرماتے ہیں:-

وَقَدْ فَسَّرَ الالوسی قوله تعالیٰ (اِنِّی مُتَوَفِّیْكَ) اِنِّی مستوفی اجلك وَ مُمِیْتُكَ حَتْفَ اَنْفِكَ

کہ علامہ الوسی نے تفسیر کی ہے کہ اِنّی ممیتك کے معنی واضح تر یہ ہے کہ تجھے طبعی موت سے وفات دینے والا ہوں پھر رفع کا معنی بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اِنَّ الرفع الذی یکون بعد التوفیة ھو رفع المکانة لا رفع الجسد یعنی جو رفع وفات کے بعد ہوگا وہ رفع درجات ہی ہو سکتا ہے جسم کا اُٹھانا اس سے مراد نہیں ہو سکتا۔

اِس فتویٰ سے تمام اسلامی دُنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اللہ اللہ! کیا وہ زمانہ جب آج سے ۹۹ ننانوے سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تیس آیات سے مسیح کی وفات ثابت کی تو علماء زمانہ نے شور سے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ کفر کے فتوے لگائے۔ اس سلسلہ کو نابود کرنے کے لئے تمام تیر ترکش سے خالی کر دیئے۔ اور کہاں اب کہ دُنیا کے اہل سنت والجماعت کہلانے والوں کی سب سے بڑی درسگاہ ازہر کے علماء نے بھی وفات مسیح کا فتویٰ دیدیا۔

علماء ہند کے فتاویٰ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے۔ انہوں نے تحریر فرمایا کہ:-

"اسی زمانہ میں پادری لیفرائے پادریوں کی ایک بڑی جماعت لے کر اور حلف اُٹھا کر ولایت سے چلا کہ تھوڑے عرصہ میں تمام ہندوستان کو عیسائی بنا لونگا۔ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر بجسم خاکی زندہ موجود ہونے اور دوسرے انبیاء کے زمین میں مدفون ہونے کا حملہ عوام کے لئے اس کے خیال میں کارگر ہوا۔ تب مولوی غلام احمد قادیانی کھڑے ہو گئے اور لیفرائے اور اس کی جماعت سے کہا کہ عیسیٰ جس کا تم نام لیتے ہو دوسرے انسانوں کی طرح فوت ہو کر دفن ہو چکے ہیں اور جس عیسیٰ کے آنے کی خبر ہے وہ میں ہوں۔ پس اگر تم سعادتمند ہو تو مجھ کو قبول کر لو۔ اِس ترکیب سے اس نے لیفرائے کو اِس قدر تنگ کیا کہ اس کو اپنا پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا اور اِس ترکیب سے اس نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دیدی۔"

(دیباچہ معجز نما کلاں قرآن کریم مترجم صفحہ ۳۰ مطبوعہ ۱۹۳۴ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۲۵)

سید سلیمان صاحب ندوی کی رائے

سید سلیمان صاحب ندوی وفات مسیح کے بارے میں حضرت امام ابن حزم کا مذہب بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:-

"اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سر سید مرحوم سے پہلے بھی کچھ علماء اس مسئلہ میں ان کے ہم آہنگ گزرے ہیں اور آج بھی جو لوگ اِس مسئلہ کو کفر اور اسلام کا معیار بنا رہے ہیں وہ افراط و تفریط میں مبتلا ہیں۔" (رسالہ معارف مارچ ۱۹۰۳ء)

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۵۰ پر)

مخالفین کی ناکامی و پسپائی صد سالہ تاریخ احمدیت کے آئینہ میں

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

اس حقیقت کا اعتراف

جماعت احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لینے والی جماعت اسلامی نے اپنے رسالہ المنبر کے ذریعہ کیا ہے۔ ملاحظہ ہو!

"ہمارے واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ہے اُن میں سے..... سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا انور شاہ دیو بندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان صاحب منصور پوری۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور دوسرے اکابرین کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے۔ لیکن ہم اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے"

(المنبر ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

آئیے! ہم اس عظیم الشان حقیقت کے بارے میں مختصر طور پر جائزہ لیں گے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کرنے والے علماء میں سب سے اہم عنصر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا نام سر فہرست آتا ہے۔ آپ فرقہ اہل حدیث کے لیڈر تھے سارے علاقہ پنجاب میں آپ کو بہت بڑی شہرت حاصل تھی۔ مسلمان اور غیر مسلم سب آپ کو یکساں طور پر بڑی عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور حکام اعلیٰ میں بھی آپ کا بڑا مقام تھا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف براہین احمدیہ پر زبردست ریویو لکھ کر کہا تھا کہ پچھلے چودہ سو سال کے طویل عرصہ میں اسلام کی اس قدر خدمت مالی و جانی و قلمی و لسانی حالی و قالی کرنے کی توفیق کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔

لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو موصوف سخت ناراض ہو گئے اور یہ سمجھ کر کہ براہین احمدیہ کے متعلق مذکورہ ریویو لکھنے کی وجہ سے ہی یہ دعویٰ کیا ہے مولوی صاحب نے نہایت آتش سے کہا کہ میں نے ہی مرزا کو اُٹھایا ہے اور میں ہی اُسے گرا دونگا۔ اور انہوں نے نہ صرف آپ کے خلاف کفر کا فتویٰ لگایا بلکہ ہندوستان بھر کا دورہ کر کے دو صد علماء کے دستخطوں سے یہ کفر کا فتویٰ شائع کر کے ہندوستان بھر میں پھیلایا اور اپنے زعم میں یہ خیال کیا کہ اس طرح میں حضرت مرزا صاحب کو ذلیل کرنے میں کامیاب ہو جاؤنگا۔

لیکن عین موقعہ پر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کہ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کہ جو تیری اہانت اور تذلیل کا ارادہ بھی کرے گا میں اُس کو ذلیل و خوار کروں گا۔

ان کے اس زبوں حالی کے بارے میں محترم میر قاسم علی صاحب اپنی کتاب "انجام بٹالوی" میں لکھتے ہیں :-

"ایک دفعہ میں لاہور میں مولوی بٹالوی صاحب سے ملنے گیا میں لاہور کی تنگ و تاریک جگہوں میں پھرتا ہوا اُن کی قیام گاہ تک پہنچا۔ اندر جا کر دیکھا کہ بٹالوی صاحب ایک تاریک کمرے میں جہاں صرف ایک چارپائی پڑی ہے۔ اور اُس کے پاس ہی ایک چٹائی پر جو نہایت ہی گندی اور پھٹی ہوئی تھی بیٹھے ہیں۔ اُس کمرے کے ایک طرف اندر ہی مٹی کا ایک چولہا رکھا ہوا ہے۔ اور ایک دس سالہ لڑکی چولہے پر مٹی کی ہانڈی رکھی ہوئی اُس کے نیچے آگ جلا رہی ہے جس سے تمام کمرہ دھواں دھار ہو رہا ہے۔

بٹالوی صاحب کی اس حالت کو دیکھ کر مجھے اُن پر بہت ترس آیا کہ یا الٰہی! یہی وہ شخص ہے جو بازاروں سے جب گزرتا تھا تو لوگ اس کی تعظیم کے لئے اپنی دوکانوں پر کھڑے ہو جاتے تھے اور جھک جھک کر سلام کیا کرتے تھے۔ خدایا یہی وہ انسان ہے؟ جس نے بڑی تعلی سے متکبرانہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں نے ہی مرزا کو اونچا کیا ہے۔ اور میں ہی اُسے نیچے گراؤنگا۔ اللہ۔ اللہ! یہ وہ ابو سعید ہے! جو اہل حدیث کا ایڈووکیٹ کہلاتا تھا آج یہ ایسی کسمپرسی اندھیری کوٹھری میں فرش خاک پر اس خستہ حالت میں دھوئیں سے آنسو بہا رہے ہیں۔

اتنے میں لڑکی نے جو ہنڈیا پکا رہی تھی گھبرائی ہوئی آواز سے اپنے والد کو کہا کہ ابا جان۔ شام ہو چکی ہے۔ اندھیرا ہو جاتا ہے۔ جلدی اُٹھ کر آٹا اور گھی لا دیں۔ تاکہ میں دال بگھار لوں۔ پھر آٹا گوندھ کر روٹی پکالوں۔ اتنے میں شیخ بٹالوی صاحب نے اپنی اس بچی سے کہا کہ اسے بچی۔ چراغ جلا لے۔ میں ابھی جا کر آٹا اور گھی دیتا ہوں۔ تو دال کو بگھار لینا۔ میں جلدی سے تجھ کو آٹا گوندھ کر دونگا۔

آہ! کیسا عبرتناک سین تھا!! کس قدر افسوسناک وہ منظر تھا کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب جس کے مصافحہ کے لئے لوگ بڑھ چڑھ کر فخر حاصل کرتے تھے کہ آج اس حالت میں پڑا ہے۔ اور روٹی پکانے کے لئے ایک خادمہ تک نہیں ملتی۔ بلکہ اپنی معصوم اور نابالغ لڑکی سے خدمت لے رہا ہے۔ اور خود آٹا گوندھنے کے لئے اپنا جبّہ اُتار کر پھینکتا ہے۔ یہ خدا کی قدرت ہے!!..."

(انجام بٹالوی !!)

خود مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے بیٹوں کے متعلق لکھتے ہیں :-

"میرے لڑکوں کی سفاہت درجہ فسق کو کامل کر کے درجہ کفر کو پہنچ گئی ہے"..... "مجھے ظن غالب قریب بہ یقین پیدا ہو گیا ہے کہ اگر میں اپنی جائیداد کو جو ۲۵ ہزار روپے سے زیادہ مالیت کی ہے اپنی ملک میں چھوڑ کر مرونگا تو ان نالائقوں میں جو زنا کاری اور شراب خوری میں مبتلا ہیں وہ اس مال کو تھوڑے دنوں میں رنڈی بازی اور شراب خوری میں تلف کر دیں گے"

"میری اولاد متعلقین خلاف ورزی احکام شریعت اور تحصیل علوم دینی سے انکار پر مصر ہو گئے۔ بعض نے میرے منہ پر صاف کہہ دیا کہ تو ہمارا باپ نہیں۔ اور بعض غائبانہ کہنے لگے کہ یہ ہمارا باپ کیسا....!"

(اشاعت السنہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۳ و صفحہ ۳ سنہ ۱۹۰۹ء)

پس مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا عبرتناک انجام فحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ

یسعیوکن کا زندہ ثبوت ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا انجام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف علماء میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کا نام بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ موصوف اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر اور فرقہ اہل حدیث کے لیڈر تھے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی تباہی کے لئے ایک تجویز مسلمانوں کے سامنے یہ رکھی کہ

"مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مؤرخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں اُن کا نام تک نہ لے۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۳ جون ۱۹۰۸ء)

لیکن اُن کا یہ خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر اکناف عالم میں پھیلتی رہیں اور لاکھوں سعید روحوں کو ان تصنیفات کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آغوش عافیت میں پناہ لینے کی توفیق ملتی رہی۔ اس نظارہ کو مولوی ثناء اللہ صاحب کی حسرت بھری نگاہیں دیکھتی رہیں۔

نیز اس کے بالمقابل مولوی صاحب کا انجام کیسے حسرت ناک رنگ میں ہوا۔ یہ بھی ملاحظہ ہو۔ آپ کی سوانح لکھنے والے مولوی عبد المجید صاحب سوہدروی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں لکھتے ہیں:-

"مولانا مرحوم شہر کے رؤسا میں سے تھے۔ لاکھوں روپے کے سامان موجود تھے۔ ہزاروں روپے نقد۔ ہزارہا روپے کے زیورات صندوقوں میں بند تھے۔ ہزارہا روپیہ کا کتب خانہ تھا۔ پارچات کی کمی نہ تھی۔ تقسیم پنجاب کے فسادات کے عین موقعہ پر (ناقل) اس وقت صرف چالیس روپے آپ کی جیب میں تھے۔ اور معمولی کپڑے پہنے تھے۔ اسی حالت میں آپ مع اہل و عیال مکان چھوڑ گئے۔ اور کسی دوسری جگہ شب باش ہوئے۔ آپ کا مکان چھوڑنا ہی تھا کہ بدمعاش لٹیرے جو اسی انتظار میں گھات لگائے بیٹھے تھے ٹوٹ پڑے اور تمام زیورات اور سامان وغیرہ لوٹ کر لے گئے۔ اس لوٹ کھسوٹ کے بعد مکان کو بھی نذر آتش کر دیا۔ لٹیروں نے اس پر ہی بس نہ کی۔ بلکہ آپ کا وہ عزیز ترین کتب خانہ جس میں ہزارہا روپے کی نایاب و قیمتی کتابیں تھیں اور جن کو آپ نے بڑی محنت و جانفشانی سے جمع کیا اور خریدا تھا جلا کر خاک کر دیں۔ کتابوں کے جلنے کا صدمہ مولانا کو اکلوتے فرزند کی شہادت سے کم نہ تھا۔ یہ کتابیں حضرت کا سرمایہ زندگی تھیں۔ اور اُن میں بعض تو اس قدر نایاب تھیں کہ ان کا ملنا ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو چکا ہے۔ یہ صدمہ جانکاہ آپ کو آخری دم تک رہا۔ اور حقیقت میں آپ کی ناگہانی موت کا سبب یہ دو ہی صدمات تھے ایک فرزند کی اچانک شہادت دوسرے بیش قیمت کتب کی سوختگی۔ چنانچہ یہ دونوں صدمے تھوڑے عرصہ میں آپ کی جان لے کر رہے۔"

(سیرت ثنائی صفحہ ۳۸۹-۳۹۰)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور تحریک احرار کا انجام

۱۹۳۴-۳۵ء میں مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں مجلس احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بھیانک اور ملک گیر فتنہ برپا کیا سارے ہندوستان سے احمدیت کو نیست و نابود کرنے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا عزم بنایا۔ ایک موقعہ پر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب نے احمدیوں کو مخاطب کر کے بڑی تحدی کے ساتھ یہ کہا:

"مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ تمہیں سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار سے جس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے۔ مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اُٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۹۴ و صفحہ ۱۰۵)

ایک مشہور احراری لیڈر چوہدری افضل حق نے ۱۳۳۹ھ میں یہ پیشگوئی کی کہ

"ہمیں خدا کی مہربانی پر بھروسہ ہے کہ احرار کا وسیع نظام باوجود مالی مشکلات کے دس برس کے اندر اندر اس فتنہ (یعنی تحریک احمدیت ناقل) کو ختم کر کے چھوڑے گا۔"

(خطبات احرار صفحہ ۳۷)

جماعت احمدیہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آج تک دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ لیکن ان لوگوں کا اپنا کیا انجام ہوا ملاحظہ فرمائیے۔

"احمد علی لاہوری عطاء اللہ شاہ بخاری اور عماد الدولہ ان تینوں پر اس لئے تاریخ گواہ کہ یہ تینوں قرآن مجید میں معنوی تحریف کرتے تھے۔ خدا کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ تینوں کے پہلو مارے گئے۔ اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ حتیٰ کہ مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوا۔"

(چٹان ۱۷ جنوری ۱۹۶۳ء)

۱۹۳۴ء کے احراری فتنہ کے بعد ہی جماعت احمدیہ نے تحریک جدید کے نام سے عالمگیر سرگرمیوں میں وسعت پیدا کر دی تھی۔ اس کے بالمقابل احرار کی جماعت کی کیفیت بھی ذرا ملاحظہ ہو۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری خود فرماتے ہیں:-

"حقیقۃً احراری اپنی تمام تر مساعیوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے۔ اُن کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جاں نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہار اُن کی نوشتہ ہے۔"

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مؤلفہ شورش کشمیری صفحہ ۱۶۳)

انہوں نے ہی ایک اور موقعہ پر کہا:-

"جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔"

(تاریخ احرار صفحہ ۱۵۲ طبع دوم)

جی ہاں! حق و صداقت کے خلاف اُٹھنے والے ہر طوفان کا انجام پیشاب کی جھاگ کی طرح ہی ہوتا آیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں مخالف احمدیہ تحریک اور اس کا انجام

۱۹۵۳ء میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر فسادات برپا کئے گئے۔ لیکن حسرت ناک طور پر ناکام ہو گئے۔ نتیجۃً جماعت احمدیہ کی تعداد میں دس گنا اضافہ ہوا۔ تحفظ ختم نبوت کے خوبصورت نام کی آڑ لے کر برپا کئے گئے اس فتنہ کا انجام بھی ذرا ملاحظہ ہو۔

جماعت اسلامی جو اس فتنہ کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے تھے ان کی زیر نگرانی شائع ہونے والے ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں ایک صاحب مولوی مودودی صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ

"میں اکثر اوقات اس پر غور کرتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو اپنے مشن میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی مجھے مرزا صاحب کی کامیابیوں کا سلسلہ لامتناہی نظر آتا ہے اور جس وقت مرزا صاحب کے مخالفین کی نامرادیوں پر غور کرتا ہوں تو وہ بھی بے حد و حساب نظر آتی ہیں۔ ایسا کیوں؟ ایک شخص خدا اور اس کے رسول کے مقابلہ (؟) پر کھڑا ہوتا ہے نائبین رسول کو چیلنج کرتا ہے کہ تم سب مل کر بھی میرے مشن کو فیل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خدا کی تائید میرے شامل حال ہے۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۵۲ پر)

تاریخ احمدیت سے ایک طویل عبارت قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے جس میں تفصیلاً بیعت اولیٰ اور اس کا پس منظر پیش کیا گیا ہے ——— (ایڈیٹر)

ماموریت کا آٹھواں سال

بیعت کے لئے حکم الٰہی

اگرچہ مخلصین کے قلوب میں برسوں سے یہ تحریک جاری تھی کہ حضرت اقدس بیعت لیں مگر حضرت اقدس ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ "لَسْتُ بِمَامُوْرٍ" (یعنی میں مامور نہیں ہوں) چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کے ذریعہ سے مولانا عبدالقادر صاحبؓ کو صاف صاف لکھا کہ "اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور ..... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوت دینی کے بڑھانے میں کوشش کریں اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔"

آخر چھ سات برس بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔ "اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ" یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت (نظام جماعت کی) کشتی تیار کر جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوگا۔

بیعت کا اعلان

حضرت کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کی انتظار رہی کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے سو اللہ جلشانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اوّل کی وفات سے پیدا کر دی ملک میں آپ کے خلاف ایک کہرام مچ گیا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے۔ لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلہ کے آغاز کے لئے موزوں قرار پایا اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت لینے کا اعلان عام فرما دیا۔

تکمیل تبلیغ و گذارش ضروری

اس اعلان کے ساتھ جو بیعت کے متعلق پہلا اعلان تھا آپ نے بیعت کے لئے معین رنگ میں کوئی خاص شرائط نہیں تحریر کی تھیں..... ......مگر ادھر حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دس گیارہ بجے شب (بیت الذکر کے زیر سقف کمرہ سے متصل مشرقی کمرہ میں) تولد ہوئے ادھر آپ نے "تکمیل تبلیغ" کا اشتہار تحریر فرمایا۔ اور اس میں بیعت کی وہ دس شرائط تجویز کیں جو جماعت میں داخلہ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں اس طرح جماعت احمدیہ اور مصلح موعود کی پیدائش توام ہوئی۔

یہ بنیادی دس شرائط حضرت کے الفاظ میں یہ تھیں :-

اوّل :- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا★

دوم :- یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے★

سوم :- یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائے گا★

چہارم :- یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے★

پنجم :- یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا★

ششم :- یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا★

ہفتم :- یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا★

ہشتم :- یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا★

نہم :- یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا★

دہم :- یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ حضرت نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں★

لدھیانہ میں ورود

اس اشتہار کے بعد حضرت قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقعہ محلہ جدید میں فروکش ہوئے یہاں سے آپ نے ۴ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا "یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار

دلوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بابرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں۔ اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں۔ اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے۔ ...... خدا تعالےٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا۔ اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا۔ اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

بیعت کے لئے لدھیانہ پہنچنے کا ارشاد

اس اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے حضرات ۲۰ر مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔

ہوشیار پور میں شیخ مہر علی صاحب کی ایک تقریب میں شمولیت

انہیں دنوں شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیار پور کے لڑکے کی شادی کی تقریب تھی جس میں شمولیت کے لئے انہوں نے درخواست کر رکھی تھی۔ اس لئے بیعت لینے سے قبل حضرت کو ایک مرتبہ ہوشیار پور بھی جانا پڑا۔ اس سفر میں مولوی عبد اللہ صاحب سنوری۔ میر عباس علی صاحب اور شیخ حامد علی صاحب ؓ آپ کے قدیم خادم آپ کے ساتھ تھے۔ شیخ مہر علی صاحب نے یہ انتظام کیا تھا کہ دعوت میں کھانے کے وقت رؤساء کے واسطے الگ کمرہ تھا اور ان کے ساتھیوں اور خدام کے لئے الگ مگر حضرت کا قاعدہ یہ تھا کہ اپنے خدام کو کمرے میں پہلے داخل کرتے پھر خود داخل ہوتے تھے اور ان کو اپنے دائیں بائیں بٹھاتے تھے ان دنوں وہاں مولوی محمود شاہ چھچھ ہزاری کا وعظ ہونے والا تھا حضرت نے مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کے ہاتھ بیعت کا اشتہار دے کر انہیں کہلا بھیجا کہ آپ اپنے لیکچر کے وقت کسی مناسب موقع پر میرا اشتہار بیعت پڑھ کر سنا دیں اور میں خود بھی آپ کے لیکچر میں آؤں گا اس نے وعدہ کر لیا چنانچہ حضرت صاحب اس کے وعظ میں تشریف لے گئے لیکن اس نے وعدہ خلافی کی اور حضور کا اشتہار نہ سنایا بلکہ جس وقت لوگ منتشر ہونے لگے اس وقت سنایا مگر اکثر لوگ منتشر ہو گئے تھے حضرت صاحب کو اس پر بہت رنج ہوا فرمایا ہم اس کے وعدہ کے خیال ہی سے اس کے لیکچر میں آئے تھے کہ ہماری تبلیغ ہو گی ورنہ ہمیں کیا ضرورت تھی۔ اس نے وعدہ خلافی کی ہے خدا کے بندوں کی خفگی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی چنانچہ یہ مولوی تھوڑے عرصہ کے اندر ہی چوری کے الزام کے نیچے آکر سخت ذلیل ہوا۔

۲۳ر مارچ کو محلہ جدید میں بیعت اولیٰ کا آغاز

حضرت کے اشتہار پر جموں، خوست، بھیرہ، سیالکوٹ، گورداسپور، گوجرانوالہ، پٹیالہ، جالندھر، مالیر کوٹلہ، انبالہ، کپور تھلہ اور میرٹھ کے اضلاع سے متعدد مخلصین لدھیانہ پہنچ گئے۔ بیعت اولیٰ کا آغاز لدھیانہ میں (حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کی روایت کے مطابق) ۲۰ر رجب ۱۳۰۶ھ بمطابق ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ کے مکان واقع محلہ جدید میں ہوا۔ وہیں بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار ہوا جس کی پیشانی پر یہ لکھا گیا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" رجسٹر کے اندر ایک نقشہ تھا جس میں نام ولدیت اور سکونت درج کی جاتی تھی۔

حضرت اقدس بیعت کے لئے مکان کی ایک کچی کوٹھری میں (جو بعد کو دار البیعت کے مقدس نام سے موسوم ہوئی) بیٹھ گئے۔ اور دروازے پر شیخ حامد علی صاحب ؓ کو مقرر کر دیا اور انہیں ہدایت دی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے سب سے پہلے حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ حضرت اقدس نے مولانا کا ہاتھ کلائی پر سے زور کے ساتھ پکڑا اور بڑی لمبی بیعت لی ان دنوں بیعت کے الفاظ یہ تھے۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور میری سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ر جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور اب بھی اپنے گذشتہ گناہوں کی خدا تعالےٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

استغفر اللہ ربی۔ استغفر اللہ ربی۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت"

(تاریخ احمدیت جلد دوم صـ۱۹۵)

نمائش صد سالہ جشن تشکر!

تحریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری ایڈیشنل سیکرٹری جوبلی کمیٹی قادیان

ساری دُنیا کے علم میں اب یہ بات آچکی ہے کہ جماعت احمدیہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے ، پہلی صدی کے اختتام اور دُوسری صدی کے آغاز پر جشن تشکر منا رہی ہے۔ اس جشن کے کیا اغراض و مقاصد ہیں۔ یہ جشن کیسے منایا جا رہا ہے۔ کیا کیا پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں۔ یہ سب اُمور قریباً سولہ سال سے مختلف پیرایوں میں بیان ہوتے رہے ہیں — اور اب تو وُہ مرحلہ آپہنچا ہے کہ بات سُنانے کی نہیں بلکہ عمل کے ذریعے دکھانے کی ہوچکی ہے۔ کیونکہ نظریات اب عمل کی صُورت میں ڈھل رہے ہیں۔ سماعی علم اب مشاہداتی علم میں تبدیل ہورہا ہے۔ اور اب خُوب موقع ہے کہ انصاف پسند حضرات جماعت احمدیہ کی سَو سالہ تصویر کو بچشم خود ملاحظہ کر لیں۔

نمائشیں (Exhibitions)

آپ نے بہت دیکھی ہوں گی۔ بڑے بڑے میلوں میں ، وسیع و عریض ایوانوں میں ، سجی سجائی ، روشنیوں میں نہائی ہوئی — مشینوں کی نمائش بھی دیکھی ہوگی اور دستکاری کی نمائش بھی دیکھی ہوگی۔ اسی طرح زرعی ، ثقافتی ، مُصوّری ، کتابی غرضیکہ انواع و اقسام کی نمائشیں آئے دن آپ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں — !

آئیے! آج آپ کو ایک ایسی دینی اور مذہبی نمائش کی سَیر کرائیں جس کے ہال و ایوان ، دُنیاوی لحاظ سے سادگی کا ایک حُسن اپنے اندر لئے ہوئے ایک رُوحانی نُور اور تقدّس کا مظاہرہ کرتے ہوئے انصاف پسند ، غیر متعصب ، سنجیدہ اور علم دوست زائرین کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں ، اب تک کی اطلاعات کے مطابق جماعت احمدیہ ، دُنیا کے اہم ممالک میں ۱۲۳ مقامات پر صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر نمائشوں کا اہتمام کر رہی ہے۔ قارئین کی آگاہی ، ازدیادِ علم اور استفادہ کی غرض سے محترم منیر الدین صاحب شمس چیئرمین مرکزی نمائش کمیٹی لندن کی طرف سے موصولہ تفصیل ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔

نام مُلک	تعداد نمائشیں
انڈیا	۲۰
انگلستان	۱۲
انڈونیشیا	۸
امریکہ	۴
آسٹریلیا	۲
آئیوری کوسٹ	۱
جنوبی افریقہ	۱
بیلجیم	۱
بنگلہ دیش	۴
بینن	۱
پاکستان	۱۰
تنزانیہ	۲
توالو	۱
ٹرینیڈاڈ	۱
غانا	۷
مغربی جرمنی	۵
گیمبیا	۲
گی آنا	۱
جاپان	۱
ڈنمارک	۱
زائر	۱
فجی	۱
فرانس	۱
فلسطین	۱
کینیڈا	۶
کینیا	۲
سیرالیون	۱
سوئٹزرلینڈ	۱
سپین	۲
سویڈن	۲
سورینام	۱
سنگاپور	۱
سری لنکا	۱
لائبیریا	۱
ملائشیا	۱
ماریشس	۱
نائیجیریا	۴
ناروے	۲
یوگنڈا	۳
زمبیا	۱
ہالینڈ	۲

یہ نمائشیں کیا دکھاتی ہیں؟

معزز زائرین! ان نمائشوں میں آپ رُوحانیت کے اُس عظیم خزانے کی ایک جھلک دیکھ سکیں گے ، جو جماعت احمدیہ نے ایک سَو سال (۱۸۸۹ — ۱۹۸۹ء) کے عرصے میں دُنیا کو دیا ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام (۱۸۳۵ - ۱۹۰۸ء) نے فرمایا تھا ؎

وُہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

— اس نمائش کو مختلف سیکشنز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کہیں آپ دیکھیں گے

★ — دُنیا کی پچاس اہم زبانوں میں مکمل قرآن مجید کے تراجم کے نمونے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کئے گئے ہیں ، خوبصورت شوکیس میں سجائے گئے ہیں۔

★ — قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر کی جلدیں اُردو اور انگریزی میں آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

★ — اسی طرح قرآن کریم کی تین صد منتخب آیات۔ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سَو منتخب احادیث اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے منتخب ملفوظات کے ۱۱۷ زبانوں میں تراجم کے نمونے بھی آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

★ — سیرت طیبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلامی اُصول کی فلاسفی اور اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل کتب کے متعدد زبانوں کے تراجم کے نمونے آپ مشاہدہ کر سکیں گے۔

★ — بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے قرآن کریم کی تفسیر اور اسلامی احکام و تعلیمات پر مشتمل جو ۸۰ کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔ نیز آپ کے ملفوظات و خطبات اور مکتوبات کو روحانی خزائن کے نام سے جماعت نے طبع کروایا ہے اس کی ۲۶ خوبصورت جلدیں بھی نمائش کے لئے رکھی ہوں گی۔

★ — اسی طرح دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی شاخیں موقع و محل کی مناسبت سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے جو لٹریچر شائع کرتی رہتی ہیں اُس کے بھی چیدہ چیدہ نمونے ان نمائشوں میں آپ دیکھ سکیں گے۔

★ — دوسری طرف آپ دیکھیں گے اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور موعود اقوام عالم کی بعثت کے متعلق کتب مقدسہ قرآن و حدیث ، تورات و انجیل اور وید و گرنتھ صاحب میں مندرج پیشگوئیوں کے اصل الفاظ اور حوالے چارٹس کی صورت میں۔

★ — بانیٔ جماعت احمدیہ کے دعاوی عقائد اور تعلیمات کا خلاصہ آپ ہی کے الفاظ میں۔

★ — شرائط بیعت اور جماعت احمدیہ کے متعلق چند اپنوں اور بیگانوں کی بیش قیمت آراء۔

★ — جماعت احمدیہ نے دُنیا بھر میں جو سینکڑوں مساجد تعمیر کی ہیں اور سینکڑوں دار التبلیغ جماعت کے زیر انتظام جو مصروف ہیں اُن میں سے چند ایک کی تصاویر اور ماڈل بھی آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔

★ — اسی طرح جماعت کی تعلیمی ، تبلیغی ، تربیتی اور تنظیمی سرگرمیوں کے چارٹس گرافس کی صورت میں۔

★ — نیز خلفائے عظام کے کامیاب غیر ملکی دوروں ، دینی مہمات اور پریس کانفرنسوں وغیرہ کی تصاویر آپ مشاہدہ کر سکیں گے۔

★ — پھر آپ جماعت احمدیہ کی مِلّی ، قومی اور انسانی ہمدردی کے جذبے سے کی جا رہی خدمات کی ایک جھلک بھی مشاہدہ کر سکیں گے جن میں وہ اسکول و ہسپتال ہیں جو جماعت کی طرف سے نوع انسان کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی طرح وقار عمل کی تصاویر کے ذریعے آپ دیکھیں گے کہ جماعت کہیں محلوں بازاروں اور شفاخانوں کی صفائی کر رہی ہے۔ کہیں سیلاب زدگان کی امداد کر رہی ہے۔ اور مختلف خدمت خلق کے کام سرانجام دے رہی ہے۔

★ — ایک اور طرف آپ دیکھیں گے کہ جماعت احمدیہ صحافت کے میدان میں کیا کام کر رہی ہے اور کس رنگ میں اخبارات و رسائل کے ذریعے اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اس ضمن میں آپ جماعت کی طرف سے شائع ہونے والے اخبار و رسائل کے نمونے اور

سووینئر وغیرہ ملاحظہ کر سکیں گے۔

☜ — اس کے ساتھ ساتھ جماعت کی مخالفتوں کی ایک جھلک دیکھتے ہوئے اُن شہدائے احمدیت کی تعداد اور کوائف ملاحظہ کر سکیں گے جنہوں نے باغِ اسلام کی تر و تازگی کے لئے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

☜ — اس کے علاوہ ایک آڈیو ویڈیو سیکشن ہوگا جسمیں آپ خلفائے کرام کے خطبات و پیغامات کے اقتباسات سُن کر فیصلہ کر سکیں گے کہ یہ اسلام اور صرف اسلام کی بات کرتے ہیں نہ کچھ اور — اسی طرح خلفائے کرام کے دوروں اور دُنیا کے ۱۲۰ ممالک میں قائم جماعتہائے احمدیہ کی سرگرمیوں پر مشتمل ویڈیوز بھی مشاہدہ کر سکیں گے۔

☜ اِن نمائشوں کے اہتمام کا مقصد کیا ہے؟

مکھوکھا روپوں کے صرفے سے اِن نمائشوں کو دو بڑی اغراض کے تحت تیار کیا جا رہا ہے۔

ایک تو یہ کہ غیر از جماعت احباب، لوگوں سے سُنی سُنائی باتوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کی جو تصویر اپنے دلوں میں بنا رکھی ہے جب اِن نمائشوں کو دیکھیں گے تو غلط فہمیوں کی کدورت سے اُن کے دل صاف ہو سکیں گے۔ علمی تحقیق کے لئے تو ایک لمبا وقت درکار ہے۔ لیکن چند ساعتوں میں اِن نمائشوں کے ذریعے جماعت کی صحیح اور عملی تصویر کا مشاہدہ کر کے علیٰ وجہ البصیرت فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔

دوسرے، جماعت احمدیہ کی جو نئی نسل ہے وہ اپنے اسلاف کی قربانیوں اور اسلامی خدمات کا مشاہدہ کر کے اپنی تاریخ کو زیادہ بہتر رنگ میں یاد رکھ سکے گی۔ اور بشاشتِ قلبی کے ساتھ اپنے اسلاف کی قربانیوں کو آگے بڑھاتے ہوئے غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر گامزن رہے گی۔ انشاء اللہ العزیز

جماعتِ احمدیہ کے اس ایوانِ نمائش کی پیشانی پر پیارا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کندہ ہے اور اس کے سینے میں قرآن کریم۔ احادیثِ رسول ؐ اور صحفِ مقدسہ کے نُور اور اسلامی خدماتِ جلیلہ کی ایک یادگار ہے جس کو یہ غریب جماعت، سو سال سے اپنی مالی و لسانی و قلمی و مالی و جانی قربانیوں سے ترتیب دے رہی ہے۔

غیر از جماعت احباب، جو آج تک جماعت احمدیہ کے بارہ میں طرح طرح کی باتیں سُنتے آرہے ہیں، اُن کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ کہ اِن نمائش گاہوں میں تشریف لے جا کر بچشم خود حقیقتِ حال کا جائزہ لیں۔ تاثرات کی کتاب پر اپنے تاثرات درج کریں اور گھر واپس آ کر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور فیصلہ کریں کہ اب تک جو کچھ سُن رکھا تھا وہ افسانہ تھا یا حقیقت! اور آج کچھ آنکھوں سے دیکھا، وہ خواب ہے یا حقیقت — !!

ہر مُلک اس نمائش کو اپنے اپنے ذوق اور حالات کے مطابق کس رنگ میں سجا کر، سنوار کر آپ کو پیش کرتا ہے یہ تو ہر ملک کے زائرین ہی بتا سکیں گے۔ لیکن مجموعی طور پر جماعت احمدیہ کے ہر ملک کی ہر نمائش بزبانِ حال ہر زائر کو یہ دعوت دے رہی ہے کہ

اَے معزز مہمان! خواہ تُو جرمن سے آیا ہے یا سپین سے۔ امریکہ سے آیا ہے یا افریقہ کے کسی ملک سے۔ جاپان سے آیا ہے یا چین سے۔ عرب سے آیا ہے یا ایران سے۔ انڈونیشیا سے آیا ہے یا ملائشیا سے۔ بنگلہ دیش سے آیا ہے۔ یا سری لنکا سے۔ یا ہندوستان کے کسی بھی صوبہ سے آیا ہے۔ آ تجھے تیری اپنی زبان میں قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ پیش کرتا ہوں تیری اپنی زبان میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور اسلامی تعلیمات کے تراجم پیش کرتا ہوں —!

اَے معزز مہمان! خواہ تُو کسی مذہب سے بھی تعلق رکھتا ہے بصد شوق اس ایوان کے اندر آ۔ اور موعود اقوام عالم اور اس کی قائم کردہ جماعت کی خدمات کا مشاہدہ کر۔ امن اور بھائی چارہ کی فضا میں داخل ہو اور جماعت کیطرف سے LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کا تحفہ قبول کر!

سپاس اعجاز

مرحبا! تشنہ لبان! اِس شان میں پھر ساقی ہے
دورِ صہبا و سبو عام ابھی باقی ہے!

چھٹ گئی دھند، پھٹی پو، وہ سویرے جاگے
شمعِ افروز کی بس ایک کرن سے یارو!
شرق تا غرب گھٹا ٹوپ اندھیرے بھاگے
شب کے چہرے پہ پشیماں سیاہی دیکھو!
اَے خدایانِ حرم! حق کی گواہی دیکھو!
جھوٹ ٹھہرا ہے کبھی صدق و صفا کے آگے؟

کب ہُوا نورِ شمسِ ظلمات میں سورج تحلیل؟
بُت گرو! بُت کی ہے کیا بات خُدا کے آگے؟
عُزّیٰ و ہُبل کے آئین کہاں ہیں؟ بولو!
عہدِ حاضر کے فراعین کہاں ہیں؟ بولو!

نام رکھوا کے اندھیرے جو ضیاء بنتے ہیں
شب کے بیٹے جو ہُوا کرتے ہیں صبحِ کاذب
زعمِ باطل میں جو انسان خدا بنتے ہیں
خاک ہو کے وہ فضاؤں میں بکھر جاتے ہیں
اپنا فردا لیئے ماضی میں اُتر جاتے ہیں

کیا کبھی دیکھا ہے مر کے بھی اُٹھے ہیں فانی؟
کیا کڑی دھوپ میں دیکھی ہے بلا کی برسات؟
کیا کبھی آگ کے شعلے بھی ہوئے ہیں پانی؟
ہاں — میرے دیدہ ورو! یُوں بھی کبھی ہوتا ہے
جب فلک اپنی جبینوں کے لئے روتا ہے!

الاماں! بھید الٰہی نہ سُلجھے کوئی؟؟
شوکتِ فتحِ مبیں زیبِ جبیں ہے اس کے!
الحذر! شیرِ خداوند سے نہ اُلجھے کوئی۔
جو بھی اِس مات میں آئیگا وہ پٹ جائیگا
اپنی دُنیا لیئے اِس دُنیا سے مِٹ جائیگا

سُن اُناسی سے اٹھاسی کی دھمک ہے اولیٰ
جس کو ہے حسرتِ اعجاز ابھی بھی ساحر!
آئے وہ آئے — اُسے کافی ہے میرا مولیٰ
ہمسفیر دا ابھی اشکوں سے وضو رہتا ہے۔
سُن چھتر کے شہیدوں کا لہو کہتا ہے

(طالب دُعا۔ ایچ۔ آر۔ ساحر ڈیٹرائٹ امریکہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عظمت قرآن مجید

از محترمہ سیدہ مقتدرۃ النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوہ باغود (اڑلیسہ)

قرآن مجید کو ماننے کے سب مسلمان مدعی ہیں مگر قرآن مجید پر اور اس کی عظمتوں پر جو ایمان جماعت احمدیہ کو ہے وہ نہایت بے مثال اور بے نظیر ایمان ہے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے کہ

"قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"
(کشتی نوح)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

اوّل:- "قرآن پاک کی کوئی آیت اس کا کوئی حکم اور اس کا کوئی حرف منسوخ نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل و تغیر کر سکتا ہو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۶)

دوم:- "قرآن مجید ایسی مدلل اور معقول کتاب ہے کہ اس نے اپنے ہر ایک دعوے کے لئے خود عقلی دلیل بیان فرما دی ہے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ اس دعویٰ کو مضبوط اور قوی دلیلوں کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔"
(نور القرآن حصہ اوّل صفحہ ۷)

سوم:- قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں میں ترتیب موجود ہے ہمارے نزدیک کسی عالم کا حق نہیں کہ وہ آیات یا آیات کے الفاظ میں خود بخود تقدیم و تاخیر قرار دے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا ہے اور ایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت کا اسی سے متعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی وجوہ بلاغت میں سے ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت یہی ہے۔"
(تریاق القلوب صفحہ ۱۳۴ حاشیہ)

"ہم قرآن کی ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں اگر ایسا کریں تو عند اللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں۔"
(اتمام الحجۃ صفحہ ۱۵)

چہارم:- جماعت احمدیہ کے اعتقاد میں قصص قرآنی صرف گذشتہ واقعات ہی نہیں بلکہ انہیں پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ حضرت فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں کہ گذشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کر کے ان کا انجام سُنا دیا جاوے تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں بلکہ یہ بھی غرض ہے کہ ان تمام قصوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۱۴۸)

پنجم:- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کی زبان یعنی عربی زبان کامل زبان ہے بلکہ ام الالسنہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"کامل کتاب کے لئے کامل بولی میں اُترنا ضروری تھا کیونکہ کامل اور ناقص کا پیوند درست بیٹھ نہیں سکتا لہٰذا قرآن شریف عربی زبان میں اُترا جو اپنے ہر ایک پہلو کے رُو سے کامل ہے۔"
(آریہ دھرم صفحہ ۸ حاشیہ)

"سبحان الذی جعل العربیۃ اُمّ الالسنۃ کما جعل مکۃ اُمّ القریٰ وجعل رسولنا خاتم النبیین۔"
(انجام آتھم صفحہ ۲۵۸)

ترجمہ:- پاک ہے وہ ذات (اللہ تعالیٰ) جس نے عربی زبان کو تمام زبانوں کی ماں بنایا اور مکہ کو اُمّ القریٰ بنایا۔ اور ہمارے رسولؐ کو خاتم النبیین بنایا۔

ششم:- ہمارا عقیدہ اور تجربہ کے مطابق قرآن مجید نے انسانوں کی تمام دینی ضرورتوں کے متعلق کامل اور جامع تعلیم دیدی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے، کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔"
(کشتی نوح صفحہ ۲۴)

"قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب کچھ قرآن شریف بیان کر چکا۔"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۷۰)

ہفتم:- جماعت احمدیہ کے نزدیک مخالفین اسلام نے قرآن پاک کے جس جس مقام یا آیت پر اعتراض کیا ہے وہاں ہر جگہ روحانی معارف کا ایک خزانہ ہے۔ یہ خوش اعتقادی کی بات نہیں تجربہ شدہ صداقت ہے جسے ہر زمانہ میں آزمایا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جس کو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں۔"
(اربعین صفحہ ۴ صفحہ ۱۵ حاشیہ)

ہشتم:- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید حدیثوں پر بھی قاضی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے۔ حدیث جو ایک ظنّی مرتبہ رکھتی ہے ہرگز قرآن کی قاضی نہیں ہو سکتی۔"
(کشتی نوح صفحہ ۹۵)

نہم:- جماعت احمدیہ کے نزدیک قرآن مجید کے معارف اور حقائق غیر محدود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل

انجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹)

دہم :- قرآن مجید کی روحانی تاثیرات کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نہایت بلند اعتقاد ہے۔ اتباع قرآن سے انسان کو تمام روحانی انعامات مل سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری اور معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۴۴)

یہ ہے ہمارے نزدیک قرآن مجید کی عظمت کا خلاصہ ہمارے لئے قرآن حکیم ایک زندہ کتاب ہے۔ ایک کھلا ہوا صحیفہ ہے۔ اس کی برکات جاری و ساری ہیں۔ اس لئے ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرما کر دوبارہ قرآن پاک کی عظمت کو قائم فرمایا۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

خدا کا اُسے پہلواں دیکھتے ہیں

عجب شہر صاحب قراں دیکھتے ہیں ✿ اُدھر ہی اب سارا جہاں دیکھتے ہیں

زمیں نے یہ طرزِ کہن اپنی بدلی ✿ نئے رنگ کا آسماں دیکھتے ہیں

غلامِ شہنشاہِ کون و مکاں ہے ✿ یہ اُس کے غلامِ غلاماں دیکھتے ہیں

رگ و پے میں اُس کی ہے الفت نبیؐ کی ✿ وہی اُس کا ہے جانِ جاں دیکھتے ہیں

ہے عشقِ الٰہی کی آگ اس کے اندر ✿ ہر اک موئے تن سے عیاں دیکھتے ہیں

خداوندِ عالم نے رکھا ہے اُس پر ✿ خلافت کا بارِ گراں دیکھتے ہیں

اُٹھایا ہے اُس نے بڑی خوشدلی سے ✿ امانت کا بارِ گراں دیکھتے ہیں

ہوا ہمسفر بھی اس کا روح الامیں ہے ✿ ہر آن اس پہ جلوہ کناں دیکھتے ہیں

صدا اُس کی بے شک خدا کی صدا ہے
زباں اس کی حق کی زباں دیکھتے ہیں

وہ سرعت سے آگے بڑھا جا رہا ہے ✿ اُسے قائدِ کارواں دیکھتے ہیں

فرازِ فلک کے یہ روشن ستارے ✿ ہیں گردِ پسِ کارواں دیکھتے ہیں

یہ مریخ و خورشید و زہرہ و قمر ہیں ✿ غبارِ پسِ کارواں دیکھتے ہیں

ہے پرواز اس کی بلندی کی جانب ✿ سوئے عرش اسے پرفشاں دیکھتے ہیں

یہاں ہے چلاچل کا ہنگامہ جاری ✿ انہیں محوِ خوابِ گراں دیکھتے ہیں

کہیں رُکنے کا نام لیتا نہیں ہے ✿ رہِ دیں میں ہر دم رواں دیکھتے ہیں

نبرد آزما ہے شیاطیں سے ہر دم
خدا کا اُسے پہلواں دیکھتے ہیں

ہجومِ مصائب کے یلغار میں بھی ✿ اُسے ہم سدا شادماں دیکھتے ہیں

سبک ہو گیا کذب و باطل سراسر ✿ صداقت کا پلہ گراں دیکھتے ہیں

سکھاتا خدا ہے اُسے علمِ قرآں ✿ اچھوتا ہر اک ہم بیاں دیکھتے ہیں

بوقتِ دُعا اس کی آنکھوں سے ہر دم ✿ ہم آنسو کا چشمہ رواں دیکھتے ہیں

اِدھر باغِ دیں میں ہے فصلِ بہاراں
اُدھر ہم تسلطِ خزاں دیکھتے ہیں

فضائے چمن میں عجب بانکپن ہے ✿ ہم ہر سمت دلکش سماں دیکھتے ہیں

ہٹے ہیں ہم اور ہے ساز و ساماں ✿ اُدھر تیغ و تیر و سناں دیکھتے ہیں

خداوندِ عالم کرم کی نگہ ہو ✿ ہم دن رات جور و ستم یاں دیکھتے ہیں

الٰہی کہاں جائیں لینے پناہ ہم ✿ حرم میں بھی ظلم نہاں دیکھتے ہیں

توقع تھی جس پر کہ وہ ساتھ دیں گے ✿ وہی ہم سے ہیں سرگراں دیکھتے ہیں

انہیں شوقِ عشقِ مجازی ہوا ہے ✿ جمال و رخ مہوشاں دیکھتے ہیں

خدا سے ہے الفت کا دعویٰ زباں پر ✿ نہاں دل میں عشقِ بتاں دیکھتے ہیں

ہے فرمانروا ملکِ روحانیت کا ✿ وہ ہے صاحبِ عز و شاں دیکھتے ہیں

ہوا بھسم باطل کا خرمن سراسر ✿ اُسے مثلِ برقِ تپاں دیکھتے ہیں

جو پیرو ہیں اس کے ہم انکے دلوں میں ✿ نہ کچھ فکرِ سود و زیاں دیکھتے ہیں

اطاعت میں اس کی جو یکسر فنا ہے ✿ ہوا اس پہ حق مہرباں دیکھتے ہیں

مصیبت زدوں کے سروں پر ہم اس کو ✿ بنا حق کا ہے سائباں دیکھتے ہیں

محمدؐ کے ناموس کا وہ امیں ہے ✿ ہم اُس کا اُسے پاسباں دیکھتے ہیں

ملی ہر قدم پر اُسے کامرانی ✿ بتائیدِ ربِ جہاں دیکھتے ہیں

اب اسلام کا غلبہ ہونے لگا ہے ✿ جہاں میں جہاں تک جہاں دیکھتے ہیں

سخن کے قلمرو کا وہ تاجور ہے
اس عاجز پہ ہے مہرباں دیکھتے ہیں

طالبِ دُعا :- سید ادریس احمد عاجز کرمانی ربوہ

ضروری اعلان برائے بیجز لجنہ اماء اللہ

صد سالہ جوبلی جشن تشکر کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بیجز تیار کروائے ہیں۔ بہت سی لجنات نے یہ بیجز منگوا لیئے ہیں۔ ابھی بھی کئی لجنات ایسی ہیں جنہوں نے بیجز کے لئے ابھی تک آرڈر نہیں بھجوائے۔ جن لجنات نے ابھی تک بیجز کا آرڈر لجنہ مرکزیہ کو نہیں بھجوایا وہ فوری ممبرات لجنہ و ناصرات کی تعداد کے مطابق بیجز کا آرڈر بھجوائیں۔ تاکہ آرڈر کے مطابق بیجز تیار کروائے جائیں۔

یہ بیج ہر ممبر لجنہ و ناصرات نے پورا سال لگانا ہے۔ لجنہ کے بیج کی قیمت ۵/- روپے اور ناصرات کے بیج کی قیمت ۴/- روپے ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کا چوتھا سالانہ اجتماع

الحمد للہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے لئے از راہ شفقت ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ اخاء ۱۳۶۸ ہش (اکتوبر ۱۹۸۹ء) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ نئی صدی کا یہ پہلا سالانہ اجتماع ہوگا۔ لجنات ابھی سے کوشش کریں کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگان لجنات و ناصرات شامل ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع کو شایانِ شان طریق پر منانے کی توفیق دے۔ پروگرام علیحدہ شکل میں چھپ چکا ہے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

چمن احمدیت کی اپنے خون سے آبیاری کرنیوالے
شہداء احمدیت

از مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک، باڑی پورہ (کشمیر)

وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ○

(البقرۃ آیۃ ۱۵۵)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اُن کے متعلق (یہ) مت کہو کہ وہ مردہ ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں۔ مگر تم نہیں سمجھتے۔

بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے مقام شہادت کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کو وقف کر دیا وہ شہید ہو چکا۔ اس صورت میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اوّل الشہداء ہیں۔ اور اول الشہداء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ میری دلی تمنا اور خواہش ہے کہ میں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر اُس کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر اسکی راہ میں جان دوں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور اُس کی خاطر شہید کیا جاؤں۔" (بخاری)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص پھر واپس آنے کی خواہش نہیں کرتا سوائے شہید کے۔ جو شہادت کے نتیجہ کا اعزاز و اکرام دیکھ کر خواہش کرتا ہے کہ بار بار خدا کی راہ میں مارا اور قتل کیا جائے۔ (بخاری)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ادا شدہ صداقت کی واضح اور ناقابل تردید سچائی کو جس احسن طریقے سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شہداء کرام نے مبنی بر حقیقت ثابت کیا یہ اپنی مثال آپ ہے۔ شمع دین محمد کو روشن رکھنے اور اسے تیز تر کرنے کے لئے جس بشاشت سے اپنی جانوں، عزتوں، اولادوں اور جائیدادوں کی قربانیاں پیش کیں۔ یہ مضمون اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ تفصیل سے ان شہداء کرام کے حالات اس میں قلمبند ہو سکیں۔ یہ مضمون صرف مختصر ترین حالات شہادت اور عنوانات پر مشتمل ہے۔ جسے پورے وثوق کے ساتھ مکمل بھی نہیں کہا جا سکتا البتہ ایک حقیر سی کوشش ہے۔ اس بات کی کہ مستقبل کے مورخ احمدیت کے لئے صبر و ثبات کے ان زریں اوراق کو اپنے تمام سوز و گداز محبت دل سوزی و دل دوز منظر میں پیش کرنے کے لئے یکجائی مواد مہیا کیا جا سکے۔ وباللہ التوفیق۔

محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب شہیدؓ کا ذکر

نور ہدایت سے منور ہو کر جب شہید موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے تو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ نے سفیر کے طور پر دو یا تین مرتبہ قادیان آئے حضور اقدسؑ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ آخری بار دسمبر ۱۹۰۰ء میں قادیان آئے مسئلہ جہاد کو حسب قرآن و حدیث کی روشنی میں سمجھا تو کابل واپسی پر وہاں اپنا مسلک بلاخوف پیش کر دیا۔ ملازموں نے امیر عبد الرحمٰن کے پاس شکایت [illegible] چغلخوروں نے جو امیر کے ملازمت میں تھے اسے مزید بھڑکایا۔ امیر نے جب یہ سُنا تو سخت برافروختہ ہوا اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ کی نظر بندی کا حکم دیا۔ بالآخر آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے نہایت بیدردی سے شہید کر دیا گیا۔ اس حادثہ کی (جو ۱۹۰۱ء کے وسط میں ہوا) خبر حضرت مولوی عبد الستار صاحب نے قادیان میں دی جو اپنے تین رفقاء سمیت غزنی سے حضورؑ کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔

(عاقبت المکذبین صـ۲۲ ۔ الحکم ۱۰ار نومبر ۱۹۰۱ء)

۲ ۔۔ صد ہزاراں فرستنگ تا کوئے یار
دشت پر خار و بلا خیزش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف شہیدؓ کا ذکر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام شاتان تذبحان و کل من علیہا فان کے مطابق آپ کے دو مرید شہید کئے جاتے تھے۔ شہادت کے بعد ملک میں عام تباہی آنی تھی۔ واقعہ ایسے ملک میں ہونا تھا۔ جہاں ملکی عام قانون کی اطاعت کرتے ہوئے بھی لوگوں کے غضب اور ناراضگی کے نتیجہ میں انسان قتل کئے جا سکتے ہیں۔ دونوں شہادتیں ایک ہی علاقہ میں ہوں گی کیونکہ دونوں کو ایک ہی لفظ میں جمع کر دیا گیا ہے۔

(دعوت الامیر صـ۱۹۴ ۔ ۱۹۵)

اس پیشگوئی کے پہلے مصداق حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحبؓ شہید تھے۔ دوسرے شہید حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیفؓ ہیں یہ دونوں شہادتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حین حیات میں ہوئیں۔

حضرت صاحبزادہؓ علاقہ خوست کے ایک رئیس تھے عالم باعمل تھے اواخر ۱۹۰۲ء میں حج بیت اللہ کے ارادے سے امیر حبیب اللہ خان نے انعام و اکرام سے رخصت کیا۔ آپ کابل سے خوست اور وہاں سے لاہور ہوتے ہوئے قادیان تشریف لائے۔ حضرت اقدسؑ اور خلیفہ اول حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کی صحبت سے فیضیاب ہوتے۔ آپ صاحب کشف و الہام بزرگ تھے۔ ایک روز بہشتی مقبرہ جاتے ہوئے ساتھیوں سے فرمایا تم پیچھے رہ گئے ہو میں ساتھ چلنے کی کوشش کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات مجھے عطا کئے گئے ہیں۔ ایک کشف میں دیکھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن پر چادر کی مانند بچھائے گئے ہیں کہ بالکل جدا نہیں ہو سکتے۔ اور یہ الہام ہوا۔

جُنِنَّہٗ مُتَوَّرٌ مُّحَمَّدٌ
مُعَطَّرٌ يُّنْكَا الْقُوَّادُ الْمُنْكَرُوْنَ
نَوِّرْ عَيْنِيْ نُوْرٌ۔

(شہید مرحوم کے چشمدید واقعات صـ۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سفر جہلم کے دوران حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کی وفات کے متعلق الہام ہوا۔

قُتِلَ خَيْبَةً وَزِيْدَ هَيْبَةً

یعنی کسی نے اس کی بات کو نہ سنا اور قتل کیا گیا اور یہ قتل ہیبتناک تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب پر بھی یہ بات منکشف ہو چکی تھی چنانچہ حضرت مولوی عبد الواحد سیالکوٹی کی روایت ہے کہ جہلم کی بات ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ رات کے وقت باہر سے کمرے میں تشریف لائے اور فرمایا "بار بار الہام ہو رہا ہے شودا سر بدہ ۔ سر بدہ سر بدہ"

(رسالہ خالد ربوہ جنوری ۱۹۵۷ء)

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ حضور سے واپس کابل جانے کے لئے رخصت ہونے لگے تو جوش عقیدت سے حضورؑ کے قدموں پر گر پڑے اور دونوں ہاتھوں سے حضورؑ کے قدم پکڑ کر عرض کیا کہ دعا فرمائیں۔ حضورؑ نے فرمایا میں دعا کرتا ہوں۔ آپ میرے پاؤں چھوڑ دیں۔ انہوں نے پاؤں پکڑے رکھے تو حضورؑ نے فرمایا الامر فوق الادب۔ تب آپ نے پاؤں چھوڑ دئے۔

(چشمدید حالات)

آخر جنوری ۱۹۰۳ء آپ قادیان سے روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچ کر مسجد گمٹی والی میں وعظ فرمایا۔

(الفضل ۷ اگست ۱۹۱۵ء)

یہاں دو روز قیام کے بعد خوست روانہ ہوئے تو الہام ہوا۔ اذھب الی فرعون۔

خوست پہنچ کر امیر افغانستان کو ذریعہ

خط اپنی واپسی کی اطلاع دیتے ہوئے تفصیلاً تمام حالات لکھ بھیجے کہ قادیان میں مسیح موعودؑ کی زیارت کرنے کے بعد اس سال حج کو جانا نہ ہو سکا۔ مطابق قرآن و حدیث میں اُن پر ایمان لا چکا ہوں۔ یہ خط ایسے لوگوں کے ہاتھ لگا جو مخالف اور شریر تھے۔ انہوں نے امیر سے خط لکھوایا کہ آپ بے خطر چلے آئیں اگر دعویٰ سچا ہوگا تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ کابل پہنچنے پر شہید مرحوم کو قید میں زنجیروں سے جکڑ دیا گیا۔ چار مہینے گذر جانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کو ترغیب دی گئی کہ اگر اپنے عقائد سے توبہ کریں تو رہائی دے کر پہلے والا رتبہ و درجہ بحال کیا جائے گا۔ لیکن شہید مرحومؓ نے آخری جواب دیا کہ میں صداقت کو چھوڑ نہیں سکتا، چنانچہ ملاؤں نے کفر کا فتویٰ صادر کر کے امیر سے اس پر دستخط کروا لئے۔ اور پھر کا غذات حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کے گلے میں ڈال کر پا بجولاں مقتل کی طرف لے جایا گیا یہاں شہید مرحوم کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا۔ اس حالت میں امیر پھر خود ان کے پاس گیا اور مسیح موعودؑ کی صداقت سے انکار کی ترغیب دی۔ لیکن نہایت اطمینان اور کمال بے خوفی سے جواب وہی دیا گیا جو اس سے پہلے دیا جا چکا تھا۔ یہ ۱۴ر جولائی ۱۹۰۳ء کا دن تھا۔ تب قاضی نے پہلا پتھر مارا۔ اس کے بعد پتھروں کی بارش شروع ہوئی اور چند لمحوں میں شہید مرحومؓ کا جسد اطہر پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضور اقدس علیہ السلام نے صاحبزادہ صاحب کے متعلق فرمایا ہے :-

> "اے عبداللطیف تجھ پر ہزار رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔"
>
> (تذکرۃ الشہادتین)

۳۔ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہیدؓ

سبزہ کا رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

مولوی صاحب مرحومؓ کے والد ماجد کا نام مکرم امان اللہ خان صاحب تھا۔ کابل کے پاس ایک گاؤں خوجہ، تحصیل رکھہ، ضلع پنجشیر کے رہنے والے تھے۔ (اخبار کشمیر مورخہ ۲۱ر ستمبر بحوالہ الفضل ۳۰ر نومبر ۱۹۲۴ء)

احمدی ہونے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے قادیان چلے گئے ۱۹۱۹ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے دوران تعلیم ہی انہیں احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے افغانستان بھجوا دیا۔ آپ نے انفرادی رنگ میں اپنے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کی۔ افغانستان میں ان دنوں مذہبی آزادی پر قدغن تھی۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں جب امیر حبیب اللہ خان قتل ہو گئے تو امیر امان اللہ خان نے اعلان کروایا کہ اس کی حکومت مکمل مذہبی آزادی کا اعلان کرتی ہے۔

(الفضل ۲۵ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

اس اعلان پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایما پر افغانستان سے آمدہ ایک نمائندہ وفد کے ساتھ شملہ میں باہمی مفید ملاقات کا انتظام کرایا گیا تاکہ جو اعلان کابل سے مذہبی آزادی کے تعلق میں ہوا ہے اُس کی تصدیق ہو سکے۔ احمدی وفد میں مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی بھی تھے۔ جو کابل میں اظہار احمدیت کی آزادی نہ پا کر چودہ سال کی عمر میں چلے آئے تھے۔

افغانستان وفد میں ایک ہندو وزیر خارجہ بھی تھے۔ جو مکرم نیک محمد خان صاحب کے والد مکرم میر احمد خان صاحب کے احسان مند رہے تھے۔ اُس نے اور محمود طرزی صاحب وزیر خارجہ نے احمدی وفد کو یقین دلایا کہ احمدیوں سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔ یہ اپنے عقائد کا اظہار کر سکتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ اس سلسلے میں وطن چھوڑ کر چلے گئے ہیں وہ بھی واپس آ سکتے ہیں۔ (الفضل ۱۴ر جون ۱۹۵۶ء)

محترم مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو ہدایت بھیجی گئی کہ ہندوستان سے واپسی پر وہ محمود طرزی صاحب سے ملیں۔ وہ ان سے ملے اور کسی حد تک کچھ شکایات کا ازالہ بھی ہوا۔ ابھی کچھ عرصہ ہی گذرا تھا کہ انہیں پھر تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ [illegible] میں دو احمدیوں کو پھر گرفتار کیا گیا ۱۹۲۴ء میں حکومت نے مولوی صاحب شہید کو طلب کیا اور پوچھا کہ کیا وہ احمدی ہیں؟ شہید مرحوم نے اپنے عقائد کا کھلا اعتراف کیا اور انہیں اس وقت تو رہا کر دیا گیا لیکن پھر تھوڑے عرصے کے بعد ہی آپکو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔

۳۰ر ذی الحج ۱۳۴۲ھ مطابق یکم اگست ۱۹۲۴ء کو شہید مرحوم نے جیل سے مکرم فضل کریم صاحب بھیروی کو جو اُن دنوں کابل میں مقیم تھے ایک خط لکھا جس میں اپنے حالات تفصیلاً بتائے۔

(اصل خط فارسی میں ہے جو خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔ اس کا عکس ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۴ء کے الفضل میں چھپا ہے) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ "گرفتاری سے اب تک چار مختلف کوٹھریوں میں تبدیل کیا جا چکا ہوں۔ جس قدر اندھیرا ہوتا ہے اُسی قدر اللہ تعالیٰ مجھے روشنی اور اطمینان قلب عطا فرماتا ہے۔ یہ خط حضور خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیں اور دوسرے احمدی احباب کو بھی دُعا کے لئے درخواست کی جائے۔ کہ یہ نالائق بندہ دین کی خدمت میں کامیاب ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے قید سے رہائی ملے یا قتل ہونے سے نجات ملے بلکہ یہ خواہش ہے کہ میرا ذرہ ذرہ اسلام پر قربان ہو" (ملخص) شہید مرحوم کو محکمہ شرعیہ ابتدائیہ کی طرف سے ۱۱ر اگست ۱۹۲۴ء کو ارتداد کا فیصلہ سنایا گیا۔ ۱۹ر اگست ۱۹۲۴ء کو عدالت مرافعہ نے آپ کا دوبارہ بیان لے کر فیصلہ ارتداد کی توثیق کی اور واجب القتل ٹھہرایا۔ ۳۱ر اگست ۱۹۲۴ء کو شہید مرحوم کو کابل کی گلیوں میں پھرایا گیا ساتھ ساتھ سنگساری کے اعلان کی منادی ہو رہی تھی۔ شہید مرحوم بجائے گھبرانے یا ایمان میں متزلزل ہونے کے نہایت اطمینان اور معصوم متبسم چہرے سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ عصر کے وقت [illegible] چھاونی کے میدان شیرپور میں ان سے ان کی آخری خواہش کے مطابق جب حکام نے انہیں نماز ادا کرنے کی اجازت دی تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے نمونہ کی مطابقت میں شہید مرحوم نے جلدی جلدی نماز ادا کی مبادا کہ لوگ یہ خیال کریں کہ موت کے ڈر سے لمبی نماز پڑھی۔ پھر اعلان کیا گیا کہ اب میں تیار ہوں اس پر آپ کو کمر تک زمین میں گاڑ کر کابل کے سب سے بڑے عالم نے پہلا پتھر مارا جس پر آپ پر پتھروں کی بارش شروع ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ پتھروں کے ڈھیر میں دب کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو کر صداقت احمدیت کا جیتا جاگتا ثبوت بن کر رہ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ [illegible])

۴، ۵۔ محترم حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب و محترم حضرت قاری نور علی صاحب

حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہید کے واقعہ سنگساری پر جب انسان دوست اور مہذب دنیا تلملا اُٹھی اور پریس کے ذریعہ ایک عالمگیر احتجاج کیا گیا تو کابل کی بدبخت حکومت اس پر اور سیخ پا اور مشتعل ہو گئی چنانچہ اس نے ۵ر فروری ۱۹۲۵ء کو دو اور احمدیوں محترم مولوی عبدالحلیم صاحب ساکن چراسیہ اور محترم قاری نور علی صاحب ساکن کابل کو سنگسار کرا دیا۔ ان شہداء پر پتھر مارنے والوں میں بھیرہ کے صوفی عبدالرحیم صاحب پراچہ بھی تھے جنہوں نے اس بہیمانہ واقعہ سے متاثر ہو کر احمدیت قبول کر لی۔

(الفضل ۱۱ر فروری ۱۹۲۵ء)

اس المناک حادثہ پر دنیا کے انصاف پسند حلقوں نے پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ احتجاج کیا۔ ان میں دنیا بھر کے مشہور دانشور اور علمی وقار رکھنے والے مثلاً برطانوی مورخ ایچ۔ جی ویلز، سر آرتھر کونن، سر الیور لاج، کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ، پروفیسر نکلسن، مولانا محمد علی جوہر، جناب عبدالماجد دریابادی اور مہاتما گاندھی شامل تھے۔ ہندوستان کے ہندو مسلم پریس نے بھی اس واقعہ کی بھرپور مذمت کی، انڈین ڈیلی میل بمبئی ۱۴ر فروری ۱۹۲۵ء، سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۱۷ر فروری ۱۹۲۵ء ریاست دہلی ۱۱ر فروری ۱۹۲۵ء۔ مدراس میل "مدراس" بحوالہ سٹیٹس مین کلکتہ "تحفۂ" [illegible] ۱۲ر فروری ۱۹۲۵ء "اہل حدیث امرتسر" ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲۴ء "پیر کاشتکار لاہور" ۱۲ر فروری ۱۹۲۵ء بحوالہ الفضل ۲۴ر مارچ ۱۹۲۵ء اور "زمیندار لاہور" ۱۹ر فروری ۱۹۲۵ء وغیرہ اخبارات نے بھی اس ظلم پر احتجاج کیا جو ریکارڈ کے کالموں میں بھرا ہوا ہے۔ [illegible] ہندی عاشق پاک [illegible]

(باقی آئندہ)

زمانہ درویشی کے ابتدائی ایام کا جب خیال کرتا ہوں تو خیالات میں واقعات کا ایک ہجوم امنڈ پڑتا ہے۔ وہ ایام کیا ہی پیار بھرے لمحات تھے۔ خدا تعالیٰ کے پیار اور محبت میں ڈوبے ہوئے لمحات اس کے حضور دعاؤں اور گریہ وزاری کے لمحات۔ اپنے پیارے امام و آقا کی جدائی کے اضطراب و بے قراری سے مملو لمحات ایثار اور قربانی کے عزم اور حوصلہ میں ڈوبے ہوئے اوقات نمازوں اور دعاؤں سے معمور راتیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہمارے غیر از جماعت پڑوسی بھی جب ان سے بے تکلفیاں بڑھیں تو بتایا کرتے کہ ہم ان دنوں میں آپ کی راتوں کو گریہ وزاری سنتے تو دل ہی دل میں سوچتے کہ شاید ان کا کوئی پیارا وجود ان سے بچھڑ گیا ہے۔ گویا وفات پاگیا ہے۔ جس کے غم میں یہ رونا دھونا اٹھا ہے۔ خیال کرتے کہ صبح معلوم کریں گے۔ مگر صبح ہوتی تو مسکراتے چہرے عزم اور حوصلہ لئے کاروبار زندگی میں مصروف نظر آتے۔ پوچھنے کا حوصلہ نہ ہوتا۔

ہمارا تو حال یہ تھا کہ ڈر اور خوف کے نام کی کوئی چیز ہمارے واہمہ تک نہ گذرتی تھی۔ اور افکار زندگی۔ و قیام زندگی کا ہمیں کوئی غم اور فکر نہ تھا۔ غم اور فکر تھا تو صرف اس عہد کو نبھانے کا جو اپنے آقا سے باندھا تھا۔ ہمارے اشک افکار زندگی سے بے نیاز تھے

بے نیازی حد سے گذری [illegible] کی پوچھ
موت سے پہلے [illegible] ہوا نہیں

آج مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان صحابہؓ کا ذکر خیر کرنا ہے جنہوں نے اس پُر آشوب دور میں اپنے آقا کے دروازے پر آ دھونی رما کر درویشی میں جینا قبول کیا اور اس عہد کو تادم واپسیں نبھایا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء کو درویشان کی جو فہرست مرتب ہوئی اس میں درویشان صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اور نومبر ۱۹۴۸ء میں تین قافلوں کی صورت میں کچھ درویشان کا تبادلہ عمل میں آیا۔ تو اس تبادلہ میں مزید صحابہؓ قادیان آکر درویشان میں شامل ہو گئے۔ اس کی تعداد میں تین وجود ایسے بابرکت وجود تھے جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بھی اپنے ۳۱۳ صحابہ میں شمار فرمایا ہے۔ یہ تین وجود تھے۔ حضرت منشی محمد الدین صاحب واصلباقی رضی اللہ عنہ۔ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ۔ میں درویش صحابہؓ کے ذکر خیر کی ان مقدس وجودوں کے ذکر سے ابتدا کرتا ہوں۔ یہاں تفصیلی حالات کی گنجائش نہیں صرف چند باتیں بیان ہو سکیں گی۔

حضرت منشی محمد الدین صاحبؓ واصلباقی

آپ کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ اور پٹواری کے طور پر گورنمنٹ سروس [illegible] تھے ترقی پاکر ضلع میں واصلباقی نویس کے عہدہ پر فائز ہوئے اور اسی عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ابتدائی صحابہ میں سے ہیں کثرت سے قادیان آتے اور آخر میں قادیان میں ہی بس گئے تھے۔ مئی ۱۹۴۸ء میں قادیان آکر درویشوں کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ مسجد مبارک میں ایک پروگرام صحابہ کرامؓ سے روایات سننے کا بھی جاری کیا گیا تھا۔ اس میں آپ نے سب سے نمایاں حصہ لیا۔ آپ فجر کی نماز پڑھ کر اپنے گھر جاتے ہوئے رستہ میں ڈھاب خانہ میں گر پڑے۔ اور چند روز صاحب فراش رہ کر ۱۰ر نومبر ۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں صحابہ خاص کے قطعہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کا ایک نمایاں وصف باوضو رہنے کا میں نے نوٹ کیا ہے۔ آپ کو رستہ میں جاتے ہوئے بھی اگر وضو ٹوٹنے کا احساس ہوتا تو وضو کر لیتے۔ اور اگر اس کا موقعہ میسر نہ ہوتا تو آپ نے صاف مٹی کا ایک ڈھیلا اپنی جیب میں رکھا ہوتا اس سے تیمم فرما لیتے۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحبؓ

(سابق اُوجاگر سنگھ)

آپ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اور ایک سکھ گھرانہ سے تھے۔ آپ کے والد سردار جندا سنگھ صاحب فوج میں رسالہ میں ملازم تھے آپ بھی جوان ہوئے تو رسالہ میں بھرتی ہو گئے۔ اور فوج کی ملازمت کے دوران ہی آپ کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اور آپ ملازمت چھوڑ کر قادیان آگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی تعلیم و تربیت پر حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح اولؓ) کو مقرر کیا۔ آپ نے تھوڑے [illegible] میں اردو عربی پر عبور حاصل کر لیا۔ اور طب و حکمت بھی پڑھی۔ اور ایک عرصہ تک جماعتی درسگاہوں میں معلم کے طور پر خدمات انجام دیں۔ مئی ۱۹۴۸ء میں آپ بھی قادیان آکر درویشوں میں شامل ہوئے۔ حضور نے آپ کو ناظر تعلیم و تربیت مقرر فرمایا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آپ نے بطور ناظر تعلیم و تربیت کام کیا۔ ۱۹۵۰ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ بیماری کے باعث آپ کو بغرض علاج پاکستان بھجوا دیا گیا۔ اور وہاں دارالہجرت ربوہ میں آپ نے ۹ر جولائی ۱۹۵۰ء کو وفات پائی اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحبؓ قادیانی

آپ کا اصلی نام مہتہ ہریش چندر ولد مہتہ گورانڈیتہ مل تھا۔ اوائل جوانی میں اسلام قبول کیا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ اسلام قبول کر لینے کے بعد آستانہ محبوب پر ہی رہ پڑے۔ اور اپنے والدین اور بہن بھائیوں و دیگر قریبی رشتہ داروں کے بار بار کوشش اور اصرار پر واپس جانے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ ایک مرتبہ چند روز کے لئے گئے بھی مگر جلد واپس آگئے اور تا حیات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دامن سے وابستہ رہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو بھی اپنے ابتدائی جانثار ۳۱۳ صحابہ میں شمار فرمایا ہے۔ آپ مئی ۱۹۴۸ء میں درویشان قادیان میں شامل ہوئے۔ قادیان میں آپ ممبر صدر انجمن احمدیہ۔ قائمقام ناظر اعلیٰ۔ اور اخبار بدر کے پرنٹر و پبلشر رہے۔ ۱۹۶۰ء کے جلسہ سالانہ کے بعد آپ اپنے عزیزوں کی ملاقات کی غرض سے پاکستان گئے اور وہاں حالت سفر میں ہی مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۶۱ء کو وفات پائی۔

آپ کا جنازہ قادیان لایا گیا اور یہاں قطعہ ۳ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ جٹ

آپ کے والد کا نام ملک برکت علی

صاحب تھا۔ آپ کے ماموں حضرت حافظ حامد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے اپنے ماموں کے گھر میں ہی پرورش پائی۔ اور بچپن قادیان میں گذارہ اور ہوش سنبھالتے ہی صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں شامل ہوئے مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پائی۔ اور پھر ریٹائیر ہونے تک مدرسہ احمدیہ ہی سے منسلک رہے۔

تقسیم ملک کے بعد آپ ۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو امیر جماعت احمدیہ قادیان مقرر ہوئے اور پھر ۱۹۴۸ء میں محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے قادیان سے جانے کے بعد ناظر اعلیٰ بھی مقرر ہوئے۔ اور ان دونوں عہدوں پر آپ تا حیات فائز رہے۔ آپ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۷ء تک میونسپل کمیٹی کے ممبر اور تین سال تک پریذیڈنٹ۔ جماعت احمدیہ قادیان کے جنرل پریذیڈنٹ ناظم قضاء۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ بھی رہے۔ ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہو کر ۹ جنوری ۱۹۷۷ء کو واپس قادیان آئے۔ مورخہ ۱۶ جنوری دل کا حملہ ہوا۔ جو مقامی علاج سے ایک حد تک کنٹرول ہو گیا۔ ذرا افاقہ ہونے پر امرتسر سے امراض قلب کے ماہر ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔ بظاہر حالت تسلی بخش تھی۔ مگر ۲۰ جنوری کو رات ۹ بجے پھر دوسری بار بیماری کا حملہ ہوا۔ اور آپ نے چند لمحوں میں جان شیریں جان آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ قطعہ صحابہ خاص میں دفن ہوئے۔

حضرت بابا اللہ دتا صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام مکرم شہباز خان صاحب تھا۔ آپ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے۔ اور نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے یہی ۱۹۴۸ء کو قادیان آکر درویشان میں شامل ہوئے پیرانہ سالی کی وجہ سے کوئی مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے

مزار پر حاضری اور اس احاطہ کی صفائی کو اپنا معمول بنا لیا ہوا تھا۔ روزانہ صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر بہشتی مقبرہ چلے جاتے اور دعا سے فارغ ہو کر صفائی میں لگ جاتے۔ اور ظہر تک اسی میں مصروف رہتے۔ چند روز بیمار رہ کر مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۰ء کو وفات پائی۔ اور بہشتی مقبرہ قادیان میں قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا محمد احمد صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام غلام حسین صاحب عرف مھبو تھا۔ آپ سٹروعہ ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے نہایت سادہ طبع بزرگ تھے۔ ایک لمبا عرصہ آپ حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کی ڈیوڑھی میں دربانی کا فریضہ ادا کرتے رہے۔ اور ملک تقسیم ہونے پر قادیان میں دیار محبوب کی درویشی اختیار کی۔ چونکہ نچلا رہنا آپ کی طبیعت کو پسند نہیں تھا۔ آپ گیٹ مسجد مبارک کے سامنے درزی خانہ والی دکان میں بیسن کی مٹھائیاں بنا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ چند ہفتے بیمار رہ کر ۸۷ سال کی عمر میں ۲۰ جولائی ۱۹۵۰ء کو وفات پائی۔ اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت عبد اللہ خان صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام مکرم عبد الغفار صاحب تھا۔ آپ کا وطن علاقہ خوست افغانستان تھا۔ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ قادیان آئے۔ اور ہمیشہ ہمیش در محبوب پر ہی ٹک گئے ایک عرصہ تک آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے محافظ رہے۔ اور پھر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بطور پہرہ دار خدمات بجا لاتے رہے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ اسی خدمت پر مامور تھے۔ ۱۹۵۳ء کی ابتداء میں بیمار ہوئے پہلے مقامی طور پر بھی دکھایا گیا اور امرتسر میں داخل

کرا کے علاج ہوتا رہا۔ متعدد مرتبہ خون بھی چڑھایا گیا مگر فائدہ نہیں ہوا۔ آخری ایام میں انہیں قادیان لے آیا گیا۔ اور ۸ اپریل ۱۹۵۳ء کو وفات پائی۔ اور قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا عبد السبحان صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام مکرم رحمٰن میر صاحب تھا۔ تقسیم ملک سے قبل ہی قادیان محلہ دار البرکات میں رہائش رکھتے تھے۔ کشمیر کے رہنے والے تھے۔ مگر عرصہ دراز سے پنجاب میں ہی رہ پڑے تھے۔ قادیان میں مکانوں میں سفیدی اور رنگ و روغن کا کام کرنے کا تجربہ رکھتے تھے تقسیم ملک کے بعد درویش بن کر دیار حبیب میں رہ پڑے عمر ۸۰ سال کے لگ بھگ تھی۔ کوئی زیادہ مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ چائے خاص طور پر خود بنا کر پیا کرتے تھے۔ اور رات و دن کا زیادہ حصہ تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے گذارتے تھے۔ زندگی کے آخری تین سال بستر پر ہی گذارے اور ۲۳ اپریل ۱۹۵۱ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ مقبرہ بہشتی قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت حاجی ممتاز علی صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام مکرم حضرت ذوالفقار علی صاحب گوہر رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ صحابی ابن صحابی تھے۔ حضرت خان ذوالفقار علی صاحب گوہر جنگ آزادی ہند کے مشہور سالار علی برادران مولانا محمد علی شوکت علی کے بڑے بھائی تھے اور حاجی ممتاز علی صاحب آپ کے فرزند تھے۔ کچھ عرصہ بیرون ہند بطور مبلغ بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ آپ کی صحت اوائل جوانی سے ہی خراب تھی اول دمہ کا عارضہ ہوا۔ جو بڑھ کر سل کی صورت اختیار کر گیا۔ آپ ۱۹۴۸ء میں درویشان میں شامل ہوئے۔ اپنی دائمی علالت کے باعث ۹ جولائی ۱۹۵۴ء کو وفات پائی قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا بھاگ صاحب رضؓ امرتسری

آپ کے والد کا نام مکرم میاں جیوا صاحب تھا۔ آپ ضلع امرتسر کے باشندہ تھے مگر ایک عرصہ سے قادیان میں محلہ دار البرکات شرقی میں رہتے تھے۔ اور زر دوزی کا کام کیا کرتے تھے۔ تقسیم ملک کے وقت آپ زخمی حالت میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں لائے گئے۔ اور ایک لمبے علاج کے بعد صحت یاب ہو گئے۔ پیرانہ سالی کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتے تھے دعاؤں میں مصروف رہتے۔ اور زندگی کے آخری چند سال آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے باغ والے مکان میں گذارے اور ۱۸ جون ۱۹۵۶ء کو داعی اجل کو لبیک کہا۔ بہشتی مقبرہ قطعہ صحابہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت بابا شیخ احمد صاحب رضؓ

آپ کے والد کا نام مکرم قاری غلام حلیم صاحب تھا۔ آپ کے والد صاحب محکمہ پولیس میں ملازم تھے ۱۸۹۸ء میں آپ کے والد صاحب بمقام شاہدرہ لاہور اپنی ملازمت کے تعلق میں مقیم تھے جہاں حضرت حکیم احمد الدین صاحب رضؓ استاذ الاطباء موجد طب جدید مشرقی کی تبلیغ سے متاثر ہو کر داخل احمدیت ہوئے اول بذریعہ خط بیعت کی اور اگلے سال جلسہ سالانہ پر قادیان آکر بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی عمر اس وقت ۱۵ سال تھی۔ اس طرح دونوں باپ بیٹا صحابی ہوئے۔ آپ کے والد صاحب ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں مقیم ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ نے درویشی اختیار کی۔ معمر ہونے کی وجہ سے کوئی مشقت کا کام نہیں کر سکتے تھے۔ خلوت نشین تھے۔ دعا گو تھے۔ اپنے ہی مکان میں مقیم رہے۔ چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء کو وفات پا کر قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔

نوٹ: درج ذیل درویش صحابہ کے حالات جگہ کی قلت کی وجہ سے شائع نہ ہو سکے۔ (ایڈیٹر)

حضرت بابا صدر الدین صاحب رضؓ۔ حضرت بابا کرم الٰہی صاحب رضؓ۔ حضرت حافظ صدر الدین صاحب رضؓ۔ حضرت بابا اللہ بخش صاحب رضؓ۔ حضرت حاجی محمد الدین صاحب رضؓ۔ حضرت بابا چوہدری فضل احمد صاحب رضؓ۔ ۲۴

۲۳۔ حضرت بابا غلام محمد صاحب رضؓ۔ حضرت بھائی شیر محمد صاحب رضؓ۔ حضرت ڈاکٹر عطر الدین صاحب رضؓ۔ حضرت حافظ عبد الرحمٰن صاحب رضؓ۔ حضرت چوہدری حق دین صاحب رضؓ۔ حضرت بھائی

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن (اتر پردیش)

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ

حضور پُر نور نے کلمۃ اللہ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ محترم خواجہ حسن نظامی نے منادی دہلی ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۲ء میں آپ کے متعلق فرمایا "دراز قد مضبوط اور بھاری جسم عمر چالیس سال سے زیادہ گندمی رنگ چوڑا چکلا چہرہ فراخ چشم فراخ عقل فراخ علم اور فراخ عمل..... عقیدہ قادیانی چپ رہتے ہیں اور بولتے ہیں تو کانٹے میں تول کر اور بہت احتیاط کے ساتھ پورا تول کر بولتے ہیں۔ سیاسی عقل ہندوستان کے ہر مسلمان سے زیادہ رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم وزیر ہند اور وائسرائے اور سب سیاسی انگریز اُن کی قابلیت کے مداح ہیں اور ہندو لیڈر بھی بادل نخواستہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ شخص ہمارا حریف تو ہے مگر بڑا ہی دانشمند حریف ہے..... اور بڑا ہی کارگر حریف ہے گول میز کانفرنس میں ہر ہندو ہر مسلمان اور ہر انگریز نے چوہدری ظفر اللہ خان کی لیاقت کو مانا اور کہا کہ..... اگر کوئی ایسا آدمی ہے جو فضول اور بیکار بات زبان سے نہیں نکالتا اور زمانے کے پالیٹکس پیچیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے تو وہ چوہدری ظفر اللہ ہے"

آپ نے خود ایمان لانے کا واقعہ یوں تحریر فرمایا ہے کہ شروع ستمبر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب مجھے اپنے ساتھ لاہور لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں لاہور میں تشریف رکھتے تھے۔ ۳ر ستمبر کے روز ان کا لیکچر میلا رام کے منڈوے میں ہوا یہ لیکچر موسوم بہ "لیکچر لاہور" حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھ کر سنایا تھا۔ والد صاحب مجھے بھی اپنے ہمراہ وہاں لے گئے۔ میری عمر اس وقت ساڑھے گیارہ سال کی تھی۔ لیکن وہ منظر مجھے خوب یاد ہے مجھے اسٹیج پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرسی کے قریب ہی جگہ مل گئی اور میں تقریباً آپ ہی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔ گو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے لیکچر بھی توجہ سے سنا ہوگا یا کم سے کم بعد میں توجہ سے پڑھا ہوگا کیونکہ اس لیکچر کے بعض حصے اس وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں۔ لیکن میری توجہ زیادہ تر حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف رہی آپ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے اور ایک سفید رومال آپ کے ہاتھ میں تھا۔ جو اکثر وقت آپ کے چہرہ مبارک کے نچلے حصہ پر رکھا رہا۔ میرے دل میں اس وقت کسی قسم کے عقائد کی تنقید نہیں تھی جو اثر بھی میرے دل پر اس وقت ہوا وہ یہی تھا کہ یہ شخص صادق ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے۔ اور ایک محبت میرے دل میں آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لئے حضور کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لے کر اب تک مجھے کسی وقت بھی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوتے رہے ہیں جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو آپ کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور وہی اثر اب تک میرے لئے حضور کے دعوے کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ ۳ر ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔

(اصحاب احمد جلد ۱۱ صفحہ ۵)

آپ ۶ر فروری ۱۸۹۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا یہیں سے گریجویشن کر کے برطانیہ میں کنگز کالج میں داخل ہوئے اور لنکنز ان سے قانون کی اعلیٰ ڈگری بار ایٹ لاء پاس کیا۔ ۱۹۲۶ء میں آپ نے لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے انتخاب میں اپنے حریف کو شکست دے کر انتخاب جیتا۔ ۱۹۳۵ء میں میں ہندوستان کے گورنر جنرل کی ایگزیکٹیو کونسل کے رکن مقرر ہوئے جو ہندوستان کی پارلیمنٹ شمار ہوتی تھی۔ ۱۹۳۱ء میں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مقرر ہوئے اور اس کے سالانہ کنونشن نئی دہلی میں صدارت کی اور فاضلانہ خطبۂ صدارت پیش کیا۔ آپ نے ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۳ء میں تینوں گول میز کانفرنسوں میں رکن کی حیثیت سے شریک رہ کر سرگرم عمل رہے جس کے نتیجہ میں ہندوستان کی ملکی سطح کا لیڈر اور رہبر تسلیم کیا گیا۔ اور آپ کی درج میں مقالے لکھے گئے یہ گول میز کانفرنس ہندوستان کی تحریک آزادی کا نہایت اہم رخ ثابت ہوا۔ ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء تک ہندوستان کی سپریم کورٹ جس کو ان دنوں فیڈرل کورٹ کہتے تھے کے جج رہے۔ اور کچھ عرصہ کے لئے چین میں ہندوستان کے سفیر بھی مقرر ہوئے۔ آپ پاکستان کے وزیر خارجہ بھی رہے اور ایک عرصہ تک عالمی ادارے اقوام متحدہ کے ممبر رہے۔ آپ کی یادگار تقاریر جو اقوام متحدہ میں ہوئیں اُس کی بازگشت آج بھی سنائی دیتی ہے۔ اور جو خدمت آپ نے مسلم ممالک کی کی ہے۔ آج بھی عرب ممالک میں آپ کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ آپ ۱۹۵۴ء میں عالمی عدالت انصاف کے جج مقرر ہوئے۔ سن ۱۹۷۰ء میں آپ عالمی عدالت کے صدر مقرر ہوئے۔ آپ اسلامی دنیا کے پہلے فرد تھے جو اس عظیم عہدے پر پہنچے۔ اور ۱۹۷۳ء میں پھر اس عہدے پر آپ کی تقرری یقینی تھی لیکن آپ نے ایک خواب میں ایسا اشارہ پایا کہ دنیوی تمام کام چھوڑ چھاڑ کر مکمل طور پر جماعتی کاموں میں لگ گئے اور جو خدمات آپ نے انسانیت کی کی ہیں اُن کا اعتراف اکابرین اُمت نے کیا ہے جو الفضل ما شھدت بہ الاعداء کا مصداق ہے۔

مشہور اخبار روزنامہ "الحیات" لبنان نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ

ظفر اللہ خان وہ مضبوط ترین آواز ہے جو بین الاقوامی مجالس میں عربوں کی خاطر گونجی۔ تصفیۂ فلسطین اور تیونس و مراکش وغیرہ کے معاملات میں ظفر اللہ خان کے شاندار و دلیرانہ دفاع کی وجہ سے ظالم مستعمرین بالکل دنگ رہ گئے۔ ظفر اللہ خان وہ عظیم شہسوار ہے جو عالمی کشمکش کے میدان میں عربوں کی آزادی اور اُن کے حقوق کی حفاظت کے لئے متواتر لڑتا رہا۔ وہ شخص جو اپنی اخلاقی بلندی اولو العزمی قوت ایمانی بلاغت و سحر بیانی کے لحاظ سے پوری ایک قوم کے برابر ہے۔ وہ شخص جو عربوں کے معاملات میں .... کے لحاظ سے آٹھ کروڑ پاکستانیوں بلکہ تمام عالم اسلامی کا خلاصہ ہے۔

حضرت چوہدری صاحب کی علالت کے وقت جہاں دُنیا کی نامور شخصیتوں نے آپ کی عیادت کی اور تار خطوط اور ٹیلیفون کے ذریعہ صحت کا حال دریافت فرماتے رہے۔ وہاں شاہ مراکش نے خصوصی ٹیلیگرام کے ذریعہ آپ کی صحت سے متعلق تشویش کا اظہار کیا جس کو روزنامہ "ڈان" کراچی ۱۲ر اگست ۱۹۸۵ء ص ۲ پنجاب ایڈیشن نے یوں محفوظ کیا ہے۔

"چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی صحت کے بارے میں شاہ مراکش کی تشویش"

لاہور - ۱۱ اگست مراکش کے شاہ حسن ثانی نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے افراد خانہ کے نام ایک تار میں کہا کہ یہ بزرگ عالمی رہنما جو آجکل بیمار ہیں ایک عظیم مجاہد راسخ العقیدہ مسلمان اعلیٰ پائے کے سفارت کار اور ایک فصیح البیان مقرر ہیں۔ نیز آپ ایک ایسی بین الاقوامی شخصیت ہیں جن کا عالمی سطح پر بے حد احترام کیا جاتا ہے۔ اور جن سے محبت کا تعلق رکھنے والے ہر جگہ موجود ہیں۔ شاہ حسن نے تار میں مزید کہا ہے کہ عرب ممالک خصوصاً مراکش اور تیونس میں ہمیشہ ان کا ذکر محبت و عقیدت سے اور تشکر و امتنان کے ساتھ فخریہ لہجہ میں کیا جاتا ہے اور ہمیشہ کیا جاتا رہے گا کیونکہ موصوف نے اقوام متحدہ میں ان ممالک کے مفادات اور موقف کی شاندار رنگ میں وکالت کی تھی۔ شاہ حسن نے چوہدری صاحب کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی ہے۔ یہ شہرۂ آفاق قانون دان آسمان احمدیت کا درخشندہ ستارہ ۹۳ سال کی عمر پا کر یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب
نوبل انعام یافتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت احمدیہ کے شاندار مستقبل سے متعلق فرمایا تھا کہ "میرے فرقے کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل و براہین اور نشانات کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔" اور یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسیح آخر الزماں کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ پورے کئے اور متعدد ایسی ہستیاں تاریخ احمدیت میں ملیں گی جو علم و عمل کے میدان میں اپنا لوہا ایک دنیا سے منوا چکی ہیں جیسے پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب محترم اختر اورینوی صاحب جو ایک عرصہ تک بہار یونیورسٹی میں شعبۂ اردو کے صدر رہ چکے ہیں، خان بہادر سید محی الدین ایڈوکیٹ رانچی، سلسلہ کے بڑے بڑے مقدمات میں خدمات انجام دیتے رہے۔ محترم شیخ عبد القادر محقق۔ اور حضرت محمد احمد صاحب مظہر صحابی جو اس وقت تک چار درجن زبانوں سے زیادہ زبانوں پر عبور حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو ثابت کر چکے ہیں کہ عربی زبان سب زبانوں کی ماں ہے اور عالمی شہرۂ آفاق ڈاکٹر عبد السلام صاحب جنہوں نے نامور سائنسدان آئن سٹائن کی تھیوری کو توڑ کر ایک نئی تھیوری پیش کی جس سے سائنس کی دنیا میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ آپ کی پیدائش ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء بروز جمعۃ المبارک ہوئی آپ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد السلام تجویز فرمایا۔ مقولہ ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آپ نے چوتھی اور آٹھویں جماعت میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے وظیفہ حاصل کیا۔ میٹرک اور ایف اے بی اے اور ایم اے کے تمام امتحانات میں اوّل انعام حاصل کیا اس طرح کی متعدد پوزیشنیں تعلیمی اعتبار سے حاصل کرتے رہے۔ اور پاکستان کے تعلیمی ریکارڈ توڑ دیئے۔ ۱۹۴۶ء میں آپ کیمبرج یونیورسٹی میں داخل ہوئے وہاں بھی فزکس اور حساب میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ آپ نے جو مقالہ لکھا وہ جس ممتحن کو بھجوایا گیا وہ اس کی علمی استعداد سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ جس پر اس نے وہ مقالہ دنیا کے نامور سائنس دان آئن سٹائن کو بھجوا دیا تاکہ وہ اس کا جائزہ کر سکیں۔ چنانچہ آئن سٹائن نے یہ مقالہ متعلقہ شعبہ کے پروفیسر کو دے کر رائے طلب کی اور وہ پروفیسر خود اس مضمون پر کئی سال سے محنت اور تحقیق کر رہے تھے مگر ابھی تک کامیاب نہ ہوئے تھے۔ تو انہوں نے محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو بلایا اور آپ سے آپ کے اس مقالہ کو سمجھا اور جب اس نے آئن سٹائن کو رپورٹ پیش کی تو تحریر کیا کہ یہ مقالہ نگار غیر معمولی دماغ کا مالک ہے۔ جس پر آئن سٹائن نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو اپنے خرچ پر امریکہ بلوایا اور ایک سال اپنے ساتھ رکھا آخر وہ دن بھی آیا کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو اسٹاک ہوم میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو دنیا کے سب سے بڑے علمی اعزاز نوبل انعام کے دیئے جانے کا اعلان کیا گیا۔ گو اس امر کا دنیا کے عظیم سائنس دانوں کو بھی اعتراف ہے کہ یہ گرانقدر انعام ڈاکٹر صاحب کو بہت پہلے مل جانا چاہیئے تھا لیکن آپ کی حق تلفی کی جاتی رہی۔ جب آپ کو اس انعام کے ملنے کے فیصلے سے اطلاع ہوئی تو آپ فوراً احمدیہ مسجد فضل لندن میں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے سجدات شکر ادا کئے آپ کو بچپن سے ہی قرآن کریم سے انتہائی عشق تھا اور آپ نے اپنی زندگی میں تحقیقات کے لئے قرآن مجید سے ہی رہنمائی حاصل کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ میری موجودہ تھیوری کی بنیاد بھی قرآن مجید ہی ہے۔ جب آپ کو شاہ سویڈن گسٹاف کی طرف سے دعوت دی گئی تو آپ نے جوابی ایڈریس میں سورۃ الملک کی ابتدائی آیات کی تلاوت فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک ترتیب ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی مخلوق میں کوئی خلا نہیں ہے" جب آپ نے یہ آیات تلاوت کر کے اس کی تشریح کی تو تمام حاضرین میں بہت خوشگوار حیرت و استعجاب کا اظہار کیا۔ وہ حیران تھے کہ قرآن کریم ایسے الہامات پر مشتمل ہے" (روزنامہ ڈان ماہ دسمبر ۱۹۷۹ء)

آپ کے نوبل انعام حاصل کرنے پر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رح نے برقی پیغام دیا کہ:-

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ میری طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے پُرخلوص دلی مبارکباد قبول کریں احمدیت اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے احمدیوں کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے کہ وہ پہلا مسلمان سائنس دان اور پاکستانی جس کو نوبل انعام ملا وہ ایک احمدی ہے بفضل اللہ مستقبل میں آپ کو اس سے بھی زیادہ عظیم تر اعزازات سے نوازے اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔"

گورنر جنرل گیمبیا الیف ایم سنگھاٹے

دنیائے احمدیت میں گیمبیا کے گورنر جنرل الیف ایم سنگھاٹے کی شخصیت ناقابل فراموش ہے۔ آپ کو جب اس عہدہ سے سرفراز کیا گیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح کی خدمت میں حضرت مسیح موعود کے کپڑوں کو بھجوانے کے لئے عرض کی اور اس طرح حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کی۔ افریقہ میں اس وقت سینکڑوں ایسی معزز احمدی شخصیتیں ہیں کہ جو اعلیٰ مقامات پر سرفراز ہیں۔

جناب شیخ امری عبیدی صاحب تنزانیہ
وزیر انصاف

تنزانیہ کی ایک اہم شخصیت جناب شیخ امری عبیدی صاحب ہیں۔ جو حکومت کے قابل اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوتے ہوئے اور تنزانیہ کے وزیر انصاف کے عہدہ تک ترقی کی اور U.N.O میں تنزانیہ کے وفد کا لیڈر بن کر گئے وہاں آپ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ رہے اور U.N.O کے اجلاس کے دوران حضرت چوہدری صاحب اور امری عبیدی صاحب مرحوم نماز کے وقت اجلاس سے اٹھ جاتے اور نماز ادا کر کے دوبارہ اجلاس میں حاضر ہوتے بہر صورت آپ نے تنزانیہ کے عوام کی بے حد خدمات کی جو آج بھی یاد کی جاتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کی نامور اور اہم شخصیات کی داستان بہت لمبی ہے ؎

"اک سفینہ چاہیئے اس بحر بیکراں کیلئے"

معروف اخبارات، ملکی شخصیات کے جماعت احمدیہ کے متعلق تاثرات

قریشی محمد فضل اللہ نائب مدیر بدر

عنوان بالا پر بعض تاثرات پیش خدمت ہیں۔

☆— مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار "وکیل" امرتسر لکھتے ہیں:

"مرزا غلام احمد قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں .... ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے ... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا ...... اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

(اخبار وکیل امرتسر ۱۹۰۸ء)

☆— شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب امتیاز مدیر رسالہ "تہذیب النسواں" لکھتے ہیں:—

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے ...... ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے تھے۔ لیکن ان کی ہدایت اور راہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

(رسالہ "تہذیب النسواں" لاہور ۱۹۰۸ء)

☆— "صادق الاخبار" ڈیواڑی (بہاولپور) نے جون ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں لکھا:—

"...... مرزا صاحب نے اپنی پرزور تقاریر اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کماحقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا انصاف متقاضی ہے کہ ایسے اولوالعزم حامی اسلام اور معین المسلمین فاضل اجل عالم بے بدل کی ناگہانی اور بے وقت موت پر افسوس کیا جائے۔"

☆— "کرزن گزٹ" دہلی کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی یکم جون ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:—

"مرحوم (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں .... بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

☆— "برہمو پرچارک" نے لکھا:—

"ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ وہ کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق اور شرافت کے ایک بڑے پایہ کے انسان تھے۔"

☆— انگریزی اخبار "پاؤنیر" الٰہ آباد نے ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں لکھا:—

"مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا اور وہ کامل صداقت اور خلوص سے اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان کو خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے۔ .... بہر حال قادیان کا نبی ایک ایسا انسان تھا جو ہر روز دنیا پر نہیں آیا کرتے ان پر سلامتی ہو۔"

☆— خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی فرماتے ہیں کہ:—

"مرزا غلام احمد صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل بزرگ تھے .... آپ کی تصانیف کے مطالعہ اور آپ کے ملفوظات کے پڑھنے سے بہت فائدہ پہنچ رہا ہے اور ہم آپ کی تبحر علمی اور فضیلت و کمال کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔"

(اخبار "منادی" ۲۷ فروری و ۴ مارچ ۱۹۳۰ء)

☆— مولانا نیاز احمد خان نیاز فتح پوری تحریر فرماتے ہیں:—

"میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب جھوٹے انسان نہیں تھے وہ واقعی اپنے آپ کو مہدی موعود سمجھتے تھے اور یقیناً انہوں نے یہ دعویٰ ایسے زمانہ میں کیا جب قوم کی اصلاح و تنظیم کے لئے ایک ہادی و مرشد کی سخت ضرورت تھی۔"

(رسالہ نگار لکھنؤ اگست ۱۹۵۹ء)

☆— دہرہ دون کے اخبار "فرنٹیئر میل" کی ۱۲ دسمبر ۱۹۰۸ء کی اشاعت میں مشنری ہرائٹم وٹ نے لکھا:—

"اس وقت جب کہ ہمارا گاندھی ابھی ہندوستان کے افق سیاست پر نمودار نہ ہوئے تھے مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۹۰۸ء میں دعویٰ مسیحیت فرما کر اپنی تجاویز ۱۹۰۸ء میں رسالہ پیغام صلح کی شکل میں ظاہر فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ملک کی مختلف قوموں کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت و مفاہمت پیدا ہوتی ہے ...... بے شک آپ کی شخصیت لائق تحسین اور قابل قدر ہے کہ آپ کی نگاہ نے مستقبل بعید کے کثیف پردہ میں سے دیکھا اور رستہ کی طرف راہنمائی فرمائی اگر لوگ اپنی خود غرضی اور غلط لیڈر شپ کی وجہ سے اس سیدھے رستہ کو نہ دیکھ سکے تو یہ ان کی غلطی تھی۔"

☆— اخبار سٹیٹسمین دہلی میں جناب ڈاکٹر شنکر داس مہرہ۔ بی ایس سی۔ ایم بی۔ بی ایس نے لکھا:—

"قادیان کے مقدس شہر میں ایک ہندوستانی پیغمبر پیدا ہوا اس نے اپنے گرد و پیش کو نیکی اور بلند اخلاق سے بھر دیا یہ اچھی صفات اس کے لاکھوں ماننے والوں کی زندگی میں بھی منعکس ہیں۔"

☆— جلسہ مذاہب عالم منعقدہ لاہور ٹاؤن ہال دسمبر ۱۸۹۶ء کے بارے میں تبصرہ کرتے ہوئے کلکتہ کے مشہور اخبار "جنرل و گوہر آصفی" نے ۲۴ جنوری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں "جلسہ اعظم اور فتح اسلام" عنوان کے تحت لکھا:—

حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اس کو اس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب ہوئی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے بالا ہے۔

☆— مسٹر فریڈرک جرمن سیاح فرماتے ہیں:—

"قادیان، دہلی، لاہور، آگرہ کی طرح

شاندار عمارات کا مجموعہ نہیں لیکن ایک ایسی جگہ ہے جس کے روحانی خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں اگر دن بھی گذارا جائے انسان کی روحانیت میں اضافہ کرتا ہے ...... میں نے ایشیا میں ایک لمبا سفر کیا ہے اور بہت مقامات دیکھے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں دوبارہ دیکھنے کی خواہش نہیں بعض ایسے ہیں جنہیں پھر دیکھنے کو دل چاہتا ہے اور ایسے مقامات میں قادیان کا نمبر سب سے اول ہے۔
(ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۳۲ء)

☆ — کارزار شدھی میں احمدیوں کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شیخ نیاز علی صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اخبار زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء کی اشاعت میں لکھا:-

”جو حالات فتنہ ارتداد کے متعلق بذریعہ اخبارات علم میں آچکے ہیں ان سے صاف واضح ہے کہ مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں جو ایثار اور کمر بستگی اور نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے انداز عزت اور قدر دانی کے قابل ضرور ہے جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھلا دی ہے۔“

☆ — حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ”ہندوستان کے سیاسی مسئلہ کا حل“ پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار انقلاب لاہور نے ۱۶ نومبر ۱۹۳۰ء کی اشاعت میں لکھا:-

”جناب مرزا صاحب نے اس تبصرہ کے ذریعہ سے مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے یہ بڑی بڑی اسلامی جماعتوں کا کام تھا جو مرزا صاحب نے سرانجام دیا۔“

☆ — اخبار ”ریاست“ دہلی کے ایڈیٹر جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کی اشاعت میں رقمطراز ہیں:-

”مرحوم حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان کے مقلد یعنی احمدی مذہباً اور اصولاً ہر حکومت وقت کے وفاشعار ہیں اور ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ برسر اقتدار حکومت کے وفاشعار ہوں۔

☆ — شاعر مشرق علامہ اقبال نے لکھا:-

”پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں“
(ملت بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸)

☆ — جناب مولانا محمد علی صاحب جوہر ایڈیٹر اخبار ”ہمدرد“ دہلی ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء کی اشاعت میں تحریر کرتے ہیں:-

”ناشکر گذاری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں ...... اور وہ وقت دور نہیں جب کہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں۔ مشعل راہ ثابت ہوگا۔

☆ — مولانا عبد الماجد دریا آبادی ”ایک تبلیغی خبر“ کے عنوان سے صدق جدید لکھنؤ ۱۹ جون ۱۹۵۹ء کی اشاعت میں لکھتے ہیں:-

”مشرقی پنجاب کی ایک خبر ہے کہ آچاریہ ونوبھاوے جب پیدل سفر کرتے کرتے وہاں پہنچے تو انہیں ایک وفد نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی اور سیرۃ النبویؐ پر انگریزی کتابیں پیش کیں۔ یہ وفد قادیان کی جماعت احمدیہ کا تھا۔ خبر پڑھ کر ان سطور کے راقم پر تو جیسے گھڑوں پانی پڑ گیا آچاریہ جی نے دورہ اودھ کا بھی کیا بلکہ خاص قصبہ دریاآباد میں قیام کرتے ہوئے گئے لیکن اپنے کو اس قسم کا کوئی تحفہ پیش کرنے کی توفیق نہ ہوئی۔ نہ اپنے کو نہ اپنے کسی ہم مسلک کو۔ ندوی۔ دیوبندی تبلیغی اسلامی جماعتوں میں سے۔

آخر یہ سوچنے کی بات ہے یا نہیں کہ جب کبھی کوئی موقعہ تبلیغی خدمت کا پیش آتا ہے۔ یہی خارج از اسلام جماعت ”شاہ“ نکل آتی ہے۔ اور ہم دیندار منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔“

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٭

ارضِ قادیاں جنت نشاں

از جناب جسونت سنگھ صاحب راز ایم اے چندی گڑھ

جناب راز صاحب کہنہ مشق صحافی اور شاعر ہیں تیس پینتیس سال پہلے روزنامہ نوائے وقت میں آپ کا ہفت روزہ مکتوب بھارت کے سیاسی حالات کے بارے شائع ہوتا تھا جو بنظر تحسین پڑھا جاتا تھا۔ چند سال پہلے حکومتِ پنجاب نے اعلیٰ ادبی خدمات کی وجہ سے آپ کو اعزاز دیا ہے آپ ہفت روزہ ”رنجیت ناگرا“ چندی گڑھ کے مینیجر ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب ماسٹر ہری سنگھ صاحب کو بھی سلسلہ احمدیہ سے ایک گونہ اُنس کی وجہ سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء میں حضرت مولوی غلام نبی صاحب رفیق نائب امیر جماعت علاقہ سواں کے ہمراہ شریک ہوئے۔ واپس آنے پر قادیان کے پُر تقدس ماحول کے تاثرات انہوں نے بیان کئے اور ان کی فرمائش پر جناب راز صاحب نے انہیں شعری جامہ پہنایا تھا۔ وہ اس وقت آریہ کالج راولپنڈی میں سالِ اوّل کے طالب علم تھے۔ یہ غیر مطبوعہ کلام جوبلی نمبر کے لئے ان سے حاصل ہوا ہے۔
(از ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

یہ ارضِ مقدس یہ جنت نشاں ☆ ہیں چاروں طرف پیار کی بستیاں
فرشتوں کا ہوتا ہے جن پر گماں ☆ غلامانِ احمدؐ کے ہیں کارواں
تقدس سا اس کی بہاروں میں ہے ☆ عجب لطف اس کے نظاروں میں ہے
وہ سادہ مکانوں کے سادہ مکیں ☆ کدورت کا جن میں گذر تک نہیں
تعصب سے یہ سرزمیں پاک ہے ☆ زہے قادیاں کیا تری خاک ہے
یہاں پیار ہے پیار کی لہر ہے ☆ مسیحائے دوراں کا یہ شہر ہے

صد سالہ جوبلی

چلو جشن صد سالہ جوبلی منائیں ☆ چلو مژدۂ حق جہاں کو سنائیں
جو ڈھونڈیں گے برکت ترے کپڑوں سے ☆ انہی بادشاہوں کے قصے سنائیں
وجودِ زمانہ کی سب پیشگوئیاں ☆ ہوئیں سچ ہماری یہ جگ کو بتائیں
جو کہتے تھے مٹ جائیگی احمدیت ☆ وہ خود مٹ گئے سب جہاں کو دکھائیں
ترا فضل ہے اور تیرا کرم ہے ☆ ترانے تری حمد کے گاتے جائیں
ہیں کمزور لیکن اولوالعزم ہیں ☆ دے توفیق مولیٰ سدا بڑھتے جائیں
ہیں دیکھے نشاں اک صدی میں بہت ☆ ہے یہ فضل تیرا یہ کیسے بھلائیں
دے توفیق اگلی صدی میں خدایا
جہالت کو سارے جہاں سے مٹائیں

طالبِ دعا
احمد سعید انور بریڈفورڈ (انگلستان)

اندوہناک سانحۂ ارتحال

نہایت دکھ کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الواسع رعنا صاحبہ بیگم محترم ملک خالد محمد صاحب ۷ امان (مارچ) کو ملتان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ محترم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کی بہو۔ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی صاحبزادی اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضؓ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہما کی پوتی اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ گزشتہ سال مرحومہ کے دماغ میں ڈاکٹروں نے ٹیومر تشخیص کیا تھا۔ پھر کینسر تشخیص ہوا۔ لندن میں زیر علاج رہیں۔ بالآخر ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ واپس ملتان آنے کے چند ماہ بعد وفات پاگئیں۔ تین چھوٹے چھوٹے بچے مرحومہ کی یادگار ہیں۔ مرحومہ کے شوہر اور والدہ محترمہ نے نمایاں رنگ میں فرائض تیمارداری انجام دیئے جزاھما اللہ احسن الجزاء۔

لندن میں قیام کے دوران اور واپس پاکستان آنے کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بار بار مزاج پرسی بذریعہ ٹیلیفون فرماتے رہے اور دعاؤں سے نوازتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا ✽ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(درثمین)

اس اندوہناک سانحہ ارتحال کے موقعہ پر ادارہ "بدر" سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، خاندان محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان، خاندان نواب مسعود احمد خان صاحب، خاندان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ و حضرت نواب محمد علیخاں صاحب رضی اللہ عنہما۔ و خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان اور چھوٹے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

حضرت شہزادہ بقیہ صفحہ ۲۶

قوم کی خاطر مرنے والوں کی کیا قدر کرنی چاہیئے۔ ان کی قدر کرنا زندہ افراد کو اور طاقتور بنا دیتا ہے۔ زندہ قوموں کے لئے ضروری ہے کہ ان میں اس قسم کی قربانیاں کرنے والے لوگ ہوں۔ زندہ قوموں میں ایک مرتا ہے تو ہزار آگے آجاتے ہیں ✽

سائنسی علوم بقیہ صفحہ ۲

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحؒ اور اب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سائنسی علوم میں ترقی کے لئے احباب جماعت اور دیگر مسلمانوں کو قرآن کریم کی بنیاد پر نہایت کامیاب رہنمائی فرما رہے ہیں ؎

سفینہ چاہیئے اس بحر بے کراں کے لئے

بطور تحدیث نعمت خاکسار یہ ذکر کرتا ہے کہ خاکسار کو بھی خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت دعائیں توجہ اور حوصلہ افزائی حاصل رہی۔ اور ترقیات کا موجب بنتی رہی۔ الحمد للہ ✽

میری فتح ہوئی بقیہ صفحہ ۳۲

علاوہ ازیں مولانا ابو الکلام آزاد علامہ نیاز فتح پوری، علامہ اقبال خواجہ حسن نظامی وغیرہ متعدد علماء وفات مسیح کا اقرار کر چکے ہیں۔

کھلا چیلنج آج سے تین سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ حلفیہ بیان کے ساتھ چیلنج دے چکے ہیں کہ:-

"احمدیوں کو مارنے کی بجائے ایک مرے ہوئے کو زندہ کرکے دکھا دو اور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے چیلنج دیتا ہوں تمہیں اس بات پر جھگڑا ختم ہو جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تم نے زندہ اُتار دیا تو خدا کی قسم میں اور میری ساری جماعت سب سے پہلے بیعت کرے گی"۔

مگر باوجود اس قدر کھلے چیلنج کے مخالفین احمدیت مسیح ابن مریم کو زندہ ثابت نہ کر سکے۔ یہ ہے وہ فتح عظیم جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ کو سو سال قبل دی تھی کہ

"میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا"

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ✽

صد سالہ جشن تشکر پر احمدی نوجوان کا خطاب
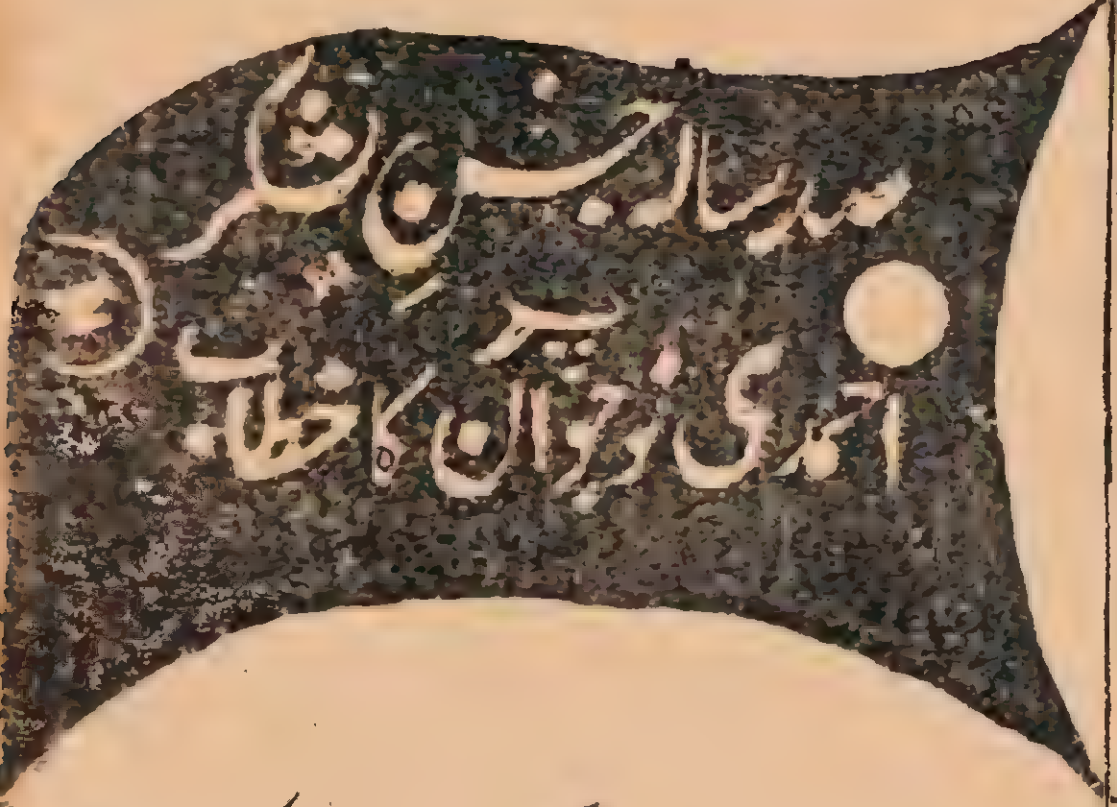
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل ✽ خلوص و محبت دکھاتا چلا چل
تجھے کیا تری راہ میں بحر و بر ہوں ✽ زلازل ہوں طوفان خواہ سر بسر ہوں
ہے کیا فکر کوہ گراں بھی اگر ہوں ✽ کٹھن منزلیں لمحہ لمحہ میں سر ہوں گی
اڑانیں زمیں پر ہوں آفاق پر ہوں ✽ دعا ہے سلامت ترے بال و پر ہوں

چٹانیں مصائب کی ڈھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

اگر راہ ہے تیرہ و تار کیا غم ✽ چبھے گا راستہ میں ہیں گر خار کیا غم
کھینچی ہے جو باطل کی تلوار کیا غم ✽ سنبھل بیباک بند گفتار کیا غم
ہیں انسان بھی تند و خونخوار کیا غم ✽ ہوئے جسم پر بھی اگر وار کیا غم

ہنسی اور خوشی زخم کھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

بسر تیری توحید سے گر زندگی ہے ✽ "احد" پر ہے ایمان محمدؐ نبی ہے
جو احمد غلام محمدؐ "مسیح" ہے ✽ خبر جس کے آنے کی اللہ نے دی ہے
تو سچا مسلماں ہے تو احمدی ہے ✽ تیرا دین واللہ اسلام ہی ہے

تو کلمہ توحید گاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

تو افواج احمد کا اک پہلواں ہے ✽ اولو العزم کا "فتح" نیر النشاں ہے
دعا اک مباہلہ کا تیر و کماں ہے ✽ ہے نخچیر باطل یہاں ہے وہاں ہے
ترے اثر پر آرہا کارواں ہے ✽ الٰہی نوشتہ ہے تو کامراں ہے

قدم اور آگے بڑھاتا چلا چل
چلا چل یونہی مسکراتا چلا چل

طالب دعا: عبد الحکیم اکمل مبلغ انچارج ہیگ ہالینڈ

صد سالہ ترقی بقیہ صفحہ ۲۲

میں جانتا ہوں کہ یہ بڑا ارادہ ہے اور بہت کچھ کیا جاتا ہے مگر اس کے ساتھ ہی میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہی کے حضور سے سب کچھ آوے گا۔ میرا خدا قادر ہے جس نے یہ کام میرے سپرد کیا ہے وہی مجھے اس سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق اور طاقت دے گا۔ کیونکہ ساری طاقت کا مالک تو وہ آپ ہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے بہت آدمیوں کی ضرورت ہے مگر اس کے خزانوں میں کس چیز کی کمی ہے کیا اس سے پہلے ہم اس کے عجائبات قدرت کے تماشے دیکھ نہیں چکے۔ یہ جگہ جس کو کوئی جانتا بھی نہیں تھا اس کے مامور کے باعث دُنیا میں شہرت یافتہ ہے اور جس طرح پر خدا نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ روپیہ اس کے کاموں کی تکمیل کے لئے اس نے آپ بھیج دیا اس نے وعدہ کیا تھا۔ ینصرک رجال نوحی الیھم تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن کو ہم خود وحی کریں گے۔ پس میں جب کہ جانتا ہوں کہ جو کام میرے سپرد ہوا ہے یہ اسی کا کام ہے اور میں نے یہ کام خود اس سے طلب نہیں کیا خدا نے خود دیا ہے تو وہ ایسے رجال کو وحی کرے گا جو مسیح موعودؑ کے وقت رحجایتے جاتے تھے۔

(منصب خلافت صفحہ ۱۶ تا صفحہ ۱۹ مطبوعہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۴ء قادیان)

(باقی آئندہ)

مخالفین کی ناکامی بقیہ صفحہ ۳۶

تم جب کبھی میرے مقابلہ پر آؤ گے ہر مرتبہ ذلیل اور نامراد رہو گے۔ اور یہی میرے نبی ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مرزائیوں کی حفاظت کے سامان غیب سے پیدا ہوتے ہیں...... دوسری طرف مرزائیوں کے مخالفین کی تباہی کے سامان بھی غیب سے ظہور میں آتے ہیں۔ جن کی ایک مثال لاہور کا مارشل لاء ہے۔ ذرا سوچئے رسول کی ختم نبوت کی حفاظت کرنے والوں کی ناکامیاں اور تباہیاں سامنے لایئے کس قدر زور دار تحریک اُٹھی تھی اور کیسے ہمیشہ کے لئے ختم ہو کر رہ گئے۔ (ترجمان القرآن اگست ۱۹۵۴ء)

مسٹر بھٹو نے جماعت احمدیہ کو آئین میں غیر مسلم قرار دے کر ملاؤں کو خوش کیا لیکن یہی ملاں ان کی ہلاکت کے باعث بن گئے اور ان کے بعد ضیاء الحق نے اپنے دورِ اقتدار میں جماعت احمدیہ پر مظالم کی انتہا کر دی وہ مباہلہ کے نتیجہ میں لاؤ لشکر سمیت ہلاک ہوا جسے تمام دُنیا نے دیکھا اور دُنیا میں اُن کی ہلاکت پر کہرام مچ گیا۔

اب جماعت احمدیہ دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے جو غلبہ اسلام کی صدی ہے ÷

ضروری اعلان

عہدیداران واحباب جماعت کو گاہے بگاہے مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ بینک میں "صدر انجمن احمدیہ" کے نام سے چونکہ ایک ہی اکاؤنٹ ہے اس لئے وہ بذریعہ ڈرافٹ ایم او یا چیک مرکز میں بھجوائی جانے والی ہر قسم کی رقم اسی نام سے بھجوایا کریں۔ مگر بار بار توجہ دلانے کے باوجود بعض احباب اور عہدیداران بدستور "صدر انجمن احمدیہ" کی بجائے "محاسب صدر انجمن احمدیہ" یا "ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ" کے نام سے رقوم بھجواتے ہیں جس سے بینک سے کیش کرانے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے اب اسٹیٹ بینک آف انڈیا (قادیان برانچ) کے منیجر صاحب نے بھی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس صورت حال کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ عہدیداران واحباب جماعت سے آئندہ اس امر کی مکمل پابندی کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ جشن اور مقامی پریس کانفرنس

از مکرم پی ایم بشارت احمد صاحب صدر نمائش کمیٹی و صدر پریس کمیٹی حیدرآباد و سکندرآباد

صد سالہ جشن کی تیاریاں کافی جوش و خروش سے حیدرآباد میں جاری ہیں۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کی زیر نگرانی جملہ امور انجام پا رہے ہیں۔ محترم سید جہانگیر احمد صاحب صدر صد سالہ جوبلی کمیٹی حیدرآباد و سکندرآباد و محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج کے ہمراہ خاص طور پر پریس کے ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ خاکسار اور عزیزم واصف احمد انصاری نے پریس کانفرنس ۱۹ مارچ کو کروائی۔ خصوصی طور پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس۔ اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے پریس کے نمائندگان کو مخاطب کیا۔ اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ چھ نمائندگان پریس نے شمولیت فرمائی۔ اور خاص طور پر پی ٹی آئی کے نمائندہ کی شمولیت کی وجہ سے ہمارے جشن کی خبروں کو تمام کثیر الاشاعت روز ناموں مثلاً "سیاست" اور نیوز ٹائم، ہندوستان ٹائمز و انڈین ایکسپریس و دکن کرانیکل انگلش۔ ای ناڈو آندھرا پربھا۔ آندھرا بھومی تلگو نے ان خبروں کو شائع کیا۔ جس سے کم و بیش دس لاکھ افراد تک جشن کی خبریں پہنچیں۔ انڈین ایکسپریس جو ہندوستان کا کثیر الاشاعت انگریزی روز نامہ ہے اس کی خبر قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

"جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشن ۲۳ مارچ سے منایا جا رہا ہے"

دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ اپنی صد سالہ تقاریب ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع کر رہی ہے۔ اور یہ جشن اجتماعی دُعاؤں سے بیوگان غرباء اور بیتامٰی کی امداد سے شروع ہو گا۔ اور ساری دُنیا کے احمدی ۲۳ مارچ کو روزہ رکھیں گے۔ نماز تہجد ۲۳ مارچ کی صبح اجتماعی طور پر ساری دُنیا میں ادا کی جائے گی۔ نیز آپ نے بتایا کہ منتخب آیاتِ قرآنی و منتخب احادیث اور منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۱۱۷) زبانوں میں جماعت احمدیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ساری دُنیا میں جماعت احمدیہ نمائش کا انتظام کر رہی ہے جن میں اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ جو خدمات سر انجام دے رہی ہے اس کو پیش کیا جائے گا۔ اور حیدرآباد میں اس نمائش کا افتتاح ۲۳ مارچ کو احمدیہ مسلم مشن افضل گنج میں ہو گا۔ اسی دن شام کو سالار جنگ میوزیم ہال میں پبلک جلسہ ہو گا۔ جناب شمس نے کہا کہ اس وقت جماعت احمدیہ ۱۲۰ ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور انسانیت کی بقاء کے لئے کام کر رہی ہے۔ اس جماعت کا ہیڈ کوارٹر قادیان پنجاب میں ہے اور سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے گا۔ جماعت احمدیہ ساری دُنیا میں جلسہ "یوم مسیح موعودؑ" منائیں گے اور اسکول کالجز اور دفاتر میں چھٹی لے کر منایا جائے گا۔"

عملہ پریس کیلئے درخواست دُعا

"بدر" کے صد سالہ جشن تشکر نمبر کے صفحہ اوّل کا ڈیزائن محترم عبد القادر صاحب گڈ سے آرٹسٹ یادگیری کی خصوصی توجہ کا مرہونِ منت ہے۔ عزیزم بدر الدین صاحب مہتاب قائمقام مینیجر نے مع عملہ اس پرچہ کی تیاری میں خصوصی تعاون دیا ہے۔ مضامین کے ڈیزائن مکرم مولوی سید وسیم احمد صاحب تیماپوری اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر آبادی نے بڑی محنت سے تیار کئے ہیں۔ اسی طرح مضمون نگار حضرات نے بڑی محنت سے مضامین تیار کر کے بروقت بھجوائے ان سب حضرات اور ان کے علاوہ جن احباب نے اس پرچہ کی تیاری میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون دیا ہے تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ قارئین کرام کی خدمت میں [illegible]

[illegible] صاحب کی روحانی جسمانی ترقیات کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (ایڈیٹر)

اسکندریہ کے ایک عالم کا تأثر

گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے ایک یورپین مشن کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں اسکندریہ کے ایک عالم جنہوں نے جامعۃ الازہر سے ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے، کا جماعتی لٹریچر کے بارہ میں یہ خوشکن تبصرہ موصول ہوا۔ جو بغرض افادہ ہدیہ قارئین ہے۔

"مشن کی طرف سے انہیں پہلی ملاقاتی نشست میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں تو انہوں نے ۱۰ دنوں میں ۱۴ کتب کا مطالعہ کیا اور جب ان کتب کے بارہ میں انکی رائے پوچھی گئی تو انہوں نے نہایت عشق اور وجد کے عالم میں کہا کہ میں نے مصر میں بڑے بڑے علماء کے خطبے، تقاریر، کیسٹس سنی ہیں۔ ان کی عالمانہ اور فاضلانہ کتب کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن جو روحانیت، معرفت اور لذت ان کتب سے پائی ہے آج تک مصر میں کسی نے نہیں دکھائی نہیں دی اور ایسے حقائق اور معارف میں نے کسی سے نہیں سنے یہ تو میں نے ایک نئی راہ پائی ہے اور در اصل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب ہی پڑھ کر اس نتیجہ کا باعث بنا ہیں کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اسکی زبان لدنی ہے۔ تقویٰ سے بھری ہوئی اور دل کو موہ لینے والی ہے پس یہ ضرور خدا کا فرستادہ ہے"

جماعت احمدیہ کا جشن صد سالہ

۲۳ مارچ سے خصوصی تقاریب

قادیان ۹ مارچ جماعت تبلیغ احمدیہ کے ایڈیشنل پروپیگنڈہ سیکرٹری جناب مسعود احمد جہلمی اور سید تنویر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا صد سالہ جشن تشکر ۲۳ مارچ سے منعقد ہو رہا ہے جس میں دنیا بھر کے مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔ ابتدائی تیاریاں شروع ہیں

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۱۰/۳/۸۹)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضور انور کے دعاؤں سے خاکسار کو تیسرا بیٹا مورخہ ۲۸/۱/۸۹ کو عطا فرمایا ہے الحمد للہ حضور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام محمد نصر دعوری تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کو تحریک وقف نو میں پیش کیا گیا ہے صحت و سلامتی درازی عمر اور وقف کا اہل بننے کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے نومولود محترم محمد امام صاحب غوری حیدر آباد کا پوتا اور محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم کا نواسہ ہے

خاکسار محمد انعام غوری قادیان

درخواستہائے دعا

- خاکسار کے چھوٹے چچا کافی کمزور ہو گئے ہیں ان کی صحت و سلامتی و درازی عمر کے لئے ۔ نیز مکرم محمد کریم صاحب کو چند دن پہلے دل کا حملہ ہوا تھا شفائے کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

(خاکسار۔ مریم صدیقہ اہلیہ مکرم قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان)

- خاکسار اپنے والدین و اہلیہ اور دیگر رشتہ داروں کی صحت و سلامتی دینی و دنیوی ترقیات۔ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے برادرم قریشی محمد رحمت اللہ کی شادی مورخہ ۹/۱/۸۹ کو عزیزہ صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حاجی جمال الدین صاحب سانگرو انگیٹ کے ساتھ ہوئی ہے شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(قریشی محمد فضل احمد)

- خاکسار کے خسر مکرم میر احمد اشرف صاحب جز جرہ پچھلے چند دنوں سے نوعِ بیماری اور کاروباری پریشانیوں سے دوچار ہیں کامل شفایابی اور پریشانیوں کی دوری کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے اعانت بدر میں مبلغ بیس روپے ادا کئے ہیں۔

(خاکسار حبیب احمد خادم قادیان)

منقولات

سپریم کورٹ نے قادیانیوں کی اپیل سماعت کیلئے منظور کر لی

اقلیت قرار دیئے گئے ۱۹۷۴ کے قانون کو کالعدم قرار دینے کیلئے کہا گیا ہے

لاہور ۲۸ فروری (نامہ نگار) سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق انٹی قادیانی ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء کے خلاف درخواست برائے اپیل آج باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کر لی یہ درخواست قصور کے دو احمدیوں کی جانب سے دائر کی گئی ہے جس میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ متذکرہ ایکٹ بنیادی حقوق اور آئین کے خلاف ہے اس لئے اسے غیر قانونی اور کالعدم قرار دیا جائے۔ قبل ازیں درخواست دہندگان نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی تھی جو فاضل عدالت عالیہ نے مسترد کر دی تھی ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف انہوں نے اب سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور یکم مارچ ۱۹۸۹ء)

لجنات اماء اللہ بنگال کے لئے ایک ضروری اعلان

لجنات اماء اللہ صوبہ بنگال کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترمہ نور جہان بیگم صاحبہ اہلیہ سید مظفر احمد صاحب انجینئر کو بنگال کی لجنات کے لئے صوبائی صدر بنایا گیا ہے۔ بنگال کی جملہ لجنات موصوفہ کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کریں۔ اور جن مقامات پر احمدی خواتین ہیں لیکن لجنہ قائم نہیں وہ اطلاع دیں تاکہ لجنہ کا قیام عمل میں آئے۔